

مِنْ ذَكَرِ آوَانَتِي وَمَوْمُؤِنٍ فَلَنُحْيِيَنَّكَ حَيٰوةً طَيِّبَةً

مِنْ عِلَالِ رَجَائِكَ

مرنے کے بعد زندگی

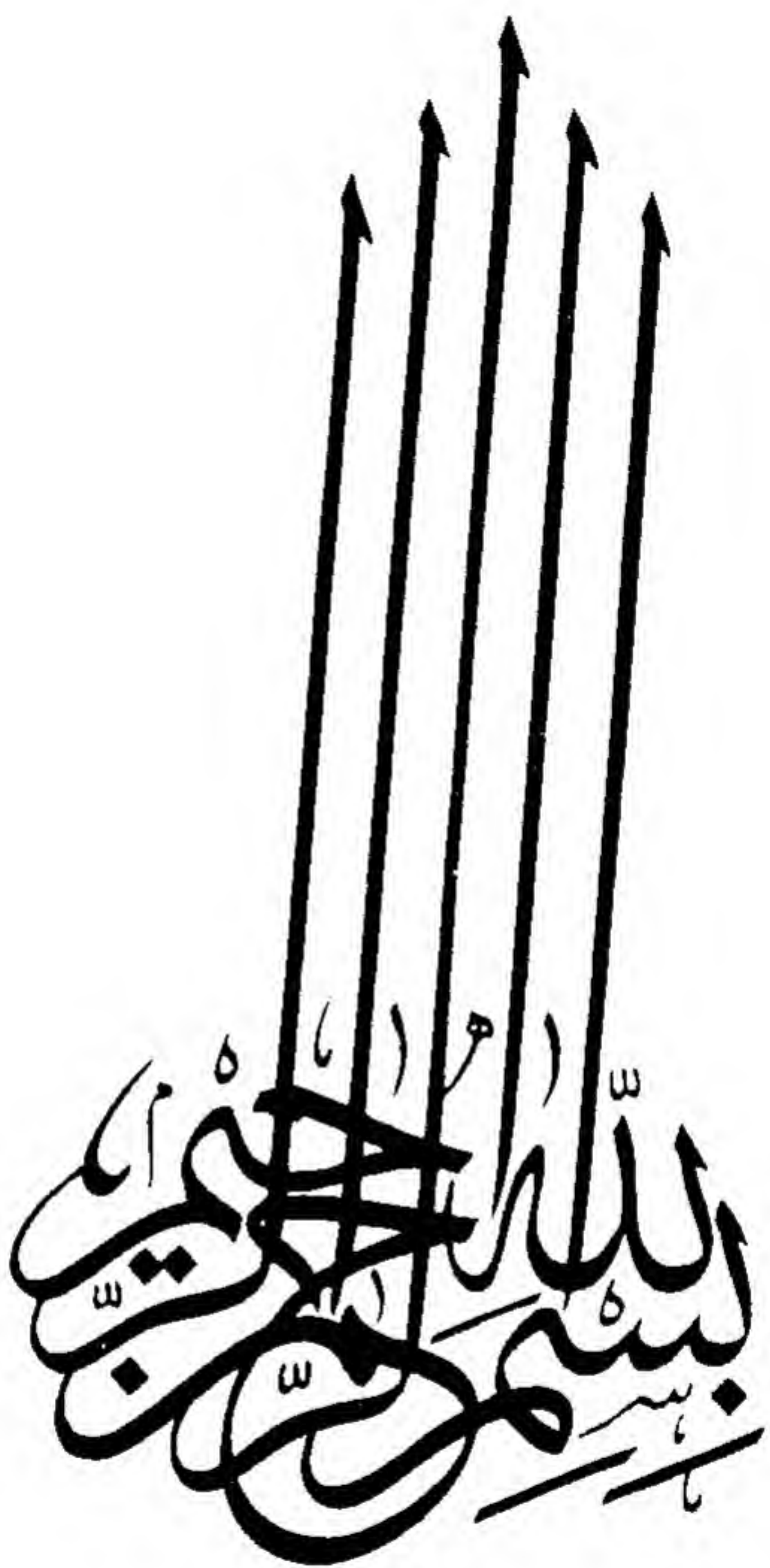
تصنیف

مُحَدَّث كَبِير الْحَافِظِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا

مترجم

مولانا محمد شفقت یوسفی

مکتبہ ذیہ العابدین



مِنْ ذِكْرِ أَوَّلِيٍّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلْنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً

مِنْ عَاشِرِ بَعْدِ الْمَوْتِ

مرنے کے بعد زندگی

تأليف:

مُحَدَّثِ كَبِيرِ الْحَافِظِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا

مترجم

مولانا محمد شفقت یوسفی

مَكْتَبَةُ دُرِّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب..... من عاش بعد الموت

مصنف..... الامام الحافظ ابن ابی الدنیا علیہ الرحمہ

مترجم..... مولانا محمد شفقت یوسفی

ناشر..... مکتبہ زین العابدین شالیمار لاہور

تعداد..... 1100

قیمت..... 160 روپے

تقسیم کار

مکتبہ زین العابدین شالیمار گارڈن لاہور

0300-4300213

0315-4300213

فہرست

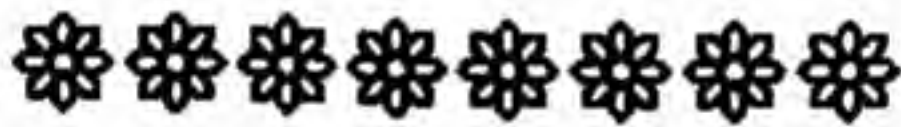
صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
9	امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں	1
12	مقدمہ محقق	2
16	انصاری نو جوان کا قصہ جو اپنی ماں کی دعا سے زندہ ہو گیا	3
20	حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ	4
31	مسلمہ سے لڑنے والوں میں سے ایک آدمی کا واقعہ	5
32	ربیع بن حراش کے بھائی کا واقعہ	6
35	ربیع اور ربیع کا مسکراتا	7
36	ایک آدمی کا قصہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوا اور شہید ہونے کی دعا کی اور پھر جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوا۔	8
37	روہ بنت بجا کا واقعہ	9
38	صالح بن حی کے پڑوسی کا واقعہ	10
39	حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کا واقعہ	11

40	حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کا ایک اور واقعہ	12
42	حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کا ایک اور واقعہ	13
45	حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کا ایک اور واقعہ	14
48	اس آدمی کا قصہ جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوا اور پھر زندہ ہو کر مسلمان ہوا۔	15
51	مسافر آدمی کا قصہ جس نے اپنے پیدا ہونے والے بچے کو اللہ کے سپرد کیا تھا۔	16
53	ماں گے گستاخ کا واقعہ جس کا سرگدھے کا بن گیا۔	17
54	پہلے واقعہ سے ملتا جلتا قصہ	18
55	پہلے واقعہ جیسا ایک اور قصہ	19
56	ایک مجاہد کا قصہ جس کا گدھا اللہ نے زندہ فرما دیا۔	20
60	ایک شہید کا واقعہ جس نے اپنے قاتل کو قتل کرنے میں اپنے دوست کی مدد کی۔	21

62	ایک کافر کا واقعہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔	22
64	ایک آدمی کا واقعہ جو عذاب میں گرفتار تھا۔	23
66	ایک قاضی کا قصہ	24
67	فرشتوں کا حاجیوں کیلئے دعا کرنا اور اہل مکہ پر غصہ کرنا	25
70	ایک آدمی کا واقعہ، فرشتے اس کی روض قبض کرنے آئے اور پھر واپس چلے گئے۔	26
73	مجاہد کا واقعہ جس نے حورالعین کو دیکھا۔	27
76	ایک سر کا قصہ جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔	28
77	ایک شہید کا واقعہ۔	29
78	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا۔	30
79	ایک آدمی کا واقعہ جس نے اپنے بھائی سے ہونیوالے قبر کے سوالات سنے۔	31
80	پہلے قصے سے ملتا جلتا ایک اور قصہ	32
81	یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے قتل کا واقعہ	33
84	سورۃ السجدہ اور سورۃ تبارک کا پڑھنے والے کی شفاعت کرنے کا واقعہ	34

88	آدم علیہ السلام کے قاتل بیٹے کا واقعہ	35
90	آل فرعون کی روحوں کا واقعہ	36
92	ایک آدمی کا قصہ جس پر قرض تھا اور وہ مر گیا۔	37
94	ستر آدمیوں کا قصہ جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کیا۔	38
96	الذین خرجوا من دیارہم وہم الوف	39
98	حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ	40
101	گائے ذبح کرنے کا واقعہ	41
105	ایک شخص کا قصہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا	42
107	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پرندوں کو زندہ کرنے کا واقعہ	43
109	بنی اسرائیل کا عجیب واقعہ (حدیث پاک)	44
110	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سام بن نوح کو زندہ کرنے کا واقعہ	45
111	ایک عورت کا واقعہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔	46

112	دو بچوں کا واقعہ جنہیں اللہ نے ان کی ماں کے حسن سلوک کی وجہ سے زندہ کر دیا۔	47
113	ایک شہید کا واقعہ جس کے سر نے قرآن کی تلاوت کی۔	48
114	ایک سر کا واقعہ جو میت کو دوزخ کی بشارت دے رہا تھا۔	49
116	ایک آدمی کا واقعہ جس کے اچھے اور برے اعمال آدمی کی شکل میں اس کے پاس آئے۔	50
120	حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا واقعہ	51
123	حضرت ذوالقرنین کا واقعہ	52



امام ابن ابی الدنیا ایک نظر میں (۱)

نام و نسب:

آپ کا اصل نام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان القرشی البغدادی ہے۔ لیکن آپ امام ابن ابی الدنیا کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۸ ھ میں ہوئی۔

آپ کے اساتذہ کرام:

آپ نے اپنے والد، احمد بن ابراہیم الموصلی، احمد بن ابراہیم الدورقی، علی ابن الجعد، ابراہیم بن المنذر الحزامی، حنف بن ہشام، زہیر بن حرب، عبد اللہ بن عون الخزار، سرتج بن یونس، سعید بن سلیمان واسطی، کامل بن طلحہ الجحدری، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام ابو داؤد السجستانی اور دیگر بے شمار علماء و محدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

آپ کے تلامذہ:

امام ابن ابی الدنیا سے، امام ابن ماجہ، ابراہیم بن الجبیز، حارث بن ابی اسامہ (اور یہ امام کے شیوخ سے ہیں)، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو علی بن خزمیرہ

(۱) سیر اعلام النبلاء، ۱۳/ ۳۹۷

۱۰، ابوالعباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن بریہ الهاشمی، ابوبشر الدولابی سمیت کثیر محدثین نے احادیث روایت کیں اور آپ کی شاگردی کا شرف حاصل کیا۔

آپ کی تصانیف:

آپ کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے زیادہ تر اصلاحی موضوعات پر قلم چلایا اور ایک صوفی کے جیسی خدمت انجام دی۔ آپ کی تصانیف میں سے چند کے نام حسب ذیل ہیں:

الادب، الاخوان، الامر بالمعروف، التہجد، التوبہ، التوکل، الجہاد، الجوع، الجیران، حسن الظن، الحکم، الحوائج، النحول والتواضع، دلائل الدبوة، فضائل القرآن، الفرج بعد الشدة، فضل رمضان، قضاء الحوائج، مجابی الدعوة، محاسبة النفس، من عاش بعد الموت، النوادر، الهوائف، الوجمل، الورع، الیقین۔ وغیرہم۔

آپ کے متعلق علماء کے اقوال:

ابوحاتم نے کہا: بغدادی صدوق ہیں۔ (۲)

امام ابن جوزی نے کہا: آپ صاحب مروت، ثقہ اور صدوق ہیں۔ (۳)

امام مزی نے کہا: حافظ الحدیث، صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ (۴)

(۲)..... الجرح والتعديل ۵ / ۱۶۳

(۳)..... المنتظم ۵ / ۱۳۸

امام ذہبی نے کہا: محدث، عالم اور صدوق ہیں۔ انکی تصانیف کثیر ہیں جن میں تعجب خیز معلومات ہیں۔ (۵)

امام ابن کثیر نے کہا: حافظ الحدیث، ہر فن کے مصنف، نفع بخش مشہور و معروف کتابوں کے مصنف ہیں۔ (۶)

امام ابن حجر نے کہا: صدوق، حافظ اور صاحب تصانیف ہیں۔ (۷)

علامہ ابن تغری بردی نے کہا: آپ عالم، زاہد، متقی اور عبادت گزار ہیں۔ ان کی بہترین تصنیفات ہیں، آپ نے ایسے ایسے فنون پر کتابیں تحریر کیں کہ بعد کے لوگ ان فنون میں ان کے خوشہ چین ہیں۔ خلق کثیر نے ان سے احادیث روایت کیں ہیں اور علماء کرام ان کے ثقاہت، سچائی اور امانت داری پر متفق ہیں۔ (۸)

وفات:

۲۸ھ میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا اور بغداد کے مغربی جانب شو نیزیہ نامی جگہ پر مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے۔

(۴) تہذیب الکمال، ق ۳۶/۷

(۵) تذکرۃ الحفاظ ۲/۶۷۷ و سیر اعلام النبلاء ۱۳/۳۹۹

(۶) البدایہ والنہایہ ۱۱/۷۱

(۷) التقریب ۳۵۹۱

(۸) النجوم الزاہرۃ ۳/۸۶

﴿.....مقدمہ.....﴾

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ
 شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ
 وَمَنْ يُضِلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ
 تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا
 رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
 وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَالُونُ بِهِ
 وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ يُضْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

موت کے بعد دوبارہ اٹھنا ایمان کے ارکان میں سے ہے اور اس کا منکر
 بالاجماع کافر ہے۔ کیونکہ اس نے مشرکین عرب کا طریقہ اپنایا ہے۔ ان کے
 متعلق اللہ رب العزت نے بیان فرمایا:

”وَلَكِنَّ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ“

اگر آپ ان سے پوچھیں کہ کس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا تو وہ ضرور یہ کہیں گے اللہ نے۔

یعنی مشرکین عرب اللہ تعالیٰ کی خالقیت و قدرت کے قائل تھے لیکن مرنے کے بعد اٹھانے کے معاملے میں وہ اسی قدر کے منکر ہو جاتے تھے اور کہتے:

”إِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا إِنَّا لَمَبْعُوثُونَ“

کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں ذلت و رسوائی کا لباس پہنایا اور آخرت میں ”مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ، سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهُهُمْ النَّارُ“ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہونگے۔ ان کے کرتے راک کے ہونگے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عظیم میں بہت زیادہ مثالیں بیان فرمائی ہیں جو کہ موت کے بعد دوبارہ اٹھانے پر دلالت کرتی ہیں جس طرح کہ گائے والا واقعہ، اس واقعہ کو بیان فرمانے کے بعد اللہ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ﴾

پس ہم نے کہا: اس کے جسم پر مارو اس کے گوشت کا کچھ حصہ، اسی طرح اللہ تعالیٰ مردے کو زندہ کرتا ہے اور اپنی نشانیاں دکھاتا ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد اس کو دوبارہ زندہ فرمانے کی بھی مثال بیان فرمائی ہے۔

ان الذی احیاهما لمحی الموتی ۝

بیشک اللہ ہی جو اس (زمین) کو زندہ فرمائے گا مردہ ہونے کے بعد۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، عظمت اور مخلوق کو دوبارہ پیدا کرنے کا ذکر فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

أَلَيْسَ ذَلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝

کیا اللہ اس پر قادر نہیں کہ مردہ کو زندہ کرے۔

یہ کتاب جو ہمارے سامنے ہے یہ اس ایمانی رکن کی بہت بڑی خدمت کا کام کرے گی۔ مر کے زندہ ہونے والوں کے حالات پڑھنے سے وعظ و نصیحت اور عبرت حاصل ہوگی۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ کیا آپ کو مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہیں جو یہ کتاب پڑھ رہے ہو؟ تو ہم جواباً عرض کریں گے کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ کار اچھا نہیں ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مردوں کے دوبارہ زندہ کرنے پر سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا آپ کو ایمان نہیں؟ عرض کیا ”وَلَكِنْ لَّمْ يَطْمَئِنِّ قَلْبِي“ میں دلی اطمینان کیلئے پوچھ رہا ہوں۔
بس اسی طرح یہ کتاب بھی پڑھنے والے کے ایمان اور ہدایت میں اضافے کا سبب بنے گی اور بندے کے دل میں اپنے رب کی عظمت و شان پر یقین بڑھے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَمِينُ تَقِيُّ الدِّينِ أَحْمَدُ بْنُ

حَمْرَةَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ السُّلَمِيِّ الدِّمَشْقِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي

جَامِعِ دِمَشْقٍ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى بِتَارِيخٍ ---

قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْخَانِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ يَحْيَى وَأَبُو غَالِبٍ

أَحْمَدُ ابْنَا أَبِي عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَنَّا فِي كِتَابَيْهِمَا

- وَأَخْبَرَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيزِ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَا: أَخْبَرَنَا وَالِدُنَا الشَّيْخُ

الْإِمَامُ أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْبَنَّا

قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

بِشْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنِ بْنُ - بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْدَعِيُّ

قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ مِنْ سَنَةِ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ

قَالَ:

١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي الدُّنْيَا قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ بْنُ عَجْلَانَ الْمَهْلَبِيُّ

وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ بَسَامٍ قَالَا: نَا صَالِحُ الْمَرِي عَنْ
ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

عَدْتُ شَابًا بَيْنَ الْأَنْصَارِ فَمَا كَانَ بِأَسْرَعَ مِنِّي أَنْ مَاتَ،
فَأَغْمَضْنَاهُ وَمَدَدْنَا عَلَيْهِ الثُّوبَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِأَمِيهِ: احْتَسِبِيهِ!
قَالَتْ: وَقَدْ مَاتَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ - قَالَتْ: أَحَقُّ مَا تَقُولُونَ؟!
قُلْنَا نَعَمْ - فَمَدَّتْ يَدَ يَهَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِنِّي
أَمَنْتُ بِكَ، وَهَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِكَ، فَإِذَا نَزَلَ بِي شَدِيدَةٌ
دَعْوَتِكَ فَفَرَّجْتُهَا، فَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ لَا تَحْمِلْ عَلَيَّ هَذِهِ
الْمُصِيبَةَ الْيَوْمَ - قَالَ: فَكَشَفَ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ فَمَا بَرِحْنَا
حَتَّى أَكَلْنَا وَأَكَلَ مَعَنَا!!

ایک انصاری نوجوان کا واقعہ

۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دوران سفر میرے ساتھ ایک
انصاری نوجوان تھا وہ اچانک مر گیا ہم نے اسکی آنکھیں بند کر دیں اور اس پر کپڑا
ڈال دیا ہم میں سے ایک ساتھی نے اسکی ماں کو بتایا کہ تیرا بیٹا اس دنیا سے
رخصت ہو گیا ہے، اسکی ماں نے کہا کیا وہ مر چکا ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے
پوچھا جو تم کہہ رہے ہو کیا وہ سچ ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔ تو اس نے اپنے ہاتھوں کو

آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی:

اے اللہ! میں تجھ پہ ایمان لائی، اور تیرے رسول ﷺ کیساتھ ہجرت کی مجھ پہ مصیبت آگئی ہے اب میں تجھ سے دعا کرتی ہوں تو اس مصیبت کو مٹال دے، اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں آج مجھ پہ مصیبت نہ ڈال۔

راوی کہتے ہیں کہ اچانک اس کے چہرے سے کپڑا ہٹ گیا۔ اس پہ ہم متعجب ہوئے۔ (پھر وہ زندہ ہو کر بیٹھ گیا) حتیٰ کہ ہم نے اکٹھے کھانا کھایا۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ [مُحَمَّدِ بْنِ] الْأَسْوَدِ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي النَّضْرِ هَاشِمِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ الْمَرِّي قَالَ : حَدَّثْتُ بِهَذَا حَفْصَ بْنَ النَّضْرِ السُّلَمِيَّ فَعَجَبَ مِنْهُ ، فَلَقِينِي الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ ، فَقَالَ ، إِنِّي عَجَبْتُ مِنْ حَدِيثِكَ فَلَقِيتُ رَبِيعَةَ بْنَ كَلْثُومٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ جَارَةٌ عَجُوزَةٌ كَبِيرَةٌ صَمَاءٌ عُمِيَاءٌ مَقْعَدَةٌ ، لَيْسَ لَهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا ابْنُ لَهَا هُوَ السَّاعِي عَلَيْهَا ، فَمَاتَ ، فَأَتَيْنَاهَا فَنَادَيْنَاهَا : احْتَسِبِي مُصِيبَتَكَ عَلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ! فَقَالَتْ : وَمَا ذَاكَ ؟ ! أَمَاتَ ابْنِي ؟ ! مَوْلَايَ اِرْحَمْ بِي لَا يَأْخُذُ بِنَبِيِّ ابْنِي وَأَنَا صَمَاءٌ عُمِيَاءٌ مَقْعَدَةٌ لَيْسَ لِي أَحَدٌ ! مَوْلَايَ اِرْحَمْ بِي مِنْ ذَاكَ - قَالَ : قُلْتُ : ذَهَبَ عَقْلُهَا ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى

السُّوقِ فَاشْتَرَيْتُ كَفَنَهُ: وَجِئْتُ (بِهِ) وَهُوَ قَاعِدٌ !

۲: صالح نے کہا کہ میں نے یہ واقعہ حفص بن نصر کو سنایا تو وہ بڑے متعجب ہوئے، پھر دوسرے جمعے ان سے ملاقات ہوئی تو کہنے لگے، مجھے تمہاری بات سے بڑا تعجب ہوا تھا میں ربیعہ بن کلثوم سے ملا اور ان کو یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا: مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس کی کمزور، بہری، اندھی اور اپاج لونڈی تھی۔ اسکی دیکھ بھال کے لیے ایک بیٹے کے سوا کوئی نہ تھا اچانک اس کا مر گیا۔ ہم نے اس کے پاس آ کر اسے بتایا کہ اللہ رب العزت نے تجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ کہنے لگی کیا ہوا ہے؟ کیا میرا بیٹا تو نہیں مر گیا؟ (پھر وہ دعا کرنے لگی)

اے اللہ مجھ پر رحم فرما! میرا کوئی بھی نہیں، میں بہری، اندھی اور اپاج ہوں، تو میرے بیٹے کو مجھ سے جدا نہ کر، اے اللہ اس کی وجہ سے مجھ پر رحم فرما! راوی کہتے ہیں، میں نے کہا ”یہ پاگل ہو گئی ہے“ پھر میں بازار گیا تا کہ اس کے لیے کفن خرید لاؤں لیکن جب میں واپس آیا تو وہ اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا۔

۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: جَاءَنَا يَزِيدُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ إِلَى حَلْقَةِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِكِتَابِ أَبِيهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ !

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ إِلَى أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ بِنْتِ أَبِي هَاشِمٍ
 ، سَلَامٌ عَلَيْكَ ، فَإِنِّي أَحْمَدُ اللَّهَ إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ،
 فَإِنَّكَ كَتَبْتَ إِلَيَّ لِأَكْتُبَ إِلَيْكَ بِشَأْنِ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ ، وَإِنَّهُ
 كَانَ مِنْ شَأْنِهِ إِنَّهُ أَخَذَهُ وَجَعَ فِي حَلْقِهِ وَهُوَ يَوْمِئِذٍ مِنْ أَصْحَ
 الْمَدِينَةِ فَتَوَفَّى بَيْنَ صَلَاةِ الْأُولَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، فَأَضْجَعْنَاهُ
 لِظَهْرِهِ وَغَشَيْنَاهُ بُرْدَيْنِ وَكُسَاءً ، فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي وَأَنَا
 أَسْبَحُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، فَقَالَ : إِنَّ زَيْدًا قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ ،
 فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ مُسْرِعًا وَقَدْ حَضَرَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُولُ
 - أَوْ يُقَالُ عَلَى لِسَانِهِ - - الْأَوْسَطُ أَجَلُ الْقَوْمِ الَّذِي كَانَ لَا
 يُبَالِي فِي اللَّهِ لَوَمَةَ لَا ئِمٍ ، كَانَ لَا يَأْمُرُ النَّاسَ أَنْ يَأْكُلَ قَوِيَّهُمْ
 ضَعِيفَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَ صَدَقَ ، كَانَ ذَلِكَ
 فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ - قَالَ ثُمَّ قَالَ : عُثْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ
 يُعَافِي النَّاسَ مِنْ ذُنُوبٍ كَثِيرَةٍ ، خَلْتُ لَيْلَتَانِ وَبَقِيَ أَرْبَعُ ، ثُمَّ
 اخْتَلَفَ النَّاسُ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَا نِظَامَ وَأُبِيحَتْ
 الْأَحْمَاءُ ، ثُمَّ أَرْغَوَى الْمُؤْمِنُونَ فَقَالُوا : كِتَابَ اللَّهِ وَقَدَرَهُ ،
 أَيُّهَا النَّاسُ ! أَقْبِلُوا عَلَى أَمِيرِكُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَمَنْ

تَوَلَّى فَلَا يُعْهَدَنَّ دَمًا، كَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا، اللَّهُ أَكْبَرُ
هَذِهِ الْجَنَّةُ وَهَذِهِ النَّارُ، وَيَقُولُ النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ سَلَامٌ
عَلَيْكُمْ۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ! هَلْ أَحْسَسْتَ لِي خَارِجَةً - لَا
بِيهِ - وَسَعْدًا - الَّذِينَ قُتِلَ يَوْمَ أَحَدٍ - ﴿كَلَّا إِنَّهَا لَطَّى ۝ نَزَّاعَةً
لِلشَّوَى ۝ تَدْعُو مَنْ أَذْبَرَ وَتَوَلَّى ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾ ثُمَّ خَفَتْ
صَوْتُهُ! فَسَأَلَتِ الْبَرَّهَطُ عَمَّا سَبَقَنِي مِنْ كَلَامِهِ، فَقَالُوا:
سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: أَنْصِتُوا أَنْصِتُوا، فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ، فَإِذَا
الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَكَشَفْنَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ: هَذَا
أَحْمَدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْأَمِينُ خَلِيفَةُ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ كَانَ ضَعِيفًا فِي جِسْمِهِ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ، صَدَقَ
صَدَقَ وَكَانَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ۔

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۳: ابو خالد بیان کرتے ہیں یزید بن نعمان بن بشیر، قاسم بن عبد الرحمن

کی مجلس میں اپنے باپ نعمان بن بشیر کا خط لیکر آئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

نعمان بن بشیر کا خط ام عبداللہ بنت ابی ہاشم کی طرف، تجھ پر سلامتی ہو۔
 میں اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے خط لکھا
 تاکہ میں تجھے زید بن خارجہ کی موت کے حوالے سے بتاؤں اس کا واقعہ یہ ہے کہ
 اسکے گلے میں اچانک تکلیف ہوئی حالانکہ اس دن مدینہ شریف میں وہ سب سے
 زیادہ تندرست تھے نماز ظہر اور عصر کے درمیان انکی موت واقع ہو گئی ہم نے ان کو
 پیٹھ کے بل لیٹا دیا دو چادروں اور ایک کمر میں انکو ڈھانپ دیا۔ میرے خواب
 میں کوئی آنے والا آیا اور میں نماز مغرب کے بعد تسبیح پڑھ رہا تھا اس نے کہا زید
 نے وفات کے بعد گفتگو کی ہے تو میں جلدی سے ان کے پاس آیا موجود انصاری یہ
 بات کہہ رہے تھے قوم میں درمیان والا سب سے زیادہ سخت ہے جو اللہ تعالیٰ کے
 بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ جو لوگوں کو
 اجازت نہیں دیتا کہ قوم کے مضبوط لوگ کمزوروں کا مال کھائیں امیر المؤمنین
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کے سچے بندے تھے۔

پھر اس نے کہا امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کی اکثر غلطیوں کو
 معاف کر دیتے ہیں دوراتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں۔ پھر لوگوں میں باہم
 اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ ایک دوسرے کے مال کو (نا جائز) طریقے سے کھانے
 لگے کوئی نظم و ضبط نہ رہا، ممنوعہ خراجا ہوں کو حلال کر دیا گیا۔ پھر مومنین کوتاہیوں
 سے باز آ گئے پھر انہوں نے کہا (اے لوگو) کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو اپنے

امیر کی طرف متوجہ ہو کر اسکی بات کو سنو اور اسکی اطاعت کرو جو اس سے پھر گیا اس کے خون کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوگی، اللہ کا حکم ہو کر رہے گا اللہ سب سے بڑا ہے یہ جنت ہے یہ دوزخ نبی اور صدیق بھی کہہ رہے ہیں تم پر سلامتی ہو اے عبد اللہ بن رواحہ کیا تم اپنے باپ خارجہ اور سعد کے بارے میں بتاؤ گے جو احد کے دن قتل ہوئے تھے۔ ﴿كَلاَّ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَذْغُوْا مِّنْ أَذْبَرٍ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ﴾

پھر انکی آواز پست ہو گئی، جو مجھ سے پہلے انکی باتیں سن رہے تھے میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا ہم نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے! خاموش ہو جاؤ، خاموش ہو جاؤ!

ہم سے ہر کوئی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا جبکہ یہ آواز تو کپڑے کے نیچے سے آرہی تھی ہم نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو انہوں نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور برکت ہو۔ پھر کہا خلیفہ رسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ امانت دار تھے، جسم کے لحاظ سے تو کمزور دکھائی دیتے تھے مگر اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں بہت طاقتور تھے انہوں نے جو فرمایا، سچ فرمایا۔

۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ الْجَعْدِ ذَكَرَ عَكْرَمَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابًا كَانَ عَنْهُ

حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ كَتَبَهُ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ إِلَى أُمِّ خَالِدٍ:
أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلِينِي عَنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ
خَارِجَةَ الَّذِي تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ - فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۴: ابن عمیر فرماتے ہیں میں نے حبیب بن سالم کے پاس وہ خط پڑھا

جو نعمان بن بشیر نے ام خالد کو لکھا تھا۔

اما بعد!

تم نے زید بن خاریجہ کے وفات پانے کے بعد کلام کرنے کے واقعہ کے
بارے میں پوچھنے کے لیے مجھے خط لکھا ہے۔ باقی وہی واقعہ جو گزر چکا ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَازِيَاذُ بْنُ أَيُّوبَ نَا شَبَابَةَ نَا أَبُو بَكْرٍ

بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُبَشِّرِ مَوْلَى آلِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ:

حَضَرَتِ الْوَفَاةُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَاتَ ، فَسَجُّوهُ ، ثُمَّ

تَكَلَّمَ فَقَالَ : أَبُو بَكْرٍ الْقَوِيُّ فِي أَمْرِ اللَّهِ الضَّعِيفُ فِيمَا تَرَى

الْعَيْنُ ، وَعُمَرُ الْأَمِينُ ، وَعُثْمَانُ عَلَى مِنْهَا جِهَمٌ ، انْقَطَعَ

الْعَدْلُ ، أَكَلَ الشَّدِيدُ الضَّعِيفَ -

۵: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری کی موت کا وقت

آگیا جب وہ مر گیا تو اس کی میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا پھر وہ بولنے لگا اور کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ دیکھنے میں تو کمزور تھے لیکن اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں بہت قوی تھے عمر فاروق رضی اللہ عنہ امانت دار تھے اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ انہی کے راستے پر تھے اب انصاف ختم ہو گیا طاقتور کمزور کو کھانے لگا۔

۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَمَّادٍ الرَّازِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ رَوَّاحِ بْنِ عَطَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ ذَكَرَ أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ تَنَا فَسَتِ الْأَنْصَارُ فِي غُسْلِهِ حَتَّى كَادَ يَكُونُ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ اسْتَقَامَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ يُغْسَلَهُ الْغُسْلَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مِنْ كُلِّ فَخْذٍ سَيْدُهَا فَيَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا فِي الثَّلَاثَةِ وَأَدْخِلْتُ أَنَا فِيمَنْ دَخَلَ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تَكَلَّمْتُ فَقَالَ:

مَضَتْ اثْنَتَانِ وَغَبَرَ أَرْبَعٌ فَأَكَلَ غَنِيُهُمْ فَقِيرُهُمْ فَاَنْفَضُوا فَلَا نَظَامَ لَهُمْ۔ أَبُو بَكْرٍ لَيْنٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ شَدِيدٌ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً وَعُمَرُ لَيْنٌ رَحِيمٌ شَدِيدٌ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً وَعثمانُ لَيْنٌ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَأَنْتُمْ عَلَى مِنْهَاجِ عُثْمَانَ فَاسْمَعُوا

وَأَطِيعُوا - ثُمَّ خَفَتْ فَإِذَا لِللِّسَانِ يَتَحَرَّكُ وَإِذَا الْجَسَدُ مَيِّتٌ -

۶: انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب زید بن خارجه کی موت واقع ہوگئی تو ان کو غسل دینے میں انصار رغبت کرنے لگے حتیٰ کہ قریب تھا کہ ان کے درمیان کوئی واقعہ رونما ہو جاتا پھر وہ اس بات پر متفق ہوئے تاکہ ان کو دوبار غسل دیا جائے ہر سردار انکی ران کو پکڑے گا اور تیسرا بندہ ان پر پانی بہائے میں بھی انہی میں شامل تھا جب ہم پانی انڈیلنے لگے تو انہوں نے بولنا شروع کر دیا پس آپ نے فرمایا۔

دوراتیں گزر گئیں چار باقی ہیں قوم کے مالداروں نے غریبوں کا مال کھانا شروع کر دیا پس لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور کوئی نظام نہ رہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل مومنوں پر رحم کرنے والے اور کفار پر سختی کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نرم دل، مہربان اور کفار پر سختی کرنے والے تھے وہ اللہ رب العزت کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں کرتے تھے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نرم دل اور مومنوں پر رحم کرنے والے تھے اور تم عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر ہو (میری بات غور سے) سنو اور فرمانبرداری کرو۔ پھر انکی آواز پست ہوگئی انکی زبان حرکت کر رہی تھی مگر جسم ساکت تھا۔

۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ نَا أَبُو
 هَمَامٍ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّلْتِ نَا مَسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي
 هِنْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
 بَشِيرٍ قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ خَارِجَةَ مِنْ سَرَوَاتِ الْأَنْصَارِ، وَكَانَ
 أَبُوهُ خَارِجَةُ بْنُ سَعْدٍ حَيْثُ هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ نَزَلَ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ
 وَتَزَوَّجَ ابْنَتَهُ ابْنَةَ خَارِجَةَ وَكَانَ لَهَا زَوْجٌ يُقَالُ لَهُ سَعْدٌ فَقَتِلَ
 أَبُوهُ وَأَخُوهُ سَعْدُ بْنُ خَارِجَةَ يَوْمَ أَحَدٍ، فَمَكَتْ بَعْدَ هُمَ حَيَاةَ
 النَّبِيِّ ﷺ وَخَلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَسَيْنِينَ مِنْ خَلَافَةِ عُثْمَانَ،
 فَبَيْنَا هُوَ يَمْشِي فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقَاتِ الْمَدِينَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ
 وَالْفَصْرِ إِذْ خَرَّ فَتَوَفَّى، فَأَعْلِمَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ فَأَتَوْهُ فَاحْتَمَلُوهُ
 إِلَى بَيْتِهِ فَسَجُّوهُ كَسَاءً وَبُرْدَيْنِ وَفِي الْبَيْتِ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ
 الْأَنْصَارِ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، وَرِجَالٌ مِنْ رِجَالِهِمْ، فَمَكَتْ عَلَى
 حَالِهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِلَّا خِرَّةً سَمِعُوا
 صَوْتًا يَقُولُ: أَنْصِتُوا- فَنَظَرُوا فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثَّيَابِ،
 فَحَسَرُوا عَنْ وَجْهِهِ وَصَدْرِهِ، فَإِذَا الْقَائِلُ يَقُولُ عَلَى لِسَانِهِ:
 مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُمِّيُّ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ
 كَانَ / ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ:

صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ - ثُمَّ قَالَ [الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ]: أَبُو بَكْرٍ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّدِيقُ الْأَمِينُ، الَّذِي كَانَ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللَّهِ، كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ - صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ - ثُمَّ قَالَ: الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ الَّذِي كَانَ لَا يَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً، الَّذِي كَانَ يَمْنَعُ النَّاسَ أَنْ يَأْكُلَ قَوِيُّهُمْ ضَعِيفَهُمْ عَبْدُ اللَّهِ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ - ثُمَّ قَالَ الْقَائِلُ عَلَى لِسَانِهِ: صَدَقَ صَدَقَ صَدَقَ - ثُمَّ قَالَ: عُثْمَانُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ رَحِيمٌ بِالْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ يُعَافِي النَّاسَ فِي ذُنُوبٍ، خَلَتُ لَيْلَتَانِ جَعَلَتِ السَّنَتَانِ لَيْلَتَيْنِ وَبَقِيَتْ أَرْبَعُ سِنِينَ وَلَا نَظَامَ لَهَا وَأُبَيِّحَتِ الْأَحْمَاءُ وَذَنَبَتِ السَّاعَةُ، وَأَكَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ أَرْعَوَى الْمُؤْمِنُونَ، وَقَالُوا: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كِتَابَ اللَّهِ وَقَدَرَهُ، فَأَقْبِلُوا عَلَى أَمِيرِكُمْ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا، فَإِنَّهُ عَلَى مِنْهَا جِكْمٌ - فَمَنْ تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَا يُعْهَدَنَّ دَمًا، كَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا - مَرَّتَيْنِ - ثُمَّ قَالَ: هَذِهِ النَّارُ وَهَذِهِ الْجَنَّةُ وَهَؤُلَاءِ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ! أَحْسَسْتَ أَبِي خَارِجَةَ وَسَعْدًا - لَا بِيْهِ

وَأَخِيهِ الَّذِينَ قُتِلَا يَوْمَ أَحَدٍ - ثُمَّ قَالَ: ﴿كَأَلَا إِنَّهَا لَطُيْ ۝ نَزَاغَةُ
لِلشَّوَى ۝ تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَى﴾ - ثُمَّ قَالَ:
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ - قَالَ النُّعْمَانُ: فَقِيلَ لِي: إِنَّ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَدْ تَكَلَّمَ
بَعْدَ مَوْتِهِ فَجِئْتُ أَتَخَطِّي رِقَابَ النَّاسِ فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ
فَأَذْرَكْتُ مِنْ كَلَامِهِ وَهُوَ يَقُولُ: الْأَوْسَطُ أَجْلَدُ الْقَوْمِ ---
حَتَّى انْقَضَى الْحَدِيثُ، وَسَأَلْتُ الْقَوْمَ مَا كَانَ قَبْلِي
فَأَخْبَرُونِي -

۷: نعمان بن بشیر کہتے ہیں زید بن خارجہ انصار کے سرداروں میں سے
تھے اور انکے باپ خارجہ بن سعد تھے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت فرمائی تو
آپ رضی اللہ عنہ انہی کے گھر میں ٹھہرے تھے اور اپنی بیٹی کا نکاح خارجہ کے بیٹے سے کر
دیا جن کا نام سعد تھا زید بن خارجہ کے باپ اور انکے بھائی سعد بن خارجہ احد کے
دن قتل ہوئے تھے اور حضرت زید بن خارجہ نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ،
حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت، حضرت عمر فاروق کی خلافت اور حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک زندہ رہے آپ ظہر اور عصر کے درمیان
مدینہ شریف کی گلی میں چل رہے تھے کہ اچانک گرج فوج ہو گئے جب انصار کو پتہ

چلا تو وہ اٹھا کر ان کو گھر لے گئے انہوں نے ان کو دو چادروں اور ایک کمرے سے ڈھانپ دیا اور گھر میں انصار خواتین اور مردان پر رونے لگے اسی کیفیت میں وہ رہے حتیٰ کہ مغرب اور عشاء کے درمیان انہوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا، خاموش ہو جاؤ! لوگوں نے جب دیکھا تو یہ آواز تو کپڑے کے نیچے سے آرہی تھی۔ انہوں نے جب ان کے چہرے اور سینے سے کپڑا ہٹایا تو کہنے والا ان کی زبان سے کہہ رہا تھا (محمد رسول اللہ ﷺ) خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں پھر کوئی کہنے والا ان کی زبان پہ کہہ رہا تھا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا پھر کوئی کہنے والا کہتا ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ الرسول ﷺ صدیق و امین ہیں جو کہ جسم کے لحاظ سے کمزور تھے لیکن اللہ کا حکم نافذ کرنے میں بڑے طاقتور تھے پھر کوئی کہنا والا کہتا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا پھر کہا درمیان والا بہت سخت ہے جو کہ اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہیں رکھتا جو کہ لوگوں کو منع کرتے تھے کہ طاقتور کمزوروں کے مال کو کھائیں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے بندے تھے پھر کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا سچ کہا، سچ کہا، سچ کہا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ مومنین پر رحم کرنے والے ہیں اور انکی غلطیوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔

دوراتیں گزر گئیں اور دو سال دوراتیں بن گئے، اور چار سال باقی رہ گئے۔ جن کے لیے کوئی نظام نہیں رہا۔ ممنوعہ چراگاہوں کو حلال کر دیا گیا اور

قیامت قریب آگئی، لوگ ایک دوسرے کا مال کھا رہے ہیں لوگ اپنی کوتاہیوں سے باز آگئے انہوں نے کہا اے لوگوں اللہ کی کتاب کو لازم پکڑو اپنے امیر کی طرف متوجہ ہو کر اسکی بات کو سنو اور اسکی فرمانبرداری کرو اور تمہارے طریقے پر ہیں جس نے اسکے بعد پیٹھ پھیری اسکے خون کا کوئی ذمہ نہیں رہا، اللہ کا حکم ہو کر ہی رہے گا یہ دو مرتبہ کہا پھر کہا: یہ جہنم ہے اور یہ جنت ہے یہ نبی اور شہداء ہیں السلام علیکم اے عبد اللہ بن رواحہ میں نے اپنے باپ خارجہ اور اپنے بھائی سعد کے بارے میں جان لیا ہے جو احد کے دن قتل ہوئے تھے پھر کہا ﴿كَلَّا إِنَّهَا لَأُظْلَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰی ۝ تَدْعُو مِّنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّى ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ﴾

پھر کہا یہ رسول اللہ ﷺ ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اللہ کی سلامتی رحمت

اور برکت ہو۔

نعمان بن بشیر کہتے ہیں مجھے کہا گیا کہ زید بن خارجہ نے وفات کے بعد کلام کیا ہے میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے ان کے سر پاس آ کر بیٹھ گیا میں نے انکے کلام کا کچھ حصہ سنا وہ کہہ رہے تھے درمیان والے قوم میں سب سے زیادہ سخت ہیں حتیٰ کہ بات پوری ہوگئی تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ انہوں نے مجھ سے پہلے کیا کچھ کہا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا۔ عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ مسلمہ کے مقتولوں میں سے ایک آدمی نے کلام کیا وہ کہہ رہا تھا محمد

اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل اور رحم کرنے والے ہیں۔

۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَلْفُ بْنُ هِشَامِ الْبَزَّازُ نَا خَالِدَ الطَّحَّانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ : إِنَّ رَجُلًا مِنْ قَتْلَى مُسَيْلَمَةَ تَكَلَّمَ فَقَالَ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، عُثْمَانُ اللَّيْنُ الرَّحِيمُ۔

مسلمہ سے لڑنے والوں میں سے ایک آدمی کا واقعہ

۸: عبد اللہ بن عبید اللہ انصاری فرماتے ہیں کہ مسلمہ کے مقتولوں میں سے ایک آدمی نے کلام کیا وہ کہہ رہا تھا محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ بہت زیادہ نرم دل اور رحم کرنے والے ہیں۔

۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَا سَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ - وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ بُكَارٍ۔

قَالَ : كُنَّا إِخْوَةً ثَلَاثَةً ، وَكَانَ أَعْبَدُنَا وَأَصْوَمُنَا وَأَفْضَلُنَا الْأَوْسَطُ مِنَّا ، فَغِبْتُ غَيْبَةً إِلَى السَّوَادِ ثُمَّ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي فَقَالُوا : أَذْرِكُ أَخَاكَ فَإِنَّهُ فِي الْمَوْتِ ! فَخَرَجْتُ أَسْعَى إِلَيْهِ ،

فَإِنْتَهَيْتُ وَقَدْ قَضَى وَسُجِّى بِشَوْبٍ، فَقَعَدْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ
 أَبْكِيهِ، / قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ وَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ:
 السَّلَامُ عَلَيْكُمْ- قُلْتُ: أَيْ أُخِي! أَحْيَاةٌ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ:
 نَعَمْ! إِنِّي لَقِيتُ رَبِّي بِرُوحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبُّ غَيْرُ غَضْبَانَ، وَإِنَّهُ
 كَسَانِي ثِيَابًا خَضْرَاءَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ، وَإِنِّي وَجَدْتُ الْأَمْرَ
 أَيْسَرَ بِمَا تَحْسَبُونَ -ثَلَاثًا-، فَاغْمَلُوا وَلَا تَغْتَرُوا ثَلَاثًا -، إِنِّي
 لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْسَمَ أَنْ لَا يَبْرَحَ حَتَّى آتِيَهُ، فَعَجَّلُوا
 جَهَّازِي، ثُمَّ طَفَيْ فَكَانَهُ أَسْرَعُ مِنْ حَصَاةٍ لَوْ أُلْقِيَتْ فِي الْمَاءِ
 قَالَ: فَقُلْتُ: عَجِّلُوا جَهَّازَ أُخِي-

ربعی بن حراش کے بھائی کا واقعہ

۹: محمد بن بکار فرماتے ہیں ہم تین بھائی تھے ہم میں سے درمیان والا بڑا
 عبادت گزار، بہت زیادہ روزوں کا پابند اور ہم میں سب سے زیادہ فضیلت والا
 تھا میں کسی لشکر کیساتھ گیا ہوا تھا جب واپس گھر آیا تو گھر والوں نے کہا اپنے بھائی
 کی خبر لو وہ موت کی کشمکش میں مبتلا ہے۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اسکی جان
 نکل چکی تھی۔ میں نے اس پہ کپڑا ڈال دیا اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر رونے لگا
 ۔ محمد بن بکار کہتے ہیں میرے بھائی نے اپنے ہاتھ کو بلند کیا اور اپنے چہرے سے

چہرے سے کپڑے کو ہٹا کر کہنے لگا ”السلام علیکم“ میں نے کہا اے میرے بھائی کیا تو مرنے کے بعد زندہ ہوا جاسکتا ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں، بیشک میں اپنے رب سے انتہائی خوشی سے ملا ہوں اور رب نے مجھ سے ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا، اور مجھے جنتی لباس پہنایا۔ جس معاملے سے تم ڈرتے ہو میں نے اسے آسان پایا ہے۔ یہ جملہ تین مرتبہ کہا اور تین مرتبہ یہ کہا، عمل کرو، سستی نہ کرو، میں رسول اللہ ﷺ سے ملا ہوں میں نے قسم اٹھائی ہے کہ آپ کے اٹھنے سے قبل میں واپس آ جاؤں گا۔ لہذا تم میرے کفن دفن میں جلدی کرو پھر وہ دوبارہ فوت ہو گئے اتنی جلدی وہ واپس چلے گئے جتنا کہ کسی کنکری کو پانی میں پھینکا جاتا ہے (اور پانی میں ہلچل ہو کر ختم ہو جاتی ہے) محمد بن بکار کہتے ہیں میں نے کہا میرے بھائی کے کفن دفن میں جلدی کرو۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ - يَعْقُوبُ بْنُ عُبَيْدٍ نَا يَزِيدُ

بْنُ هَارُونَ أَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حَرَّاشٍ قَالَ:

مَاتَ أَخِي كَانَ أَصُومُنَا فِي الْيَوْمِ الْحَارِّ وَأَقُومُنَا فِي

الْلَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ۔۔ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ وَزَادَ فِيهَا قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ

عَائِشَةَ فَصَدَّقَتْهُ وَقَالَتْ: كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

يَتَكَلَّمُ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۱۰: ربیع بن حراش بیان کرتے ہیں میرا بھائی فوت ہو گیا جو گرمیوں کے

دنوں میں بہت روزے رکھتا تھا اور سردیوں کی راتوں میں قیام کرتا تھا۔ پھر گذشتہ

واقعہ ذکر کیا اور ان کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ:

یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اس

کی تصدیق فرمائی اور فرمانے لگیں ہم سنا کرتے تھے کہ اس امت کا ایک آدمی

مرنے کے بعد گفتگو کرے گا۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ نَا خَالِدُ بْنُ

نَافِعٍ نَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغَطَفَانِيُّ وَحَفْصُ بْنُ يَزِيدَ

قَالَا: بَلَّغْنَا ابْنَ حَرَّاشٍ كَانَ حَلَفَ أَنْ لَا يَضْحَكَ أَبَدًا حَتَّى

يَعْلَمَ هُوَ فِي الْجَنَّةِ أَوْ فِي النَّارِ، فَمَكَثَ كَذَلِكَ لَا يَضْحَكُهُ

أَحَدٌ، فَضَحِكَ حِينَ مَاتَ۔۔۔ فَذَكَرْنَا حَدِيثَ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: صَدَقَ أَخُو

بَنِي عَبْسٍ رَحِمَهُ اللَّهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ

رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ خَيْرِ التَّابِعِينَ۔

۱۱: علی بن عبید اللہ غطفانی اور حفص بن یزید کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی

کہ ابن حراش نے قسم کھائی ہوئی تھی کہ وہ اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب کہ اس کو

معلوم نہ ہو جائے کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ وہ ایسی حالت میں زندہ رہے کہ کسی نے ان کو ہنستے نہیں دیکھا۔ جب وہ فوت ہو گئے تو ہنسنے لگے، بیان کرنے والا کہتا ہے کہ جب یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو آپ نے فرمایا بنی عباس کے بھائی نے سچ کہا، اللہ اس پر رحم فرمائے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے ایک آدمی مرنے کے بعد بولے گا اور وہ بہترین تابعین میں سے ہوگا۔

۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ ذَكَرَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدِ عَنِ الْحَارِثِ الْغَنَوِيِّ قَالَ: أَلَى رَبِيعُ بْنُ حَرَّاشٍ أَلَّا تَفْتَرَّ أَسْنَانَهُ ضَاحِكًا حَتَّى يَعْلَمَ أَئِنَّ مَصِيرُهُ، فَمَا ضَحِكَ إِلَّا بَعْدَ مَوْتِهِ۔ وَآلَى أَخُوهُ رَبِيعٍ بَعْدَهُ أَنْ لَا يَضْحَكَ حَتَّى يَعْلَمَ أَفِي الْجَنَّةِ هُوَ أَمْ فِي النَّارِ، قَالَ الْحَارِثُ الْغَنَوِيُّ: فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي غَاسِلُهُ إِنَّهُ لَمْ يَزَلْ مُتَبَسِّمًا عَلَى سَرِيرِهِ وَنَحْنُ نَغْسِلُهُ حَتَّى فَرَّغْنَا مِنْهُ۔

ربعی اور ربیع کا مسکرانا

۱۲: حارث غنوی بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن حراش نے یہ قسم اٹھائی ہوئی تھی کہ وہ کبھی بھی نہیں ہنسے گا جب تک کہ وہ اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے، اس لیے وہ کبھی

بھی نہ ہنسے مگر فوت ہونے کے بعد ہنسے لگے۔ پھر اس کے بعد انکے بھائی ربیع نے بھی قسم کھالی کہ وہ بھی اس وقت تک نہیں ہنسے گا جب تک کہ وہ یہ نہ جان لے کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی۔ حارث غنوی کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات آپ کو غسل دینے والوں نے بتائی کہ جب تک ہم انکو غسل دیتے رہے آپ مسکراتے رہے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو زَيْدٍ النَّمِيرِيُّ نَا أَبُو عَاصِمٍ ذَكَرَ أَبِي قَالَ: أَغْمَى عَلَى خَالِي، فَسَجَّيْنَاهُ بِثَوْبٍ وَقُمْنَا نَغْسُلُهُ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَمُتْنِي حَتَّى تَرْزُقَنِي غَزْوَا فِي سَبِيلِكَ۔ قَالَ: فَعَاشَ بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ مَعَ الْبَطَالِ۔

ایک آدمی کا قصہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوا اور شہید ہونے

کی دعا کی اور پھر جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوا۔

۱۳: ابو عاصم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، میرے ماموں پر بے ہوشی طاری ہوئی ہم نے انکو کپڑے سے ڈھانپ دیا اور جب ہم انکو غسل دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا کر کہا۔

اے اللہ میں تیرے راستے میں مرنا چاہتا ہوں (یعنی کہ شہادت کی موت چاہتا ہوں) پھر اس کے بعد زندہ رہے حتیٰ کہ بطل کے ساتھ شہید ہوئے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَجَلِيُّ نَا أَبُو
 أُسَامَةَ ذَكَرَ عُقْبَةُ بْنُ عَمَّارِ الْعَبْسِيُّ نَا مُغِيرَةُ بْنُ حَذَفٍ عَنْ
 رُؤْيَةَ ابْنَةِ بَيْجَا: أَنَّهَا مَرَضَتْ مَرَضًا شَدِيدًا حَتَّى مَاتَتْ فِي
 أَنْفُسِهِمْ فَغَسَلُوهَا وَكَفَّنُوهَا، ثُمَّ إِنَّهَا تَحَرَّكَتْ، فَنَظَرَتْ
 إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ: أَبْشِرُوا/فَإِنِّي وَجَدْتُ الْأَمْرَ أَيْسَرُ مِمَّا كُنْتُمْ
 تُخَوِّفُونَ، وَوَجَدْتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِيمٍ، وَلَا مُدْسِنٌ
 خَمِرٍ، وَلَا مُشْرِكٌ۔

رؤیہ بنت بیجا کا واقعہ

۱۴: مغیرہ بن حذف، رؤیہ بنت بیجا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شدید
 بیمار ہو گئیں تو لوگوں نے سمجھا شاید فوت ہو گئی ہیں، انہوں نے ان کو غسل دیکر کفن
 پہنا دیا۔ لیکن اس نے ہلنا شروع کر دیا اور انکی طرف دیکھ کر کہنے لگیں مبارک ہو
 جس سے تم ڈرتے ہو اس کو میں نے بہت آسان پایا ہے اور میں نے دیکھا ہے
 تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے

(۱) قطع رحمی کرنے والا (۲) شراب کا عادی اور (۳) مشرک۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ
 بْنِ شَقِيقٍ نَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْأَشْعَثِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ:

سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ حَبِی يَقُولُ : أَخْبَرَنِي جَارِلِي : أَنَّ رَجُلًا
 عُجِرَ بِرُوحِهِ فَعَرِضَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ، قَالَ : فَلَمْ أَرِنِي اسْتَغْفِرْتُ مِنْ
 ذَنْبٍ إِلَّا غُفِرَ لِي، وَلَمْ أَرْ ذَنْبًا لَمْ أَسْتَغْفِرْ مِنْهُ إِلَّا وَجَدْتُه كَمَا
 وَهُوَ، قَالَ : حَتَّى حَبَّةِ رُمَّانٍ كُنْتُ التَّقَطُّطُهَا يَوْمًا فَكُتِبَتْ لِي
 بِهَا حَسَنَةٌ، وَأَعْطَيْتُ يَوْمًا مَسْكِينًا دِرْهَمًا عِنْدَ قَوْمٍ لَمْ أُعْطِهِ
 إِلَّا مِنْ أَجْلِهِمْ فَوَجَدْتُه لَا لِي وَلَا عَلَى.

صالح بن حی کے پڑوسی کا واقعہ

۱۵: صالح بن حی فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھے میرے پڑوسی نے بتائی
 کہ ایک آدمی کی روح پرواز کر رہی تھی اس کے سامنے اس کے اعمال کو پیش کیا گیا
 وہ کہتے ہیں جس گناہ سے بھی میں نے بخشش طلب کی اس کو معاف کر دیا گیا اور
 میں نے دیکھا جس گناہ سے میں نے بخشش نہ مانگی وہ اسی طرح ہی ہے کہتے ہیں
 یہاں تک کہ کسی چھوٹی سی چیز کو بھی میں نے راستے سے ہٹایا تھا تو اس کے بدلے
 میں میرے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دی گئی۔ اور ایک رات میں نماز پڑھ رہا تھا کہ
 میری آواز بلند ہو گئی میری آواز کو سن کر میرا غلام نماز پڑھنے لگا میرے حصے میں
 اس کے بدلے میں نیکی لکھ دی گئی ایک دن میں نے لوگوں کے سامنے مسکین کو
 ایک درہم دیا میں نے لوگوں کی وجہ سے یہ درہم دیا تھا میں نے اس کو اس حالت

میں پایا کہ نہ تو وہ میرے حق میں آ رہا ہے اور نہ ہی میرے خلاف۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا يَحْيَى بْنُ يُونُسَ الزَّيْتِيُّ نَا

شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ بِالْكُوفَةِ رَجُلٌ يُعْطَى الْأَكْفَانَ، فَمَاتَ رَجُلٌ، فَقِيلَ لَهُ، فَأَخَذَ كَفْنًا وَانْطَلَقَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ وَهُوَ مُسَجًى، فَتَنَفَّسَ وَأَلْقَى الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ: غَرُّونِي! أَهْلِكُونِي! النَّارَ! أَهْلِكُونِي! النَّارَ فَقُلْنَا لَهُ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَهَا! قِيلَ وَلِمَ؟ قَالَ: لِيَسْتَمِيَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما

کو گالی دینے والے کا واقعہ

۱۶: عبد الملک بن عمیر کہتے ہیں، کوفہ میں ایک آدمی مردوں کو کفن دیا کرتا

تھا۔ ایک آدمی فوت ہو گیا، اس کو کفن کا کہا گیا تو وہ کفن لیکر چل پڑا جب وہ میت کے پاس پہنچا تو اس میت کے اوپر کپڑا تھا اس نے کپڑے کو اس کے چہرے سے اتارا تو وہ کہہ رہا تھا ”انہوں نے مجھے دھوکہ دیا، انہوں نے مجھے ہلاک کر دیا آگ، آگ“ ہم نے اس کو کہا تو لا الہ الا اللہ پڑھ تو اس نے کہا، میں اس کو پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، پوچھا گیا کیوں؟ تو اس نے کہا حضرت ابو بکر صدیق

اور عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے کی وجہ سے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ الْوَلِيدُ بْنُ شَجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِي نَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ خَلْفَ بْنَ حَوْشَبٍ يَقُولُ: مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدَائِنِ فَلَمَّا غَطُّوا عَلَيْهِ ثَوْبَهُ قَامَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَبَقِيَ بَعْضُهُمْ، فَحَرَّكَ الثَّوْبَ - أَوْ فَتَحَرَكَ الثَّوْبَ - فَقَالَ بِهِ فَكُشِفَهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَوْمٌ مُخَضَّبَةٌ لِحَاهُمْ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ - يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدَائِنِ - يَلْعَنُونَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْهُمَا الَّذِينَ جَاءُوا وَنِي يَقْبِضُونَ رُوحِي يَلْعَنُونَهُمْ وَيَتَبَرَّؤُونَ مِنْهُمْ! قُلْنَا: يَا فُلَانُ! لَعَلَّكَ بُلِيتَ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ - فَقَالَ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ - أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ - -- ثُمَّ كَانَ كَأَنَّمَا كَانَتْ حَصَاةٌ فَرَمَى بِهَا -

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما

کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

۱۷: خلف بن حوشب کہتے ہیں کہ مدائن میں ایک آدمی فوت ہو گیا جب اس پر کپڑا ڈال دیا گیا تو کئی لوگ اٹھ کر چلے اور کچھ لوگ جنازے کے انتظار میں کھڑے رہے، اسی اثناء میں کپڑے نے حرکت کی، (یا اس (میت) نے کپڑے

کو ہلایا) پھر اس نے کپڑے کو اپنے اوپر سے ہٹا کر کہا:

اس مسجد کے اندر بیوقوف لوگ بے ہودہ گفتگو کرتے ہیں یعنی مسجد مدائن میں یہ لوگ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر طعن و تشنیع کرتے ہیں، اور جو لوگ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر طعن و تشنیع کرتے ہیں ان پر روح قبض کرنے والے فرشتے لعنت بھیج رہے ہیں۔ ہم نے کہا اے فلاں شاید تجھے بھی اسی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا کیا گیا ہے تو وہ استغفر اللہ، استغفر اللہ کہنے لگا۔

پھر وہ ایسے غائب ہو گیا جس طرح کہ کسی کنکری کو (پانی میں) پھینکا جائے تو وہ غائب ہو جاتی ہے (یعنی کہ فوراً فوت ہو گیا)

۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ أَبِي وَالْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَا: أَنَا وَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ الْأَنْبَارِيُّ نَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارَبِيُّ ذَكَرَ أَبُو الْخَصِيبِ قَالَ: كُنْتُ بِخَارِزٍ، وَكُنْتُ لَا أَسْمَعُ بِمَيِّتٍ مَاتَ إِلَّا كَفَنْتُهُ، قَالَ: فَأَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ هَاهُنَا مَيِّتًا قَدْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ كَفَنٌ، قَالَ: فَقُلْتُ لِصَاحِبِ لِي: انْطَلِقْ بِنَا۔ فَاَنْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَاهُمْ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ وَبَيْنَهُمْ مَيِّتٌ مُسَجًى وَعَلَى بَطْنِهِ لَبَنَةٌ أَوْ طِينَةٌ فَقُلْتُ: أَلَا تَأْخُذُونَ فِي غُسْلِهِ؟ قَالُوا: لَيْسَ لَهُ كَفَنٌ۔ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: انْطَلِقْ فَجِئْنَا بِكَفَنٍ۔ فَاَنْطَلَقَ وَجَلَسْتُ مَعَ الْقَوْمِ، فَبَيْنَا نَحْنُ / جُلُوسٌ إِذْ وَثَبَ

فَأُلْقِيَ اللَّبْنَةُ - أَوِ الطِّينَةُ - عَنْ بَطْنِهِ وَجَلَسَ وَهُوَ يَقُولُ: النَّارُ! النَّارُ! فَقُلْتُ: قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَا فِعْيُ، لَعَنَ اللَّهُ مَسْحَةَ الْكُوفَةِ، غَرُّوْنِي حَتَّى سَبَبْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، ثُمَّ خَرَّ مَيِّتًا - فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَكْفِيْنُهُ، فَقُمْتُ وَلَمْ أَكْفِيْنُهُ، قَالَ: فَأَرْسِلْ إِلَى ابْنِ هُبَيْرَةَ الْأَكْبَرُ فَسَأَلْنِي أَنْ أَحْدِثَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثْتُهُ -

حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما

کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

۱۸: ابوالخضیب کہتے ہیں، میں ایک تاجر تھا میں نے کسی بھی میت کے بارے میں یہ نہ سنا تھا کہ اس کو مرنے کے بعد کفن نہ دیا گیا ہو ایک آدمی میرے پاس آ کر کہنے لگا یہاں پہ ایک مردہ ہے جس کے لیے کفن نہیں ہے تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارے ساتھ چلو ہم چل کر ان کے پاس آئے لوگ بیٹھے تھے اور انکے درمیان کپڑے میں لیٹی ہوئی میت موجود تھی اس کے پیٹ پر اینٹیں اور مٹی رکھی ہوئی تھی میں نے کہا تم اس کو غسل کیوں نہیں دیتے انہوں نے جواب دیا اس کے لیے کفن نہیں ہے میں نے اپنے دوست کو کہا تو کفن لا اور میں خود ان کے پاس بیٹھ گیا ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ میت نے اٹھ کر خود اپنے پیٹ سے اینٹوں کو دور

کر کے بیٹھ گیا اور کہہ رہا تھا آگ، آگ میں نے اسکو کہا لا الہ الا اللہ پڑھو یہ اب مجھے کوئی نفع نہیں دیگا۔ اللہ لعنت بھیجے کوفہ کے مشائخ پر جنہوں نے مجھے دھوکے میں ڈال دیا اور میں اتنا گمراہ ہو گیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے ڈالیں پھر وہ دوبارہ مر گیا میں نے کہا اللہ کی قسم میں اسکو کفن نہیں دوں گا اور میں اسکو کفن دیئے بغیر ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ نَا خَلْفُ
بُنِ تَمِيمٍ نَا بِشِيرٌ أَبُو الْخَضِيبِ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مُوسِرًا
تَاجِرًا، وَكُنْتُ أَسْكُنُ مَدَائِنَ كِسْرَى - وَذَلِكَ فِي زَمَانِ
طَاعُونَ ابْنِ هُبَيْرَةَ - فَأَتَانِي أَجِيرٌ لِي يُدْعِي أَشْرَفَ، فَقَالَ: إِنَّ
هَاهُنَا فِي بَعْضِ خَانَاتِ الْمَدَائِنِ رَجُلًا مَيِّتًا لَيْسَ يُوجَدُ لَهُ
كَفَنٌ - قَالَ: فَمَضَيْتُ عَلَى دَابَّتِي حَتَّى دَخَلْتُ ذَلِكَ الْخَانَ،
فَدَفَعْتُ إِلَى رَجُلٍ مَيِّتٍ عَلَى بَطْنِهِ لَبَنَةً وَحَوْلَهُ نَفَرٌ مِنْ
أَصْحَابِهِ، فَذَكَرُوا مِنْ عِبَادَتِهِ وَفَضْلِهِ، قَالَ: فَبَعَثْتُ إِلَى كَفَنٍ
يُشْتَرَى لَهُ، وَبَعَثْتُ إِلَى حَافِرٍ يَحْفِرُ قَبْرًا، قَالَ: وَهَيَّأْنَا لَهُ لَبَنًا
وَجَلَسْنَا نَسْخُنُ لَهُ الْمَاءَ لِنُغَيِّبَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ وَثَبَ
الْمَيِّتُ وَثَبَةً نَدَرَتْ اللَّبَنَةُ عَنْ بَطْنِهِ وَهُوَ يُنَادِي بِالْوَيْلِ
وَالشُّبُورِ! فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ أَصْحَابُهُ تَصَدَّعَ عَنْهُ بَعْضُهُمْ، قَالَ: فَدَ

نَوْتُ مِنْهُ فَأَخَذْتُ بِعَضْدِهِ فَهَزَزْتُهُ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ؟ وَمَا
 حَالُكَ؟ فَقَالَ: صَحَبْتُ مَسْحَةً مِنَ الْكُوفَةِ فَأَدْخَلُونِي فِي
 دِينِهِمْ - أَوْ قَالَ: فِي رَأْيِهِمْ أَوْ أَهْوَائِهِمْ - عَلَى سَبِّ أَبِي بَكْرٍ
 وَعُمَرَ وَالْبِرَاءَةِ مِنْهُمَا - قَالَ: قُلْتُ: فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَلَا تَعُدْ!
 فَقَالَ: وَمَا يَنْفَعُنِي وَقَدْ انْطَلَقَ بِي إِلَى مَدْخِلِي مِنَ النَّارِ فَأَرَيْتُهُ
 ثُمَّ قِيلَ لِي: إِنَّكَ سَتَرْجِعُ إِلَى أَصْحَابِكَ فَتُحَدِّثُهُمْ بِمَا رَأَيْتَ
 ، ثُمَّ تَعُودُ إِلَى حَالِكَ الْأُولَى - فَمَا أَذْرِي انْقَضَتْ كَلِمَتُهُ إِذْ
 عَادَ مَيِّتًا عَلَى حَالِهِ الْأُولَى ، فَانْتَظَرْتُ حَتَّى أُوتِيتُ بِالْكَفَنِ
 فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَا كَفَنَتْهُ وَلَا غَسَلَتْهُ وَلَا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ
 انْصَرَفْتُ ، فَأُخْبِرْتُ أَنَّ النَّفَرَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ هُمُ الَّذِينَ وَلَّوْا
 غُسْلَهُ وَدَفَنَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ وَقَالُوا لِقَوْمٍ سَمِعُوا بِمِثْلِ الَّذِي
 سَمِعْتُ وَتَجَنَّبُوا بِمِثْلِ الَّذِي تَجَنَّبْتُ: مَا الَّذِي اسْتَنْكَرْتُمْ
 مِنْ صَاحِبِنَا؟ إِنَّمَا كَانَتْ خَطْفَةٌ مِنْ شَيْطَانٍ تَكَلَّمَ عَلَى
 لِسَانِهِ! قَالَ خَلَفْتُ: قُلْتُ: يَا أَبَا الْخَصِيبِ! هَذَا الْحَدِيثُ
 الَّذِي حَدَّثْتَنِي بِمَسْهَدٍ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ! بَصَرَ عَيْنِي وَسَمِعَ
 أُذُنِي - قَالَ خَلَفْتُ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ ، فَذَكَرُوا خَيْرًا -

حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما

کو گالی دینے والے ایک شخص کا واقعہ

۱۹: ابوالنضیب بیان کرتے ہیں میں ایک خوشحال تاجر آدمی تھا اور مدائن کسری (جگہ کا نام) میں رہا کرتا تھا۔ طاعون کے زمانہ میں میرے غلام ابن ہبیرہ نے آکر بتایا کہ مدائن میں ایک ایسی میت ہے جس کے لیے کفن نہیں ہے تو میں اپنی سواری پہ چلا اور اس کے گھر پہنچ گیا۔ اس میت کے پاس اس کے عزیز واقارب اور دوست احباب اس کی عبادت اور اسکے فضائل کو بیان کر رہے تھے اور میت کے پیٹ پہ اینٹیں رکھی ہوئی تھیں میں نے ایک آدمی کو کفن خریدنے کے لیے بھیجا اور قبر کھودنے کا کہا اور قبر کے لیے اینٹوں کا انتظام کیا۔ جب ہم اس کو غسل دینے کے لیے پانی گرم کرنے لگے تو اچانک مردہ اٹھ کر بیٹھ گیا اس کے پیٹ سے اینٹیں پھسل گئیں اور وہ صدائیں لگا رہا تھا ”ہائے جہنم“ جب اس کے دوستوں نے یہ معاملہ دیکھا تو اس سے دور ہو گئے۔ ابوالنضیب کہتے ہیں میں اس کے قریب ہوا بازو کو پکڑ کر جھٹکا دیا اور کہا تو نے کیا دیکھا ہے؟ اور تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا میں کوفے کے مشائخ کی صحبت میں رہا کرتا تھا انہوں نے مجھے اپنے دین میں داخل کر لیا یا یہ کہا کہ اپنے نظریے میں شامل کر لیا۔ میں بھی ان کے ساتھ مل کر حضرت ابو بکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے لگا اور ان

دونوں ہستیوں سے بغض رکھنے لگا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اس کو کہا تو اللہ سے بخشش طلب کر اور اب گالیاں نہ دینا۔ جواباً اس نے کہا اب تو میں اپنے ٹھکانے میں پہنچ گیا ہوں اور یہ مجھے نفع نہیں دیگا جہنم مجھے دکھائی گئی اور کہا گیا جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ اپنے دوست و احباب کو بتا کر واپس آ۔ ابوالخضیب کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ اسکی گفتگو مکمل ہوئی ہو اس سے پہلے ہی وہ اسی پہلے والی حالت میں چلا گیا (یعنی مر گیا) میں انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ کفن لایا گیا تو میں نے اس لے لیا۔ پھر میں نے کہا نہ میں اسے کفن دوں گا نہ غسل اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھوں گا پھر میں لوٹ آیا تو مجھے بتایا گیا کہ جو لوگ اسکے ساتھ تھے انہوں نے اسکو غسل بھی دیا اور نماز جنازہ بھی پڑھی اور انہوں نے لوگوں سے کہا جو کچھ میں نے سنا تھا وہی انہوں نے سنا ہے اور جس طرح میں نے اپنے آپکو بچایا تھا انہوں نے بھی اپنے آپ کو بچایا کس طرح تم ہمارے ساتھی کو ناپسند کرتے ہو یہ تو شیطان کی آواز تھی جو اس کی زبان سے بول رہا تھا خلف کہتے ہیں میں نے کہا اے ابوالخضیب کیا یہ واقعہ تیری آنکھوں کے سامنے پیش آیا ہے؟ ابوالخضیب نے کہا ہاں میری ان دو آنکھوں نے دیکھا اور دو کانوں نے سنا ہے

۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ خَلْفٍ قَالَ: رَأَيْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يَسْأَلُ هَذَا الشَّيْخَ عَنْ

هَذَا الْحَدِيثِ-

اس آدمی کا قصہ جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوا

اور پھر زندہ ہو کر مسلمان ہوا۔

۲۱: مجالد بن عامر سے روایت ہے، فرماتے ہیں ہم جہینہ کی مجالس میں پہنچے تو ایک مجلس میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا تھا، میں بھی اس کے پاس بیٹھ گیا تو اس نے مجھے یہ بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی شدید بیمار ہو گیا تو ہم نے کپڑے سے اس کو ڈھانپ دیا اور یہ گمان کیا کہ وہ مر گیا ہے۔ ہم نے اسکی قبر کھودنے کا حکم دیا اور خود اس کے پاس بیٹھ گئے تو اچانک وہ بول اٹھا، میں تمہارے پاس آیا ہوں جیسا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو۔ جب مجھ پر بے ہوشی طاری تھی تو مجھ سے کہا گیا۔

تیری ماں تجھے روئے کیا تو نہیں دیکھتا کہ تیری قبر بھی کھودی جا چکی ہے۔ تیری ماں تجھ پر رو چکی ہے تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم اسکی محبت کو تجھ سے کسی اور بچے کی طرف پھیر دیں جو اس پیدا ہے، ہم نے اس کی تہمت قصل پر لگائی جس نے یہ کام کیا۔ کیا تو اپنے رب کا شکر ادا کریگا اور نماز پڑھے گا اور شرک و گمراہی کا راستہ چھوڑ دے گا؟

میں نے کہا ہاں۔ تم جاؤ اور دیکھو قصل کا کیا بنا، جب وہ گئے اور دیکھا تو وہ مر چکا تھا اور اسے دفن بھی کر دے گیا تھا۔ پھر یہ آدمی زندہ ہی رہا حتیٰ کہ اس نے

زمانہ اسلام کو بھی پایا۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ ذَكَرَ

عَمِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ نَا مَجَالِدٌ عَنْ
الشَّعْبِيِّ: ذَكَرَ شَيْخٌ مِنْ جُهَيْنَةَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ قَالَ رَأَيْتُ
الْجُهَيْنِيَّ بَعْدَ ذَلِكَ يُصَلِّي وَيَسُبُّ الْأَصْنَامَ وَيَقَعُ فِيهَا۔

۲۲: مجالد نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے جہینہ کے ایک
بوڑھے کا ذکر کیا، پھر انہوں نے یہی قصہ بیان کیا۔ پھر کہا میں نے اس جہنی
(جہنیہ علاقے کا رہنے والا) کو نماز پڑھتے اور بتوں کو برا بھلا کہتے ہوئے دیکھا
ہے۔

۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عَمْرِو الرُّقِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ
قَالَ:

مَرَضَ رَجُلٌ مِنْ جُهَيْنَةَ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ حَتَّى ظَنَّ أَهْلُهُ

أَنَّهُ قَدْ مَاتَ ، وَحُفِرَتْ حُفْرَتُهُ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ وَزَادَ فِي الشَّعْرِ:

ثُمَّ قَدْ فَنَّا فِيهَا الْقُصْلَ ثُمَّ مَلَأْنَا هَا عَلَيْهِ بِالْجُنْدَلِ

إِنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَنْ يَفْعَلَ

قَالَ: وَزَادَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي هَذَا الشِّعْرِ

بَيْتًا آخَرَ:

أَتُؤْمِنُ بِالنَّبِيِّ الْمُرْسَلِ

۲۳: شععی سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابتداء اسلام میں جہینہ قبیلے کا

ایک آدمی بیمار ہوا اس کے گھر والوں نے گمان کیا کہ وہ مر گیا ہے اور اسکی قبر بھی کھود دی گئی۔ پھر شععی نے سارا واقعہ بیان کیا اور ان اشعار کا اضافہ کیا:

ہم نے اس کے بارے میں قصص پر تہمت لگائی۔ پھر ہم نے اس پر چٹان گرا دی، وہ سمجھتا تھا کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔

۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ

عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ نَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: بَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُعْرِضُ النَّاسَ إِذْ مَرَّ

بِهِ رَجُلٌ مَعَهُ ابْنٌ لَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا رَأَيْتُ غَرَابًا

بِغَرَابٍ أَشْبَهُ مِنْ هَذَا بِهَذَا - فَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ

الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَهِيَ مَيِّتَةٌ قَالَ: وَيَحْكُ وَكَيْفَ

ذَلِكَ؟ قَالَ: خَرَجْتُ فِي بَعْثٍ كَذَا وَكَذَا وَتَرَكْتُهَا حَامِلًا

وَقُلْتُ: أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ مَا فِي بَطْنِكَ - فَلَمَّا قَدِمْتُ مِنْ سَفَرِي

أَخْبِرْتُ أَنَّهَا قَدْ مَاتَتْ ، فَبَيْنَا أَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ قَاعِدٌ فِي الْبَقِيعِ مَعَ
بَنِي عَمِّ لِي إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا ضَوْءٌ شَبِيهُ بِالسِّرَاجِ فِي الْمَقَابِرِ ،
فَقُلْتُ لِبَنِي عَمِّي: مَا هَذَا؟! قَالُوا: لَا نَدْرِي! غَيْرَ أَنَّا نَرَى هَذَا
الضَّوْءَ كُلَّ لَيْلَةٍ عِنْدَ قَبْرِ فُلَانَةٍ- فَأَخَذْتُ مَعِيَ فَأَسْأَلُهُمْ
أَنْطَلَقْتُ نَحْوَ الْقَبْرِ فَإِذَا الْقَبْرُ /مَفْتُوحٌ وَإِذَا هُوَ فِي حِجْرِ أَبِيهِ!
فَدَنَوْتُ ، فَنَادَانِي مُنَادٍ: أَيُّهَا الْمُسْتَوْدِعُ رَبُّهُ خُذْ وَدِيعَتَكَ ، أَمَا
لَوْ اسْتَوْدَعْتَهُ أُمُّهُ لَوَجَدْتَهَا- فَأَخَذْتُ الصَّبِيَّ وَانْضَمَّ الْقَبْرُ-
قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ زُفَرٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ ، فَقَالَ
: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَصِمٍ -

مسافر آدمی کا قصہ جس نے اپنے پیدا ہونے والے

بچے کو اللہ کے سپرد کیا تھا۔

۲۴: زید بن اسلم اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کے پاس لوگ جمع تھے کہ ایک آدمی گزرا جس کے کندھے پر اسکا بیٹا بیٹھا ہوا تھا۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک اجنبی کیساتھ اس سے ملتا جلتا اجنبی
دیکھ رہا ہوں۔ آدمی نے جواب دیا، اے امیر المؤمنین خدا کی قسم اس کی مردہ ماں
نے اسکو جنا ہے۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا بھلا ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس نے

جواب دیا کہ میں سفر پہ تھا اور اسکی ماں حاملہ تھی، میں نے کہا جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے میں اسکو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ جب میں سفر سے واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ تیری بیوی فوت ہو چکی ہے۔

میں ایک رات اپنے چچا کے بیٹے کے ساتھ جنت البقیع میں بیٹھا ہوا تھا قبر کے اندر میں نے چراغ کی روشنی دیکھی۔ میں اپنے چچا کے بیٹے سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا ہم نہیں جانتے، سوائے اس کے کہ فلاں عورت کی قبر کے پاس ہر رات یہی روشنی ہوتی ہے۔ میں اپنے ساتھ کلہاڑی لیکر اس قبر کی جانب چل دیا قبر کھل ہوئی تھی اور ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں تھا۔ میں نے آواز دی تو ایک منادی نے آواز دیکر کہا اے اپنے رب کے پاس امانت رکھنے والے اپنی امانت کو سنبھال لے اگر اس کی ماں کو بھی تو رب کے سپرد کرتا تو اس کو بھی آج حاصل کر لیتا جو نہی میں نے بچے کو پکڑا تو قبر دوبارہ بند ہو گئی۔

۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ عَنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ قَالَ: مَرَرْنَا فِي بَعْضِ الْمَيَاهِ الَّتِي بَيْنَنَا
وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ فَسَمِعْنَا نَهْيَقَ جِمَارٍ، فَقُلْنَا لَهُمْ: مَا هَذَا
النَّهْيَقُ؟ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ كَانَ عِنْدَ مَا كَانَتْ أُمُّهُ تَكَلِّمُهُ
بِشَيْءٍ فَيَقُولُ لَهَا: انْهَيْقِي نَهْيَقَكَ! فَلَمَّا مَاتَ يُسْمَعُ هَذَا

النَّهْيُ عِنْدَ قَبْرِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ!!

ماں گے گستاخ کا واقعہ جس کا سرگدھے کا بن گیا۔

۱:۲۵ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ ہم بصرہ کے پاس

ایک کنویں کے قریب سے گزرے تو ہم نے گدھے کے ہنہانے کی آواز سنی ہم نے لوگوں سے پوچھا یہ آواز کیسی ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ایک ایسا آدمی جس کو اسکی والدہ کسی کام کا کہتی تو یہ اس کو کہتا تو گدھی کی طرح ہنہاتی رہتی ہے جب یہ آدمی مر گیا تو ہر رات اسکی قبر سے ہنہانے کی آواز آتی ہے۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مَنْصُورُ

بْنُ عَمَّارٍ نَا أَبُو الصَّلَاتِ شِهَابُ بْنُ خَرَّاشٍ عَنْ عَمِّهِ الْعَوَامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أَرَدْتُ حَاجَةً فَبَيْنَمَا أَنَا فِي الطَّرِيقِ إِذْ فَاجَأَنِي جِمَارٌ قَدْ أَخْرَجَ عُنْقَهُ مِنَ الْأَرْضِ فَنَهَقَ فِي وَجْهِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ دَخَلَ، فَأَتَيْتُ الْقَوْمَ الَّذِينَ أَرَدْتُهُمْ قَالُوا: مَا لَنَا نَرَى لَوْنَكَ قَدْ حَالَ؟ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ، فَقَالُوا: مَا تَعْلَمُ مَنْ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: لَا - قَالُوا: غُلَامٌ مِنَ الْحَيِّ وَتِلْكَ أُمُّهُ فِي ذَالِكَ الْخَبَاءِ، وَكَانَتْ إِذَا أَمَرْتُهُ شَيْءً شَتَمَهَا وَقَالَ: مَا أَنْتِ إِلَّا جِمَارٌ! ثُمَّ نَهَقَ فِي وَجْهِهَا، وَقَالَ: هَاهَا! فَمَاتَ يَوْمَ مَاتَ فَدُ

فَنَاهُ فِي تِلْكَ الْحَفِيرِ ، فَمَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ يَخْرُجُ رَأْسُهُ فِي الْوُقُوتِ الَّذِي دَفَنَاهُ فِيهِ فَيَنْهَقُ إِلَى نَاحِيَةِ الْخَبَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَدْخُلُ۔

پہلے واقعہ سے ملتا جلتا قصہ

۲۶: مجاہد بیان کرتے ہیں، میں ایک کام کے سلسلے میں نکلا تو راستے میں ایک گدھے کو دیکھا کہ وہ زمین سے اپنی گردن کو نکالتا ہے اور تین مرتبہ ہنہانے کے بعد دوبارہ زمین میں چلا جاتا ہے۔ میں اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھنے کیلئے گیا تو انہوں نے مجھے کہا تو اس کو جانتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، تو انہوں نے کہا: یہ فلاں قبیلے کا نوجوان ہے اسکی ماں اس چار دیواری میں رہائش پذیر ہے جب بھی اسکی ماں اسکو کام کہتی تھی یہ اپنی والدہ کو گالیاں دیتا پھر گدھے کی طرح ہنہاتا رہتا جب وہ مرا تو ہم نے اس قبر میں اس کو دفن کر دیا جس وقت سے ہم نے اس کو دفن کیا ہے یہ اپنے سر کو باہر نکال کر تین مرتبہ اس چار دیواری کی طرف منہ کر کے ہنہاتا ہے اور پھر دوبارہ زمین میں داخل ہو جاتا ہے۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

الشَّهْرُزُورِيُّ نَا أَبُو تَوْبَةَ نَاشِهُابُ بْنُ خَرَّاشٍ عَنْ عَمِّهِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَذَيْلِ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ إِذَا

كَلَّمَتْهُ أُمُّهُ نَهَقَ فِي وَجْهِهَا ثَلَاثًا قَالَ لَهَا: إِنَّمَا أَنْتِ حِمَارٌ!
فَمَاتَ فَكَانَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَخْرُجُ
مِنْ قَبْرِهِ رَأْسُ حِمَارٍ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْهَقُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَعُودُ إِلَى
قَبْرِهِ!!

پہلے واقعہ جیسا ایک اور قصہ

۲۷: عبد اللہ بن ابی ہذیل فرماتے ہیں ایک ایسا بد بخت انسان تھا کہ جب
بھی اسکی ماں اس سے کلام کرتی تو وہ اس کے سامنے ہنہناتا پھر وہ اپنی والدہ کو کہتا تو
گدھی ہے، جب وہ فوت ہو گیا تو ہر روز عصر کی نماز کے بعد اس کے سینے تک
گدھے کا سر لگا ہوتا اور قبر سے باہر نکلتا تین بار ہنہناتا اور قبر میں واپس چلا جاتا۔

۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدُ

بْنُ بَجِيرٍ وَغَيْرُهُمَا قَالَا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي خَالِدٍ الشَّعْبِيِّ: أَنَّ قَوْمًا أَقْبَلُوا مِنَ الْيَمَنِ مُتَطَوِّعِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَتَفَقَّ حِمَارُ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَأَرَادُوا أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهُمْ
فَأَبَى، فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي جِئْتُ مِنْ الدِّ
ثِينَةِ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ
تُخَيِّسُ الْمَوْتَى وَتَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ لَا تَجْعَلْ لِي حَديقَةً عَلَى

مِئَّةً، وَإِنِّي أَطْلُبُ / إِلَيْكَ أَنْ تَبْعَثَ لِي حِمَارِي - ثُمَّ قَامَ إِلَى
 الْحِمَارِ فَضَرَبَهُ فَقَامَ الْحِمَارُ يَنْفِضُ أُذُنَيْهِ! فَأَسْرَجَهُ وَالْجَمَهُ ثُمَّ
 رَكِبَهُ فَأَجْرَاهُ فَلَحِقَ بِأَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟! قَالَ: شَأْنِي
 أَنَّ اللَّهَ بَعَثَ لِي حِمَارِي! قَالَ الشَّعْبِيُّ: فَأَنَا رَأَيْتُ الْحِمَارَ
 بَيْعَ - أَوْ يُبَاعَ - بِالْكُنَاسَةِ!

ایک مجاہد کا قصہ جس کا گدھا اللہ نے زندہ فرما دیا

۲۸: شعبی بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ یمن سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
 کیلئے لشکر میں شامل تھے ان میں سے ایک آدمی کا گدھا مر گیا۔ اس کے ساتھیوں
 نے چاہا کہ وہ ان کے ساتھ آجائے لیکن اس نے انکے ساتھ جانے سے انکار کر دیا
 پھر کھڑا ہو کر وضو کیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی اور عرض کیا:

اے اللہ! میں دشمن کے مقام سے مجاہد فی سبیل اللہ ہوں تیری رضا کا
 طلب گار ہوں اور بیشک میں گواہی دیتا ہوں تو مردوں کو زندہ کریگا اور جو قبروں
 میں ہیں انکو دوبارہ اٹھائے گا۔ اے اللہ تو مجھے کسی کا بھی احسان مند نہ بنا میں تو تجھ
 سے ہی دعا کرتا ہوں میرے گدھے کو دوبارہ زندہ کر دے۔

پھر اس نے گدھے کے پاس کھڑے ہو کر ٹھوکر ماری تو گدھا اپنے کانوں
 کو جھاڑتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ اس نے گدھے پر زین کو کسا، اسکی لگام کو بالکل

آزاد چھوڑ کر چلنے لگا یہاں تک کہ اپنے دوستوں سے جا ملا انہوں نے پوچھا، تو کیسے پہنچ آیا؟ کہنے لگا اللہ رب العزت نے میرے گدھے کو زندہ کر دیا۔

شععی کہتے ہیں میں نے اس گدھے کو کناسہ کے مقام پر بکتے ہوئے دیکھا ہے کناسہ کوفہ میں ایک شہور جگہ کا ہے۔

۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عُرْفَةَ نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

إِذْرِيسَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي سُبْرَةَ
النَّخَعِيِّ - نَحْوَهُ۔

۲۹: اس کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذَكَرٍ الْعَبَّاسُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكَ النَّخَعِيِّ: أَنَّ
صَاحِبَ الْجِمَارِ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ يُقَالُ لَهُ نُبَاتَةُ بْنُ يَزِيدَ خَرَجَ
فِي زَمَنِ عُمَرَ غَازِيًا حَتَّى إِذَا كَانَ بِشَنِّ عُمَيْرَةَ نَفَقَ
جِمَارَهُ - فَذَكَرَ الْقِصَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَبَاعَهُ بِالْكُنَاسَةِ، فَقِيلَ
لَهُ: تَبِيعُ جِمَارًا أَحْيَاؤَ اللَّهِ لَكَ؟ قَالَ: فَكَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ
ثَلَاثَةَ أَبْيَاتٍ فَحَفِظْتُ هَذَا الْبَيْتَ:

وَمِنَّا الَّذِي أَحْيَا إِلَّا لَهُ جِمَارُهُ

وَقَدْ مَاتَ مِنْهُ كُلُّ غُضُوٍّ وَمُفَصَّلٍ

۳۰: مسلم بن عبد اللہ بن شریک نخعی بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ نخعہ کے ایک

آدمی کے پاس گدھا تھا جس کا نام نباتہ بن یزید تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں وہ لشکر میں شامل تھا جب وہ (شن عمیرہ) کے مقام پر پہنچا تو اس کا گدھا مر گیا۔ پھر سارا قصہ بیان کیا جو پہلے ہو چکا ہے، اس میں اضافہ یہ ہے کہ اس نے اس گدھے کو کنا سے میں بھیجا تو کسی نے اس کو کہا جس گدھے کو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے زندہ کیا ہے تو اس کو بیچ رہا ہے؟ اس نے کہا میں کیا کروں؟ روای کہتے ہیں اس نے تین اشعار کہے جن میں سے اس شعر کو میں نے یاد کر لیا ہے۔

ہم میں ایسا شخص بھی ہے جس کے گدھے کو اللہ رب العزت نے دوبارہ

زندہ کیا ہے حالانکہ اس کی ہر ہڈی اور جوڑ مر چکا تھا۔

۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ أَبُو سُلَيْمَانَ دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

الْجُرْجَانِيُّ مَوْلَى قُرَيْشٍ نَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا الرُّومَ فَعَسَكْرُنَا فَخَرَجَ مِنَّا نَاسٌ يَطْلُبُونَ أَثَرَ الْعَدُوِّ فَانْفَرَدَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ قَالَا: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ لَقِينَا شَيْخًا مِنَ الرُّومِ يَسُوقُ حِمَارًا لَهُ عَلَيْهِ إِكَاثٌ وَبَرْدَعَةٌ وَخَرَجَ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْنَا

خُتِرَ طَ سَيْفُهُ ثُمَّ هَزَّهُ فَضَرَبَ حِمَارَهُ فَقَدَّ الْخَرَجَ وَالْإِ كَافَ
 وَالْبِرْ ذَعَةَ وَالْحِمَارَ حَتَّى وَصَلَ إِلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْنَا : قَدْ
 رَأَيْتُمْ مَا صَنَعْتُ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : فَأَبْرَزُوا - قَالَ : فَحَمَلْنَا عَلَيْهِ
 فَأَقْتَلْنَا سَاعَةً فَقَتَلَ مِنَّا رَجُلٌ ، ثُمَّ قَالَ لِلْبَاقِي مِنَّا : هَا قَدْ
 رَأَيْتَ مَا لَقِيَ صَاحِبِكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ - فَرَجَعَ يُرِيدُ أَصْحَابَهُ قَالَ :
 فَبَيْنَا أَنَا رَاجِعٌ إِذْ قُلْتُ لِنَفْسِي : ثَكَلْتَنِي أُبْسَى سَبَقَنِي صَاحِبِي
 إِلَى الْجَنَّةِ وَأَرْجِعُ أَنَا هَارِبًا إِلَى أَصْحَابِي ، قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ
 فَنَزَلْتُ عَنْ فَرَسِي وَأَخَذْتُ ثُرْسِي وَسَيْفِي فَمَشَيْتُ إِلَيْهِ
 فَضَرَبْتُهُ فَأَخْطَأْتُهُ وَضَرَبْتَنِي فَأَخْطَأَنِي ، فَأَلْقَيْتُ سَلَاحِي
 وَاعْتَنَقْتُهُ ، فَحَمَلَنِي وَضَرَبَ بِي الْأَرْضَ وَجَلَسَ عَلَى صَدْرِي ،
 فَجَعَلَ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا مَعَهُ لِيَقْتُلَنِي ، فَجَاءَ صَاحِبِي الْمَقْتُولُ
 فَأَخَذَ بِشَعْرِ قَفَاهُ فَأَلْقَاهُ عَنِّي وَأَعَانَنِي عَلَى قَتْلِهِ فَقَتَلْنَاهُ جَمِيعًا
 ، ثُمَّ أَخَذْنَا سُلْبَهُ وَجَعَلَ صَاحِبِي يَمْشِي / وَيُحْدِثُنِي حَتَّى
 انْتَهَى إِلَى شَجَرَةٍ فَاضْطَجَعَ مَقْتُولًا كَمَا كَانَ ، فَجِئْتُ إِلَى
 أَصْحَابِي فَأَخْبَرْتُهُمْ فَجَاءُوا أَنَّهُمْ حَتَّى نَظَرُوا إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ
 الْمَوْضِعِ -

ایک شہید کا واقعہ جس نے اپنے قاتل کو قتل کرنے

میں اپنے دوست کی مدد کی

۳۱: ابو عبد اللہ شامی بیان کرتے ہیں ہمارا لشکر روم میں لڑائی کر رہا تھا ہمارے کچھ لوگوں نے دشمنوں کا پیچھا کرنا شروع کر دیا ان میں سے دو فوجی جدا ہو گئے کہتے ہیں ہمیں ایک بوڑھا رومی ملا تھا جو اپنے گدھے کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ جب اس نے ہماری طرف دیکھا تو تلوار کو سونتا پھر لہرایا اور اپنے گدھے کو مارا یہاں تک کہ تلوار زمین تک پہنچ گئی۔ پھر ہماری طرف دیکھ کر کہنے لگا تم نے دیکھ لیا ہے میں نے کیا کیا ہے؟ ہم نے کہا ہاں، کہنے لگا پھر میدان میں نکلو، ہم نے اس پر حملہ کیا تھوڑی دیر تک ہم لڑتے رہے، پھر اس نے ہمارے ایک آدمی کو مار دیا پھر دوسرے کو کہا اپنے ساتھی کا انجام دیکھ لیا؟ اس نے جواب دیا ہاں، اس نے اپنے دوسرے دوستوں کی طرف جانا چاہا۔ میں پلٹنے ہی والا تھا کہ دل ہی دل میں کہا مجھے میری ماں روئے میرا دوست مجھ سے پہلے جنت میں پہنچ گیا ہے اور میں اپنے ساتھیوں کی طرف بھاگ رہا ہوں، میں واپس پلٹا گھوڑے سے اتر کر اپنی ڈھال اور تلوار کو پکڑا اس کی طرف چلنے لگا۔ میں نے اس پہ حملہ کیا تو میرا حملہ خطا ہو گیا۔ پھر اس نے مجھ پر حملہ کیا تو وہ بھی خطا گیا۔ میں نے اپنا سامان اتار دیا اور اس پر حملہ کیا تو پھر اس نے مجھ پر حملہ کیا اس نے مجھے زمین پر دے مارا

- میرے سینے پر بیٹھ گیا پھر وہ مجھے مارنے کیلئے کوئی چیز نکالنے لگا تو میرا وہ دوست جو مر گیا تھا وہ آیا اور اس کے سر کے پچھلے بالوں کو پکڑ کر میرے اوپر سے اتار دیا اور ہم دونوں نے مل کر اس کو قتل کر دیا۔ پھر ہم نے اپنے راستے پر ہو لئے اور وہ میرے ساتھ چلتا رہا، وہ بیان کرتے ہیں جب ہم درخت کے پاس پہنچے تو وہ دوبارہ لیٹ گیا اور فوت ہو گیا جس طرح وہ پہلے تھا۔ میں نے آکر اپنے دوستوں کو اس کے بارے میں بتایا تو سب نے آکر اس کو دیکھا کہ وہ قتل ہوا پڑا ہے۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحِ الْعَتَكِيِّ نَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ أَبُو يَزِيدَ الرَّقِيُّ عَنْ كَلْثُومِ بْنِ جَوْشَنِ الْقُشَيْرِيِّ عَنْ يَحْيَى الْمَدَنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

خَرَجْتُ مَرَّةً لِسَفَرٍ فَمَرَرْتُ بِقَبْرِ مِنْ قُبُورِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِذَا رَجُلٌ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْقَبْرِ يَتَأَجَّجُ نَارًا، فِي غُنْقِهِ سَلْسَلَةٌ مِنْ نَارٍ، وَمَعِي أَذَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ، فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ اسْقِنِي! قَالَ: قُلْتُ: عَرَفَنِي فَدَعَانِي بِاسْمِي أَوْ كَلِمَةٍ تَقُولُهَا الْعَرَبُ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِذْ خَرَجَ عَلَى أَثَرِهِ رَجُلٌ مِنَ الْقَبْرِ، قَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْقِهِ، فَإِنَّهُ كَافِرٌ، ثُمَّ أَخَذَ السَّلْسَلَةَ وَاجْتَذَبَهُ فَأَدْخَلَهُ الْقَبْرَ، قَالَ: ثُمَّ أَضَافَنِي اللَّيْلُ إِلَى بَيْتِ عَجُوزٍ إِلَى

جَانِبِ بَيْتِهَا قَبْرٌ، فَسَمِعْتُ مِنَ الْقَبْرِ صَوْتًا يَقُولُ: بُولُ! وَمَا بُولُ! شَنْ! وَمَا شَنْ! فَقُلْتُ لِلْعَجُوزِ: مَا هَذَا؟! قَالَتْ: كَانَ هَذَا زَوْجَالِي، وَكَانَ إِذَا بَالَ لَمْ يَتَّقِ الْبُولَ، وَكَنْتُ أَقُولُ لَهُ: وَيَحَكَ، إِنَّ الْجَمَلَ إِذَا بَالَ تَفَاجُ فَكَانَ يَأْبَى فَهُوَ يُنَادِي مُنْذُ يَوْمِ مَاتَ: بُولُ وَمَا بُولُ- قُلْتُ: فَمَا الشَنْ؟! قَالَتْ: جَاءَهُ رَجُلٌ عَطْشَانٌ فَقَالَ: اسْقِنِي- فَقَالَ: دُونَكَ الشَنْ، فَإِذَا لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ، فَخَرَّ الرَّجُلُ مَيِّتًا، فَهُوَ يُنَادِي مُنْذُ يَوْمِ مَاتَ، شَنْ وَمَا شَنْ- فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ فَنَهَى أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ-

ایک کافر کا واقعہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا

۳۲: سالم بن عبد اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں سفر پر تھا کہ میرا گزر زمانہ جاہلیت کی قبروں میں سے ایک قبر کے پاس سے ہوا۔ اچانک ایک ایسا آدمی قبر سے نکلا جس نے آگ کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی گردن میں آگ کی زنجیر لٹکی ہوئی تھی اور میرے پاس پانی کا ڈول دیکھ کر کہنے لگا اے عبد اللہ مجھے پانی پلا عبد اللہ کہتے ہیں میں نے کہا یہ میرے نام کو جانتا ہے یا جو عرب دوسروں کو بلانے کیلئے کہتے ہیں (یا عبد اللہ) وہ بول رہا ہے۔ پھر اسی قبر سے ایک اور آدمی

نکل کر کہنے لگا اے عبد اللہ! اس کو پانی نہ پلانا کیونکہ یہ کافر ہے پھر اسکی زنجیر کو پکڑا اور کھینچتے ہوئے قبر میں واپس لے گیا۔ پھر میں نے رات ایک بڑھیا کے گھر گزاری گھر کی ایک جانب قبر تھی میں نے قبر سے ایک آواز کو سنا جو یہ تھی ”بول و ما بول؟ شن و ماشن“ میں نے بڑھیا سے پوچھا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ اس نے کہا یہ میرا خاوند ہے جب بھی یہ پیشاب کرتا تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا میں اس کو کہا کرتی تھی تجھ پر حیرانگی ہے، اونٹ بھی پیشاب کرتے وقت اپنی ٹانگوں کو کشادہ کرتا ہے تو یہ میری بات ماننے سے انکار کر دیتا تھا۔ جس دن سے مرا ہے اسی طرح آواز نکالتا ہے بول! ما بول؟ (پیشاب اور کیا پیشاب؟)

میں نے پوچھا (شن) کیا ہے اس کی بیوی نے بتایا کہ اس کے پاس ایک پیاسا آدمی آیا اس سے پانی مانگا تو اس نے مشک کو اس سے دور کر دیا جب مشک میں کچھ بھی باقی نہ رہا تو وہ آدمی گر کر مر گیا۔ اور اب جس دن سے یہ مرا اسی طرح آوازیں نکالتا ہے اور کہتا ہے (شن) مشک (و ماشن) کیا مشک؟

میں یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آکر بیان کیا تو آپ ﷺ نے اکیلے سفر کرنے سے منع فر دیا۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

الْجَرَوِيُّ عَنْ ضَمْرَةَ عَنْ ابْنِ شَوْذِبٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَمْرٍو بْنِ

دِينَارٍ - مَوْلَى لَالِ الزُّبَيْرِ - عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ:

خَرَجْتُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالرُّوَيْثَةِ
وَمَضَى ثَقْلِي أَتَيْتُ الْمَاءَ فَسَقَيْتُ رَاحِلَتِي وَمَلَأْتُ إِذَاوَتِي،
وَسَمِعَ بَنِي أَهْلِ الْمَاءِ فَاجْتَمَعُوا إِلَيَّ يَسْأَلُونِي، فَقَالَ رَجُلٌ
مِنْهُمْ: دَعُوا الرَّجُلَ فَقَدْ مَضَى ثَقْلُهُ، فَتَرَ كُونِي، فَمَرَرْتُ بِقُبُورِ
مُوجَّهَةٍ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَخَرَجَ إِلَيَّ مِنْهَا رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ سَلْسَلَةٌ
تَشْتَعِلُ نَارًا وَالسَّلْسَلَةُ فِي يَدِ شَخْصٍ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الرَّاحِلَةُ
نَفَرَتْ، فَجَعَلَ يُنَادِي: يَا عَبْدَ اللَّهِ، صُبَّ عَلَىَّ مِنَ الْمَاءِ-
فَجَعَلَ الشَّخْصُ يَقُولُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، لَا تَصُبَّ عَلَيْهِ- فَلَا أَدْرِي
أَعَرَفَ اسْمِي أَوْ كَقَوْلِ الرَّجَالِ لِلرَّجَالِ يَا عَبْدَ اللَّهِ، فَالْتَفَتُ
فَإِذَا هُوَ قَدْ أَهْوَى إِلَيْهِ فَضْرَبَهُ-

ایک آدمی کا واقعہ جو عذاب میں گرفتار تھا۔

۳۳: سالم بن عبد اللہ بن عمر اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے
کہا: میں حج یا عمرہ کیلئے نکلا جب رویش کے مقام پر پہنچا تو میرا سامان جا چکا تھا،
میں پانی کے پاس آیا، اپنی سواری کو پلایا اور اپنے برتن کو بھی بھر لیا۔
کنویں والے میری آواز سن کر میرے پاس سوال کرنے کیلئے پاس جمع

ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا اس کو چھوڑ دو اس کا سامان جا چکا ہے۔ تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا، پھر میرا گزرا ایسی قبر کے پاس سے ہوا جس کا چہرہ قبیلہ کی طرف تھا اس قبر سے ایک آدمی نکل کر میری طرف آیا جس کی گردن میں آگ کی زنجیر شعلے مار رہی تھی ایک دوسرے آدمی نے اپنے ہاتھ میں اس زنجیر کو پکڑا ہوا تھا سواری اسکو دیکھ کر بھاگنے لگی وہ پکارنے لگا اے اللہ کے بندے مجھ پر پانی ڈال تو دوسرا شخص کہنے لگا: اے اللہ کے بندے اس پہ پانی نہ ڈالنا۔ عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ وہ آدمی میرے نام سے واقف تھا یا جس طرح لوگ دوسروں کو عبد اللہ کہہ کر پکارتے ہیں اس طرح ہی اس نے بھی مجھے عبد اللہ کہا۔ جب میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو دوسرے آدمی نے اس کو کھینچ لیا اور اسکو مارنے لگا۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِي نَا ابْنُ عُفَيْرٍ نَا

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ / عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَاسَانِيَّ قَالَ:

اسْتَفْضَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: إِنِّي أَرَىٰ إِنِّي هَالِكٌ فِي مَرْضِي هَذَا، فَإِنْ هَلَكْتُ فَاحْبِسُونِي عِنْدَكُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ أَوْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ رَأَيْتُمْ مِنِّي شَيْءٌ فَلْيُنَادِينِي رَجُلٌ مِنْكُمْ، فَلَمَّا قُضِيَ جَعَلَ فِي تَابُوتٍ، فَلَمَّا كَانَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ آذَاهُمْ رِيحُهُ، فَنَادَاهُ رَجُلٌ

مِنْهُمْ: يَا فُلَانُ، مَا هَذِهِ الرِّيحُ؟ فَأَذِنَ لَهُ فَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ وَلَيْتُ الْقَضَاءَ فِيكُمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَمَا رَأَيْتُ شَيْءًا إِلَّا رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَكَانَ لِي فِي أَحَدِهِمَا هَوًى، فَكُنْتُ أَسْمَعُ مِنْهُ بِأُذُنِي الَّتِي تَلِيهِ أَكْثَرُ مِمَّا أَسْمَعُ بِلَا خُرَى، فَهَذِهِ الرِّيحُ مِنْهَا- وَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أُذُنِهِ فَمَاتَ-

ایک قاضی کا قصہ

۳۴: عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں، بنی اسرائیل میں سے ایک آدمی نے چالیس سال کی زندگی گزاری جب اسکی موت کا وقت آگیا تو کہنے لگا مجھے لگتا ہے میں اس مرض میں مر جاؤں گا اگر میں مر جاؤں تو تم مجھے اپنے پاس چار یا پانچ دن تک رکھنا جب وہ مر گیا تو اس کو تابوت کے اندر رکھ دیا گیا جب تین دن ہوئے تو (اسکی بو سے لوگوں کو تکلیف پہنچی) لوگوں میں سے ایک نے اس کو پکارا، اے فلاں! یہ بو کیسی ہے؟ تو اس کو کلام کرنے کی اجازت دی گئی تو اس نے کلام کیا اور کہا میں تم میں چالیس سال تک عہدہ قضا پر مقرر رہا۔ مجھے دو آدمیوں کے فیصلے کے سوا کسی فیصلہ نے وہم میں نہیں ڈالا۔ ان میں سے ایک کی طرف میرا میلان تھا (یعنی میں اس کے حق میں فیصلہ چاہتا تھا) یہ اسی کی بو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے کانوں پر مارا تو وہ مر گیا۔

۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى نَا كَثِيرُ بْنُ
يَحْيَى كَثِيرُ نَا شَيْخُ بْنُ بَلْعَمٍ يُقَالُ لَهُ مُعَمَّرُ الْعَمَى قَالَ: أَنَا
لِعِنْدَ مَرِيضٍ لَنَا وَهَذَا سَنَةٌ سِتِّ وَسِتِّينَ يُقَالُ لَهُ عِبَادُ نَرَى أَنَّهُ
قَدْ مَاتَ فَيَبْعُضُنَا يَقُولُ: مَاتَ - وَبَعْضُنَا يَقُولُ: عُرِجَ بِرُوحِهِ - إِذْ
قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا أَمَامَهُ وَفَرَجَ بِيَدِهِ فَأَيْنَ أَبِي فَقَدْ كُنْتُمَا جَمِيعًا
ثُمَّ فَتَحَ عَيْنَيْهِ - قَالَ: فَقُلْنَا: كُنَّا نَرَى أَنَّكَ قَدِمْتَ! قَالَ: فَإِنِّي
رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَطُوفُ مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِ النَّاسِ بِالْبَيْتِ، فَقَالَ
مَلِكٌ مِنْهُمْ: اغْفِرْ لِعِبَادِكَ الشُّعْثِ الْغُبَرِ الَّذِينَ جَاءُوا مِنْ
كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ - قَالَ: فَأَجَابَهُ مَلِكٌ آخَرُ بَانَ قَدْ غُفِرَ لَهُمْ -
فَقَالَ مَلِكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: يَا أَهْلَ مَكَّةَ، لَوْ لَا مَا يَأْتِيكُمْ مِنَ
النَّاسِ لَأُضْرِمْتُ مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ نَارًا - ثُمَّ قَالَ: أَجْلِسُونِي،
فَأَجْلَسُوهُ، فَقَالَ: غُلَامٌ أَذْهَبُ فَجِئْتُهُمْ بِفَاكِهَةٍ - فَقُلْتُ: لَا
حَاجَةَ لَنَا بِالْفَاكِهَةِ - قَالَ: وَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: لَيْتَ كَانَ رَأَى
الْمَلَائِكَةَ كَمَا يَقُولُ لَا يَعِيشُ! قَالَ: فَاخْضَرْتُ أَظْفِيرُهُ مَكَانَهُ،
قَالَ: ثُمَّ اضْجَعْنَاهُ فَمَاتَ -

فرشتوں کا حاجیوں کیلئے دعا کرنا اور اہل مکہ پر غصہ کرنا

۳۵: بلعم کے ایک شیخ بیان کرتے ہیں، سن ۶۶ کی بات ہے کہ ہمارے سامنے ایک ایسا مریض آیا جسے ہم نے سمجھا کہ مرچکا ہے۔ ہم میں سے بعض تو کہتے تھے کہ مر گیا ہے اور بعض کہتے کہ اس کی روح پراوز کر رہی ہے یعنی کہ روح نکل رہی ہے۔ پھر وہ اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر کہنے لگا میرا باپ کہاں ہے سب نے ہی مجھے تنہا چھوڑ دیا، پھر اپنی آنکھوں کو کھولا ہم نے اس کو کہا ہم تو سمجھے تھے کہ تو مر گیا ہے وہ کہنے لگا میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو لوگوں کے سروں کے اوپر سے بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں ان میں سے ایک فرشتے نے کہا اے اللہ جو تیرے بندے دور دراز علاقوں سے سخت بھوک اور ٹھوکریں کھاتے ہوئے آئے ہیں۔ تو ان کو بخش دے، دوسرے فرشتے نے کہا ان کو بخش دیا گیا ہے۔ فرشتوں میں سے ایک فرشتے نے کہا اے اہل مکہ اگر نہ آئے تمہارے پاس لوگ تو دو پہاڑوں کے درمیان آگ کو جلا دیا جاتا پھر اس آدمی نے کہا مجھے بٹھاؤ لوگوں نے اس کو بٹھا دیا اس نے کہا اے میرے بیٹے جاؤ ان کیلئے پھل لاؤ میں نے کہا ہمیں حاجت نہیں ہے، لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے جس طرح یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے اگر یہ فرشتوں کو دیکھ لیتا تو دوبارہ زندہ نہ ہوتا، پھر اسی جگہ اس کے ناخن سبز ہو گئے، روای کہتے ہیں ہم نے اس کو لٹا دیا تو وہ دوبارہ مر گیا۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ الْعَجَلِيُّ نَا

عَمْرُو بْنُ خَالِدِ الْأَسَدِيِّ نَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: مَرَضْتُ

مَرَضًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ الْمَوْتُ، فَكَانَ بَابُ بَيْتِي قُبَالَهُ
 بَابُ حُجْرَتِي، وَكَانَ بَابُ حُجْرَتِي قُبَالَهُ بَابُ دَارِي۔ قَالَ:
 فَانْظَرْتُ إِلَى رَجُلٍ قَدْ أَقْبَلَ ضَخْمَ الْهَامَةِ ضَخْمَ الْمَنَاكِبِ
 كَأَنَّهُ مِنْ هَوَلاءِ الَّذِينَ يُقَالُ لَهُمُ الزُّطُّ۔ قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
 شَبَّهْتُهُ بِهَوَلاءِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الرَّبَّ، فَاسْتَرْجَعْتُ وَقُلْتُ:
 يَقْبِضُنِي وَأَنَا كَافِرٌ قَالَ: وَسَمِعْتُ أَنَّهُ يَقْبِضُ أَنْفُسَ الْكُفَّارِ
 مَلَكٌ أَسْوَدٌ۔ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْتُ سَقْفَ الْبَيْتِ
 يَنْتَقِضُ، ثُمَّ انْفَرَجَ حَتَّى رَأَيْتُ السَّمَاءَ قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ عَلَى
 رَجُلٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيْضٌ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ آخَرُ، فَصَارَا اثْنَيْنِ، فَصَاحَا
 بِالْأَسْوَدِ فَأَذْبَرَ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيَّ مِنْ بَعِيدٍ قَالَ: وَهُمَا
 يَزُجِرَانِي۔

قَالَ دَاوُدُ: وَقَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْحِجَارَةِ۔ قَالَ: فَجَلَسَ وَاحِدٌ
 عِنْدَ رَأْسِي وَجَلَسَ وَاحِدٌ عِنْدَ رِجْلِي، قَالَ: فَقَالَ صَاحِبُ
 الرَّأْسِ لِصَاحِبِ الرَّجْلَيْنِ: الْمَسُّ۔ فَلَمَسَ بَيْنَ أَصَابِعِي، ثُمَّ
 قَالَ لَهُ: كَثِيرَ النَّقْلِ بِهِمَا إِلَى الطَّوَافِ۔ ثُمَّ قَالَ صَاحِبُ
 الرَّجْلَيْنِ لِصَاحِبِ الرَّأْسِ: الْمَسُّ۔ فَلَمَسَ لَهَوَاتِي، ثُمَّ قَالَ:
 رَطْبَةٌ بِذِكْرِ اللَّهِ۔ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَحَدُ هُمَا لِصَاحِبِهِ: لَمْ يَأْنِ لَهُ

بَعْدُ۔ قَالَ: ثُمَّ انْفَرَجَ السَّقْفُ فَخَرَجَا، ثُمَّ عَادَ السَّقْفُ كَمَا كَانَ۔

ایک آدمی کا واقعہ، فرشتے اس کی روض قبض کرنے آئے اور پھر واپس چلے گئے۔

۳۶: داؤد بن ابی ہند بیان کرتے ہیں، میں اتنا سخت بیمار ہوا کہ موت کو اپنے سامنے دیکھنے لگا میرے گھر اور حجرے کے دروازے آئے سامنے تھے میں نے اپنے سامنے ایسے آدمی کو دیکھا جس کا سر اور کندھے بڑے تھے وہ ان لوگوں کی طرح دکھتا تھا جن کو بدھو دیہاتی کہا جاتا ہے۔ میں نے ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ پڑھا اور (دل ہی دل میں) کہا کہ کیا میں کافر ہوں کہ یہ میری روح قبض کرے گا، کیونکہ میں نے سن رکھا تھا کہ کافروں کی روح ایک کالا فرشتہ قبض کرتا ہے۔ اسی دوران میں نے چھت کے ٹوٹنے کی آواز سنی، چھت کھل گئی حتیٰ کہ میں نے کھلے آسمان کو دیکھ لیا۔ کچھ دیر کے بعد وہاں سے ایک آدمی اتر جس نے بہت سفید لباس پہن رکھا تھا پھر اس کے پیچھے ایک اور اسی طرح کا آدمی آیا۔ وہ دونوں کالے آدمی کے درپے ہوئے تو پیچھے ہٹ گیا اور دور سے مجھے گھورنے لگا اور وہ دونوں اسے ڈانٹنے لگے۔

داؤد کہتے ہیں میرا دل پتھر سے بھی زیادہ سخت تھا۔ ان میں سے ایک

میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کے پاس۔ سروالے نے دوسرے سے کہا، چھوؤ اس نے انگلیوں کو چھوا اور کہا ان سے بہت زیادہ طواف کیا گیا۔ پھر پاؤں والے نے سروالے سے کہا، تم چھوؤ، اس نے میرے حلق کے کوئے کو چھوا اور کہا: ذکر اللہ سے تر ہے۔ پھر ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ابھی وقت نہیں آیا، پھر چھت کھلی اور وہ دونوں چلے گئے اور چھت اپنی پہلی حالت میں آگئی۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ حَمْزَةُ بْنُ

الْعَبَّاسِ أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَا: أَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رُزَيْنِ الْمِصْرِيِّ ذَكَرَ
عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ ذَكَرَ أَبُو إِدْرِيسَ
الْمَدِينِيُّ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ زِيَادٌ
فَغَزَوْنَا سَقْلِيَّةَ مِنْ أَرْضِ الرُّومِ، قَالَ: فَحَاصَرْنَا مَدِينَةَ وَكُنَّا
ثَلَاثَةَ مُتَرَاْفِقِينَ أَنَا وَزِيَادٌ وَرَجُلٌ آخَرٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ:
فَإِنَّا لَمُحَاصِرُوهَا يَوْمًا وَقَدْ وَجَّهْنَا أَحَدَنَا لِيَأْتِينَا بِطَعَامٍ إِذْ
أَقْبَلَتْ مِنْ جَنِيْقَةٍ فَوْقَعَتْ قَرِيبًا مِنْ زِيَادٍ فَرْتَعَتْ عَنْهُ شَظِيَّةٌ
فَأَصَابَتْ رُكْبَةَ زِيَادٍ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَاجْتَرَرَتْهُ وَأَقْبَلَ صَاحِبِي
فَنَادَيْتُهُ فَجَاءَ نِي فَمَرَرْنَا بِهِ حَيْثُ لَا يَنَالُهُ النَّبَلُ وَلَا
الْمِنْجَنِيْقُ، فَمَكَّنَّا طَوِيلًا مِنْ صَدْرِ نَهَارِنَا لَا يَتَحَرَّكُ مِنْهُ

شَيْءٌ ، ثُمَّ إِنَّهُ افْتَرَّ ضَاحِكًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ! ثُمَّ خَمِدَ ! ثُمَّ
بَكَى حَتَّى سَالَتْ دُمُوعُهُ ! ثُمَّ خَمِدَ ! ثُمَّ ضَحِكَ مَرَّةً أُخْرَى !
ثُمَّ بَكَى مَرَّةً أُخْرَى ! ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ، ثُمَّ أَفَاقَ فَاسْتَوَى
جَالِسًا ! فَقَالَ : مَالِي هَاهُنَا ! قُلْنَا لَهُ : أَمَا عَلِمْتَ مَا أَمْرُكَ ؟ قَالَ :
لَا ! قُلْنَا : أَمَا تَذْكُرُ الْمُنْجِنِيقَ الَّذِي وَقَعَ إِلَى جَنْبِكَ ؟ ! قَالَ :
بَلَى ! قُلْنَا : فَإِنَّهُ أَصَابَكَ مِنْهَا شَيْءٌ فَأُغْمِيَ عَلَيْكَ فَرَأَيْتَكَ
صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا ! قَالَ : نَعَمْ ! أَخْبِرْكُمْ : أَنَّهُ أَفْضَى بَنِي إِلَى
غُرْفَةٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ أَوْ زَبَرْجَدَةٍ ، فَأُفْضِيَ بَنِي إِلَى فَرْشٍ مَوْضُوعَةٍ
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ بَيْنَ يَدَيِ ذَالِكَ سَمَاطَانٍ مِنْ نَمَارِقٍ فَلَمَّا
اسْتَوَيْتُ قَاعِدًا عَلَى الْفَرْشِ سَمِعْتُ صَلَاصَةً حُلِيِّ عَنْ
يَمِينِي ، فَخَرَجْتُ امْرَأَةً / لَا أَدْرِي أَهِيَ أَحْسَنُ أَمْ ثِيَابُهَا أَمْ
حُلِيِّهَا ! فَأَخَذْتُ إِلَى طَرَفِ السَّمَاءِ ، فَلَمَّا اسْتَقْبَلْتَنِي رَحَبْتُ
وَسَهَّلْتُ فَقَالَتْ : مَرَحِبًا بِالْجَافِي الَّذِي لَمْ يَكُنْ يَسْأَلُنَا اللَّهَ
وَلَسْنَا كَفَلَانَةٍ - امْرَأَتِهِ - ! فَلَمَّا ذَكَرْتُهَا بِمَا ذَكَرْتُهَا ضَحِكْتُ ،
وَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَنْ يَمِينِي ، فَقُلْتُ : مَنْ أَنْتِ ؟ !
قَالَتْ : أَنَا خَوْذُ زَوْجَتِكَ ! فَلَمَّا مَدَدْتُ يَدِي قَالَتْ : عَلَى
رِسْلِكَ ، إِنَّكَ سَتَأْتِينَا عِنْدَ الظُّهْرِ فَبَكَيْتُ حِينَ فَرَعَمْتُ مِنْ

كَلَامِهَا، فَسَمِعْتُ صَلَٰصَلَةً عَنْ يَسَارِي، فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ
مِثْلِهَا، فَوَصَفَ نَحْوَ ذَلِكَ، فَصَنَعْتُ كَمَا صَنَعْتُ صَاحِبَتُهَا،
فَضَحِكْتُ حِينَ ذَكَرَتِ الْمَرْأَةُ، وَقَعَدْتُ عَلَى يَسَارِي فَمَدَدْتُ
يَدِي، فَقَالَتْ: عَلَى رِسْلِكَ، إِنَّكَ سَتَأْتِينَا عِنْدَ الظُّهْرِ-
فَبَكَيْتُ- قَالَ: فَكَانَ قَاعِدًا مَعَنَا يُحَدِّثُنَا، فَلَمَّا أَذِنَ الْمُؤَذِّنُ مَالَ
فَمَاتَ- قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: كَانَ رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا بِهِ عَنْ أَبِي
إِدْرِيسَ الْمَدِينِيِّ، ثُمَّ قَدِمَ، فَقَالَ لِي الرَّجُلُ: هَلْ لَكَ فِي أَبِي
إِدْرِيسَ تَسْمَعُهُ مِنْهُ؟ فَأَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُهُ مِنْهُ-

مجاہد کا واقعہ جس نے حورالعین کو دیکھا۔

۳۷: ابو ادريس مدنی کہتے ہیں، ہمارے پاس مدینہ شریف کا آدمی آیا
جس کو زیاد کہا جاتا ہے۔ جب ہم روم کی سرزمین پر جنگ لڑ رہے تھے، تو ہم نے
شہر کا محاصرہ کر لیا۔ ہم تین ساتھی تھے میں، زیاد اور مدینہ منورہ کا رہنے والا ایک
شخص۔ محاصرے کے دوران ایک دن ہم نے ایک ساتھی کو کھانا لانے کیلئے بھیجنا
چاہا تو اچانک ایک گولہ زیاد کے قریب آ کر گرا جس سے اسکی پنڈلی کی ہڈی ظاہر
ہوگئی اور گھٹنا بھی زخمی ہو گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ میں نے اس کو کھینچ کر
وہاں سے ہٹایا اور ہمارا جو ساتھی گیا تھا میں نے اس کو آواز دے کر بلا لیا، پھر ہم

دونوں مل کر اسے ایسی جگہ لے آئے جہاں اس کو نیزہ یا گولہ تکلیف نہ پہنچا سکے۔
ہم دن کا اکثر حصہ اس کے پاس ٹھہرے رہے اس نے کوئی حرکت نہ کی،
پھر (کچھ دیر کے بعد) وہ اتنا ہنسا کہ اس کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔ پھر خاموش
ہو گیا، اور پھر (کچھ دیر کے بعد) اتنا رویا کہ اس کے آنسو بہنے لگے، پھر خاموش
ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد دوبارہ ہنسنے لگا، پھر رونا شروع ہو گیا۔ پھر کچھ دیر تک ٹھہرا
رہا تو اس کو افاقہ ہوا اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کہنے لگا کیا ہوا ہے؟ ہم نے کہا تیرے ساتھ
جو معاملہ ہوا کیا تو اس کو جانتا ہے، اس نے کہا نہیں، ہم نے پھر کہا کیا تجھے وہ گولہ
یاد ہے جو تیرے پاس گرا تھا؟ تو اس نے کہا ہاں، ہم نے کہا: اس سے تجھے زخم لگا
تو ہم نے تجھ پہ کپڑا ڈال دیا۔ پھر ہم نے تمہیں ایسے ایسے کرتے دیکھا۔ اس نے
کہا ہاں میں تمہیں بتاتا ہوں مجھے ایک یا قوت یا زبرد کے بنے ہوئے کمرے میں
لے جایا گیا جس کا فرش چاندی کا تھا۔ میرے سامنے تکیے لگے ہوئے تھے جب
میں فرش پہ بیٹھ گیا تو اپنی دائیں جانب سے زیور (کے کھنکنے) کی آواز سنی۔ وہاں
سے ایک عورت نکلی، میں نہیں جانتا کہ وہ زیادہ حسین تھی، اسکا لباس یا اسکا زیور
زیادہ خوبصورت تھا۔ جب وہ میرے سامنے آئی تو میں نے اسکو خوش آمدید کہا،
اس نے بھی کہا مرحبا ہو اس اعراض کرنے والے کو جس نے اللہ سے ہمیں نہیں مانگا
، ہم فلاںی اس کی بیوی کی طرح نہیں ہیں۔، جب وہ کہہ چکی جو اس نے کہنا تھا تو
ہنسنے لگی اور آ کر میری دائیں جانب بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے

کہا میں نازک بدن جوان عورت تیری بیوی ہوں۔ جب میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے کہا حوصلہ رکھو، ظہر کے وقت تم ہمارے پاس آ جاؤ گے۔ جب وہ اپنی بات کر کے خاموش ہوئی تو میں نے اپنی بائیں جانب سے زیور کی آواز سنی ادھر بھی اس جیسی ہی ایک عورت تھی اس نے بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ پہلی والی عورت نے کیا تھا۔ جب اس نے بات کی تو میں ہنسنے لگا، وہ میرے بائیں طرف بیٹھ گئی۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیلایا تو اس نے کہا صبر کرو آپ ہمارے پاس ظہر کے وقت آ جائیں گے تو میں نے رونا شروع کر دیا۔

راوی کہتے ہیں وہ ہمارے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہا تھا، جب مؤذن نے اذان دی تو لیٹ گیا اور فوت ہو گیا۔

عبدالکریم کہتے ہیں ایک آدمی ہمیں یہ واقعہ ابوادریس مدنی کے حوالہ سے بیان کیا کرتا تھا۔ مجھے ایک آدمی نے کہا کیا آپ نے ابوادریس سے یہ واقعہ سنا ہوا ہے؟ اس کے بعد میں انکے پاس آیا اور سارا واقعہ ان سے سنا۔

۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ وَلِيدٍ ذَكَرَ أَحْمَدُ بْنُ أَنْدَادٍ بِطَرَسُوسٍ نَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحَنِينِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ فِيمَا مَضَى فَتْيَةٌ يَخْرُجُونَ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَيُصِيبُونَ مِنْهُمْ، فَقَضَى عَلَيْهِمُ الْأَسْرُ، فَأَخَذُوا جَمِيعًا، فَأَتَى بِهِمْ مَلِكُهُمْ فَعَرَضَ عَلَيْهِمْ دِينَهُ أَنْ

يَدْخُلُوا فِيهِ، فَقَالُوا: لَا، مَا كُنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ، وَنَحْنُ لَا نُشْرِكُ
بِاللَّهِ شَيْئًا - فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: شَأْنُكُمْ بِهِمْ - وَقَعَدَ مَلِكُهُمْ عَلَى
تِلٍّ إِلَى جَانِبِ نَهْرٍ، فَدَعَاَهُمْ فَضَرَبَ عُنُقَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَوَقَعَ
فِي النَّهْرِ، فَإِذَا رَأْسُهُ قَدْ قَامَ بِحَيَالِهِمْ وَاسْتَقْبَلَهُمْ بِوَجْهِهِ وَهُوَ
يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً
مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ فَفَزَعُوا وَقَامُوا -

ایک سر کا قصہ جس نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔

۳۸: عبدالرحمن بن زید بن اسلم کہتے ہیں مسلمانوں کا ایک گروہ راستہ
بھول کر روسیوں کی سرزمین پہنچ گیا انہوں نے انکو قید کر لیا اور پکڑ کر اپنے بادشاہ
کے پاس لے گئے۔ اس نے کہا کہ تم ہمارے دین میں شامل ہو جاؤ۔ ان لوگوں
نے کہا ہم کبھی بھی شرک نہیں کریں گے بادشاہ نے اپنے دوستوں کو کہا کہ پھر ان کا
حشر دیکھو میں کیا کرتا ہوں۔ بادشاہ نہر کے کنارے بیٹھ گیا اور ان میں سے ایک کو
بلایا اور اسکی گردن کاٹ کر نہر میں پھینک دیا۔ اچانک اس کا سر بلند ہوا اور ان کی
طرف منہ کر کے یہ آیت پڑھنے لگا ”اے اطمینان والی جان! اپنے رب کی
طرف راضی خوشی لوٹ جا، پھر میرے بندوں میں شامل ہو کر میری جنت میں
داخل ہو جا“ یہ سن کر سب کافر دہشت زدہ ہو گئے اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَاقَيْنَا الْعَدُوَّ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا فَقَدْ نَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا، فَطَلَبْنَاهُ فَأَصْبَنَاهُ فِي أَجْمَةٍ مَقْتُولًا حَوَالِيهِ جَوَارٍ يَضْرِبُنَ عَلَى رَأْسِهِ بِالدُّفُوفِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَيْنَا تَفَرَّقْنَ فِي الْغِيْظَةِ فَلَمْ نَرَهُنَّ۔

۳۹: عبد الصمد بن الحارث بیان کرتے ہیں ہم ایک جنگ میں شریک تھے کہ ہمارا ایک ساتھی ہم سے جدا ہو گیا ہم اس کو تلاش کرنے لگے تو دیکھا کہ وہ ایک گھنے درخت کے پاس شہید ہوا پڑا ہے۔ اس کے ارد گرد کچھ سانپ تھے جو اس کے سر پر مار رہے تھے، جب ہم نے دیکھا تو وہ جھاڑی میں بھاگ گئے پھر اسکے بعد ہم نے انکو نہیں دیکھا۔

ایک شہید کا واقعہ۔

۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ ذَكَرَ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: نَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي خَالَتِي قَالَتْ:

رَكِبْتُ يَوْمًا إِلَى قُبُورِ الشُّهَدَاءِ وَكَانَتْ لَا تَزَالُ

تَأْتِيهِمْ - قَالَتْ: فَنَزَلْتُ عِنْدَ قَبْرِ أَحْمَزَةَ، فَصَلَّيْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَصَلِّيَ، وَمَا فِي الْوَادِي دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ يَتَحَرَّكُ إِلَّا غُلَامٌ قَائِمٌ آخِذٌ بِرَأْسِ ذَاتَيْ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ صَلَاتِي قُلْتُ هَكَذَا بِيَدِي: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ - فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ عَلَيَّ يَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْأَرْضِ أَعْرِفُهُ كَمَا أَعْرِفُ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَنِي وَكَمَا أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ، فَاقْشَعَرَّتْ كُلُّ شَعْرَةٍ مِنِّي -

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے سلام کا جواب دیا۔

۴۰: عطف بن خالد فرماتے ہیں میری خالہ بیان کرتی ہیں کہ میں شہداء کی قبروں کے پاس گئی (عطف کہتے ہیں وہ اکثر قبروں پر جایا کرتی تھیں) میں حمزہ کی قبر کے پاس جا کر سواری سے اتری۔ اور جتنی اللہ نے چاہا نماز پڑھی، وہاں اس وقت نہ کوئی بلانے والا تھا اور نہ کوئی جواب دینے والا سوائے ایک نوجوان کے، وہ میری سواری کا سر پکڑ کر کھڑا تھا۔ جب میں اپنی نماز سے فارغ ہوئی تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا، لیکن سلام کا جواب میں نے بزمین کے نیچے سے سنا۔ میں اسکو ایسے پہچانتی ہوں جس طرح اس بات کو کہ اللہ نے مجھے پیدا فرمایا اور جس طرح میں رات اور دن کو پہچانتی ہوں۔ اس وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ ذَكَرَ عَمْرُو بْنُ
عُثْمَانَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ طَرِيفٍ قَالَ:

مَاتَ أَخِي فَلَمَّا أُلْحِدَ وَانْصَرَفَ النَّاسُ وَضَعْتُ رَأْسِي
عَلَى قَبْرِهِ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا ضَعِيفًا عَرَفْتُ أَنَّهُ صَوْتُ أَخِي وَهُوَ
يَقُولُ: اللَّهُ- فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ: فَمَا دِينُكَ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ-

۴۱: یزید بن طریف بیان کرتے ہیں کہ میرا بھائی فوت گیا تو اس کو
دفنانے کے بعد سارے لوگ چلے گئے۔ میں نے اس کی قبر پہ اپنے سر رکھ دیا تو
میں نے ایک ہلکی سے آواز کو سنا میں سمجھ گیا کہ یہ میرے بھائی کی آواز ہے اور وہ
کہہ رہا تھا ”اللہ“ پھر دوسرے نے اس سے پوچھا، تمہارا دین کیا ہے؟ تو اس نے
جواب دیا ”اسلام“

ایک آدمی کا واقعہ جس نے اپنے بھائی سے

ہونیوالے قبر کے سوالات سنے۔

۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ أَبُو
زَيْدٍ شَجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ ذَكَرَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ
قَالَ:

مَاتَ رَجُلٌ وَكَانَ لَهُ أَخٌ ضَعِيفُ الْبَصَرِ، قَالَ أَخُوهُ:
فَدَفَنَاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّاسُ وَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى الْقَبْرِ، فَإِذَا
أَنَا بِصَوْتٍ مِنْ دَاخِلِ الْقَبْرِ يَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟
فَسَمِعْتُ صَوْتَ أَخِي وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُ- قَالَ لَهُ الْآخَرُ: فَمَا
دِينُكَ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ-

پہلے قصے سے ملتا جلتا ایک اور قصہ

۴۲: علاء ابن عبد الکرم نے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا۔ اس کا ایک
بھائی تھا جس کی بینائی کمزور تھی۔ اس کا بھائی کہتا ہے کہ جب لوگ اس کو دفن
کر کے واپس چلے گئے تو میں نے قبر پر سر رکھ دیا اور اندکی آواز کو سننے لگا، کوئی کہنے
والا کہہ رہا تھا ”من ربك؟“ من نبیک؟ اپنے بھائی کی آواز کو سنا تو وہ کہہ رہا ہے
”اللہ“ دوسرے نے پوچھا، فما دینک؟ تو بھائی نے کہا: اسلام۔

۴۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ أَظْنَهُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
فِي اثْنَيْ عَشَرَ مِنَ الْحَوَارِيِّينَ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ، فَكَانُوا فِيَمَا

يُعْلِمُونَهُمْ أَنْ يَنْهَوهُمْ عَنْ نِكَاحِ ابْنَةِ الْأُخْتِ ، وَكَانَ لِمَلِكِهِمْ ابْنَةُ أُخْتٍ تَعْجِبُهُ وَكَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَكَانَ لَهَا كُلَّ يَوْمٍ حَاجَةٌ يَقْضِيهَا ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ أُمُّهَا إِنَّهُمْ نَهَوْا عَنْ نِكَاحِ ابْنَةِ الْأُخْتِ قَالَتْ لَهَا: إِذَا دَخَلْتُ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ: أَلَيْكَ حَاجَةٌ فَقُولِي لَهُ: حَاجَتِي أَنْ تَذْبَحَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ! فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا حَاجَتَهَا ، قَالَتْ: حَاجَتِي أَنْ تَذْبَحَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا ! فَقَالَ: سَلِينِي سِوَى هَذَا - قَالَتْ: مَا أَسْأَلُكَ إِلَّا هَذَا - فَلَمَّا أَبَتْ عَلَيْهِ دَعَا بِطُسْتٍ وَدَعَا بِهِ ، فَذَبَحَهُ ، فَبَدَرَتْ قَطْرَةٌ مِنْ دَمِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَلَمْ تَزَلْ تَغْلِي حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ بِخَنَازِيرٍ عَلَيْهِمْ فَأَلْقَى فِي نَفْسِهِ أَنْ يُقْتَلَ عَلَى ذَلِكَ الدَّمِ مِنْهُمْ حَتَّى يَسْكُنَ ، فَقَتَلَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ سَبْعِينَ أَلْفًا -

یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے قتل کا واقعہ

۴۳: حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کیساتھ بارہ حواریوں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درباری) کو بھیجا کہ وہ لوگوں کو تعلیم دیں انہوں نے لوگوں کو بھانجی کیساتھ نکاح کرنے سے منع کیا۔ بادشاہ کی بھانجی اس کو

پسند کرتی تھی اور بادشاہ بھی اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا وہ ہر روز اسکی کوئی نہ کوئی خواہش پوری کرتا جب یہ خبر اسکی ماں تک پہنچی کہ بھانجی سے نکاح کرنے کو یہ منع کر رہے ہیں اس نے اپنی بیٹی کو کہا جب تو بادشاہ کے پاس جائے گی اور وہ تجھے کہے گا تیری کوئی خواہش ہے تو کہنا کہ ہاں میں چاہتی ہوں کہ یحییٰ بن ذکریا کو ذبح کر دے! جب وہ بادشاہ کے پاس گئی اس نے پوچھا کیا تیری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ تو یحییٰ ابن ذکریا علیہ السلام کو ذبح کر دے۔ بادشاہ نے کہا اس کے علاوہ کوئی بتا، لڑکی نے کہا میں تو صرف یہ ہی چاہتی ہوں۔ جب اس نے اصرار کیا تو بادشاہ نے ایک بہت بڑا تانبے کا برتن منگوایا اور حضرت یحییٰ بن ذکریا کو بھی بلوایا اور آپ علیہ السلام کو ذبح کر دیا۔ آپکے خون کا ایک قطرہ زمین پر گر کر ابلنے لگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے انکے پاس ایک مددگار کو بھیجا اس نے اس کے دل میں بات ڈال دی کہ وہ اس خون بدلے میں ان میں سے قتل کرے حتیٰ کہ ان کو سکون مل جائے پس اس نے ان میں سے ستر ہزار کو قتل کیا۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْوَلِيدِ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّقْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ الْهَذَلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: لَمَّا قَتَلَهُ دَفَعَ إِلَيْهَا رَأْسَهُ فَجَعَلَتْهُ فِي طُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْدَتْهُ إِلَى أُمِّهَا فَجَعَلَ الرَّأْسُ يَتَكَلَّمُ فِي الطُّسْتِ: إِنَّهَا لَا تَجِلُّ لَهُ وَلَا يَجِلُّ لَهَا ثَلَاثَ مَرَارٍ / فَلَمَّا رَأَتْ الرَّأْسَ

قَالَتْ: الْيَوْمَ قَرَّتْ عَيْنِي وَأَمَنْتُ عَلَىٰ مَلِكِي فَلَبِسْتُ دُرْعًا
مِنْ حَرِيرٍ وَمَلْحَفَةً مِنْ حَرِيرٍ، ثُمَّ صَعَدْتُ قَصْرًا لَهَا - وَكَانَتْ
لَهَا كِلَابٌ تَضْرِبُهَا بِلُحُومِ النَّاسِ - فَجَعَلْتُ تَمْشِي عَلَىٰ
قَصْرِهَا، فَبَعَثَ اللَّهُ عَلَيْهَا عَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ فَلَفَّتْهَا فِي ثِيَابِهَا
وَأَلْقَتْهَا إِلَىٰ كِلَابِهَا، فَجَعَلَنَ يَنْهَشُنَهَا وَهِيَ تَنْظُرُ، وَكَانَ
آخِرُ مَا كَانَ مِنْهَا عَيْنُهَا -

۴۴: شہر بن حوشب کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ، جب بادشاہ نے
حضرت یحییٰ بن ذکریا علیہ السلام کو شہید کیا تو آپ کے سر کو اس نے اپنی محبوبہ کو پیش
کیا پھر لڑکی نے سونے کی تھالی میں رکھ کر اپنی والدہ کو تحفہ کے طور پر دیا۔ اس وقت
سر مبارک تھالی میں رکھا ہوا یہ ہی اعلان کر رہا تھا ”نہ یہ اس کیلئے حلال ہے اور نہ
ہی وہ اس کیلئے حلال“ جب اسکی والدہ نے سر کو دیکھا تو کہنے لگی آج میری آنکھیں
ٹھنڈی ہو گئیں اور میں بادشاہ پر ایمان لے آئی۔ پھر وہ رشم کا لباس اور چادر پہن
کر محل کی چھت پر چلی گئی اور اس نے کتے پالے ہوئے تھے جن کو وہ انسانوں کا
گوشت ڈالا کرتی تھی وہ محل کے اوپر ٹہل رہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تیز ہوا بھیجی جس
نے اسکو کپڑوں میں لپیٹ کر کتوں کے آگے ڈال دیا کتوں نے دانتوں سے نوچنا
شروع کر دیا اور وہ یہ (کتوں کا اس کو نوچنا) دیکھتی رہی اور آخر میں اس کی
آنکھیں بچ گئیں۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ذَكَرَ

عِيْسَى بْنُ سَالِمٍ نَا أَبُو الْمُلَيْحِ الرُّقْبِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ
ذَكَرَ ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ وَرَجُلٌ آخَرُ:

دَخَلَا عَلَى مُطَرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ يَعُودَانِهِ،
فَوَجَدَاهُ مُغْمًى عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَطَعَ مِنْهُ ثَلَاثَةُ أَنْوَارٍ أَوَّلُهَا مِنْ
رَأْسِهِ وَأَوْسَطُهَا مِنْ وَسْطِهِ وَآخِرُهَا مِنْ رِجْلِهِ - قَالَ: فَهَا لَنَا
ذَلِكَ - فَلَمَّا أَفَاقَ قُلْنَا لَهُ: كَيْفَ كُنْتَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ لَقَدْ رَأَيْنَا
شَيْئًا هَالِكًا قَالَ: وَمَا هُوَ؟ فَأَخْبَرَنَا - قَالَ: وَرَأَيْتُمْ ذَلِكَ؟ قُلْنَا:
نَعَمْ - قَالَ: تِلْكَ "تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ" وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً،
سَطَعَ أَوَّلُهَا مِنْ رَأْسِي وَأَوْسَطُهَا مِنْ وَسْطِي وَآخِرُهَا مِنْ
رِجْلِي، وَقَدْ صَعَدَتْ تَشْفَعُ لِي، وَهَذِهِ "تَبَارَكَ" تُخْرِسُنِي -
قَالَ: فَمَاتَ رَحِمَهُ اللَّهُ -

سورة السجده اور سورة تبارک کا پڑھنے والے

کی شفاعت کرنے کا واقعہ

۴۵: حسن بن دینار بیان کرتے ہیں کہ ثابت البنانی اور ایک اور آدمی تھا

وہ عطا ف میں عبد اللہ بن الشخیر کی عیادت کیلئے آئے۔ انہوں نے اس کو بے ہوشی

کی حالت میں پایا، راوی نے کہا کہ اس سے نور کی تین شعاعیں نکلیں، ایک سر سے دوسری ناف سے اور تیسری اس کے پاؤں سے۔ یہ ہمارے لیے نئی بات تھی جب وہ ہوش میں آیا تو ہم نے کہا اے ابو عبد اللہ کیسے ہو؟ ہم نے ایک نئی چیز دیکھی ہے اس نے پوچھا کیا دیکھا ہے؟ ہم نے اس کو سارا واقعہ سنایا تو اس نے کہا کیا تم نے یہ سب کچھ دیکھا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! اس نے کہا یہ سورۃ (تنزیل السجدہ) کی برکت اور روشنی تھی جس کی ۲۹ آیات ہیں۔ اس سورۃ کی پہلی آیات کی روشنی میرے سر سے نکلی درمیان والی آیات کی روشنی میرے درمیان سے نکلی اور آخری آیات کی روشنی میرے پاؤں سے نکلی ہے۔ یہ اوپر جا کر میری شفاعت کریں گی، یہ ”سورۃ تبارک“ میری حفاظت کرے گی۔ اس کے بعد ان کا وصال ہو گیا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
الْأَعْلَى الشُّبَّانِيُّ نَا عِصَامُ ابْنُ طَلِيقٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ
الْبَصْرَةِ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ قَالَ:

عُدْنَا رَجُلًا وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيْهِ، فَخَرَجَ نُورٌ مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى
أَتَى السَّقْفَ فَخَرَقَهُ فَمَضَى، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ سُرَّتِهِ حَتَّى فَعَلَ
مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ خَرَجَ نُورٌ مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّى فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ
أَفَاقَ، فَقُلْنَا لَهُ: هَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، أَمَّا

النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رَأْسِي فَأَرْبَعُ عَشْرَةَ آيَةً مِنْ أَوَّلِ السَّجْدَةِ
تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ، وَأَمَّا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ وَسْطِي فَأَيَّةُ
السَّجْدَةِ، وَأَمَّا النُّورُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ رِجْلِي فَأَخْرُسُورَةُ
السَّجْدَةِ: ذَهَبَن يَشْفَعَن لِي، وَبَقِيَتْ تَبَارَكَ عِنْدِي تُحَرِّ
سُنِي، وَكُنْتُ أَقْرَأُ هُمَا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ۔

۴۶: مَوْرَقِ الْعَجَلِي کہتے ہیں ہم نے ایک ایسے آدمی کی عیادت کی جو بے
ہوش پڑا تھا۔ اسکے سر سے ایک نور نکلا جو چھت کو چیرتا ہوا آسمان کی طرف چلا گیا
پھر ایک نور اس کے ناف سے نکلا اور آسمان کی طرف پرواز کر گیا پھر ایک نور اس
کے پاؤں سے نکلا وہ بھی آسمان کی طرف چلا گیا جب اس کو کچھ ہوش آیا تو ہم نے
پوچھا کیا تو جانتا ہے جو تجھ سے نکلا ہے؟ اس نے کہاں، سنو جو روشنی میرے سر سے
نکلی وہ تنزیل السجدہ کی پہلی ۱۴ آیات تھی اور جو روشنی ناف سے نکلی وہ آیت سجدہ تھی
اور جو روشنی میرے پاؤں سے نکل کر آسمان کی طرف گئی ہے وہ سورۃ السجدہ کی
آخری آیات تھیں۔ یہ جا کر میری شفاعت کریں گی۔ اور سورۃ تبارک میرے
پاس ہے جو میری حفاظت کرے گی۔ اور میں ہر رات ان سورتوں کی تلاوت کیا
کرتا تھا۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ يَعْقُوبُ التَّمِيمِيُّ يُوسُفُ بْنُ

يَعْقُوبَ نَا ابْنُ أَخِي عَبْدُ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ وَابْنُ أَبِي نَاجِيَةَ جَمِيعًا

قَالَ: نَزَّيَادُ بْنُ يُونُسَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْيَمَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ:

إِنَّهُ وَنَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ رَكِبُوا الْبَحْرَ، وَإِنَّ الْبَحْرَ أَظْلَمَ
عَلَيْهِمْ أَيَّامًا، ثُمَّ انْجَلَتْ عَنْهُمْ تِلْكَ الظُّلْمَةُ وَهُمْ قُرْبُ قَرْيَةٍ،
قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ الْمَاءَ / فَإِذَا أَبْوَابٌ مُغْلَقَةٌ
تَجَاجَأُ فِيهَا الرِّيحُ، فَهَتَفْتُ فِيهَا فَلَمْ يُجِبْنِي أَحَدٌ، فَبَيْنَا أَنَا
عَلَى ذَلِكَ إِذْ طَلَعَ عَلَى فَارِسَانِ تَحْتَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا
قَطِيفَةٌ بَيْضَاءُ، فَسَأَلَانِي عَنْ أَمْرِي، فَأَخْبَرْتُهُمَا الَّذِي أَصَابَنَا
فِي الْبَحْرِ وَإِنِّي خَرَجْتُ أَطْلُبُ الْمَاءَ - فَقَالَ لِي: يَا عَبْدُ اللَّهِ
اسْلُكْ فِي هَذِهِ السُّكَّةِ فَإِنَّهَا مُسْتَنْتَهِي إِلَى بُرْكَهٍ فِيهَا مَاءٌ
فَاسْتَقِ مِنْهَا وَلَا يَهُولُكَ مَا تَرَى فِيهَا - قَالَ: فَسَأَلْتُهِمَا عَنْ
تِلْكَ الْبُيُوتِ الْمُغْلَقَةِ الَّتِي تَجَاجَأُ فِيهَا الرِّيحُ، فَقَالَ: هَذِهِ
بُيُوتٌ فِيهَا أَرْوَاحُ الْمَوْتَى! قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى
الْبُرْكَهَةِ، فَإِذَا فِيهَا رَجُلٌ مُعَلَّقٌ مُصَوَّبٌ رَأْسُهُ، يُرِيدُ أَنْ يَتَنَاوَلَ
الْمَاءَ بِيَدِهِ وَهُوَ لَا يَنَالُهُ، فَلَمَّا رَأَيْتُ هَتَفَ بِي، وَقَالَ: يَا عَبْدُ
اللَّهِ اسْقِنِي! قَالَ: فَغَرَفْتُ بِالْقَدَحِ لِأَنَاوِلَهُ إِيَّاهُ فَقَبِضَتْ يَدِي،

فَقَالَ لِي: بَلِ الْعِمَامَةُ ثُمَّ اَرَمِ بِهَا إِلَيَّ - فَبَلَلْتُ الْعِمَامَةَ لِأَرْبِي بِهَا إِلَيْهِ فَقَبِضْتُ يَدِي، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ! قَدْ رَأَيْتَ مَا صَنَعْتُ: غَرَفْتُ بِالْقَدَحِ لِأَنَاوِلِكَ فَقَبِضْتُ يَدِي، وَبَلَلْتُ الْعِمَامَةَ لِأَرْبِي بِهَا إِلَيْكَ فَقَبِضْتُ يَدِي، فَأَخْبِرْنِي مَا أَنْتَ؟! قَالَ: أَنَا ابْنُ آدَمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَفَكَ دَمًا فِي الْأَرْضِ!!

آدم علیہ السلام کے قاتل بیٹے کا واقعہ

۴۷: ابویوب یمانی اپنی قوم کے آدمی سے روایت کرتے ہیں جس کو عبد اللہ کہا جاتا تھا، وہ اور اس کی قوم کے کچھ لوگ سمندر میں سفر کر رہے تھے۔ سمندر کئی دنوں تک ان کیلئے تاریک رہا پھر ان سے یہ تاریکی دور ہوگی اور وہ ایک بستی کے قریب پہنچ گئے۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں پانی لینے کیلئے باہر نکلا تو وہاں کچھ بند دروازے تھے جن سے ہوار کی ہوئی تھی۔ میں زوردار آواز سے چلایا تو کسی نے بھی جواب نہ دیا لیکن میرے سامنے دو گھڑ سوار آگئے جنہوں نے سفید رنگ کی چادریں پہنی ہوئی تھیں۔ انہوں نے میری حاجت پوچھی میں نے بتایا کہ ہم سمندر میں سفر کر رہے تھے پانی کی ضرورت ہے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اس راستے پہ چلے جاؤ آپکو ایک پانی کا حوض مل جائے گا اور یاد رکھو حوض میں کچھ بھی دیکھ کر گھبراتا نہیں۔ عبد اللہ کہتے ہیں میں نے ان سے ان بند دروازوں کے بارے میں

پوچھا جن میں ہوائیں بند تھیں، انہوں نے بتایا کہ ان گھروں میں مردہ روحیں رہتی ہیں۔

میں چل پڑا جب میں اس حوض کے قریب پہنچا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا سر لٹکا ہوا تھا وہ اپنے ہاتھ سے پانی پینا چاہتا ہے لیکن پی نہیں سکتا تھا۔ مجھے دیکھ کر اس نے آواز دی اے عبد اللہ! مجھے پانی پلاؤ میں نے اس کو چلو سے پانے پلانے کی کوشش کی تو میرا ہاتھ روک لیا گیا۔ وہ کہنے لگا عمامہ کو گیلا کر کے میرے حلق میں نچوڑ دو میں نے عمامے کو گیلا کیا تا کہ اس کے حلق میں نچوڑ سکوں تو میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا گیا۔ پھر میں نے اس کو کہا اے اللہ کے بندے! جو کچھ میں نے کیا تو نے دیکھ لیا میں نے پانی پلانے کے لیے چلو لیا تو میرے ہاتھ کو پکڑ لیا گیا۔ اور پھر عمامہ کو گیلا کیا تا کہ تیرے حلق میں نچوڑ سکوں تو پھر میرا ہاتھ روک لیا گیا، تو مجھے بتا تو ہے کون؟ اس نے کہا میں آدم علیہ السلام کا بیٹا ہوں زمین میں خون سب سے پہلے میں نے ہی بہایا تھا۔

۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ:
بَلَغَنِي عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ بِعَسْقَلَانَ عَلَى السَّاحِلِ
فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنَّا نَرَى طَيْرًا سَوْدًا يَخْرُجُ مِنَ الْبَحْرِ فَإِذَا
كَانَ الْعَشِيُّ عَادَ بِمِثْلِهَا بَيْضًا؟ وَفَطَنْتُمْ لِذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ
قَالَ: تِلْكَ طَيْرٌ فِي حَوَاصِلِهَا أَرْوَاحُ آلِ فِرْعَوْنَ يُعَرِّضُونَ عَلَى

النَّارِ فَتَلَفَّحَهَا فَتَسْوَدُ رِيْشُهَا ، ثُمَّ يَلْقَى ذَاكَ الرَّيْشُ ، ثُمَّ
تَعُوْذُ اِلَى اَوْكَارِهَا فَتَلَفَّحَهَا النَّارُ ، فَذَاكَ دَابُّهَا حَتَّى تَقُوْمَ
السَّاعَةُ ، فَيُقَالُ : ﴿ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴾ ۔

آل فرعون کی روحوں کا واقعہ

۴۸: امام اوزاعی کہتے ہیں کہ عسقلان کے ساحل پر کسی آدمی سے سوال کیا گیا، اے ابو عمرو! ہم نے کالے پرندے دیکھے ہیں جو سمندر سے نکلتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو وہ سفید ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں، فرمایا سنو ان پرندوں کے اندر آل فرعون کی روہیں ہیں جن کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ انکو جھلسا دیتی ہے جس سے ان کے پر سیاہ ہو جاتے ہیں اسکے بعد پھر انکو انکے کپڑے پہنا دیے جاتے ہیں تو یہ پرندے اپنے گھونسلوں میں چلے جاتے ہیں یہ آگ قیامت تک انکو جھلساتی رہے گی پھر کہا جائے گا (ادخلوا ال فرعون اشد العذاب) آل فرعون کو سخت عذاب میں داخل کر دو۔

۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ نَا

شُعَيْبُ بْنُ مَحْرَزٍ الْأَزْدِيُّ نَا شَيْبَانُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجَ أَبِي

وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ يُرِيدَانِ الْغُرُورَ ، فَهَجَمُوا عَلَى رَكِيَّةٍ

وَاسِعَةٍ غَمِيْقَةٍ فَأَذَلُّوا حِبَالَهُمْ بِقَدْرِ فَإِذَا الْقَدْرُ قَدْ وَقَعَتْ فِي

الرَّكِيَّةَ، قَالَ: فَقَرْنُوا حِبَالَ الرُّفْقَةِ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ دَخَلَ
أَحَدُهُمَا إِلَى الرَّكِيَّةِ، فَلَمَّا صَارَ فِي بَعْضِهِ إِذَا هُوَ بِهَمِّهِمْ فِي
الرَّكِيَّةِ، فَرَجَعَ فَصَعِدَ فَقَالَ: أَتَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟! قَالَ: نَعَمْ -
فَنَاوَلَنِي الْعُمُودَ - قَالَ: فَأَخَذَ الْعُمُودَ ثُمَّ دَخَلَ الرَّكِيَّةَ فَإِذَا هُوَ
بِرَجُلٍ عَلَى أُلُوحٍ جَالِسٍ وَتَحْتَهُ الْمَاءُ! فَقَالَ: أَجِنِّي أُمِّ إِنْسِي
؟! قَالَ: بَلْ إِنْسِي! قَالَ: مَا أَنْتَ؟! فَقَالَ: أَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
إِنْطَاكِةَ، قَالَ: مَا يَذْكُرُونِي فَحَبِسَنِي رَبِّي هَاهُنَا بِدَيْنٍ عَلَيَّ،
وَأَنَّ وَلَدِي بِإِنْطَاكِةَ مَا يَذْكُرُونِي وَلَا يَقْضُونَ عَنِّي، فَخَرَجَ
الَّذِي كَانَ فِي الرَّكِيَّةِ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: غُرُوةَ بَعْدَ غُرُوةَ، فَدَعُ
أَصْحَابَنَا يَذْهَبُونَ، فَتَكَارَوْا إِلَى إِنْطَاكِةَ فَسَأَلُوا عَنِ الرَّجُلِ
وَعَنْ بَنِيهِ فَقَالُوا: نَعَمْ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَبُونَا وَقَدْ بَعْنَا ضِيعَةً لَنَا
فَامْبَشُوا حَتَّى نَقْضِيَ عَنْهُ دَيْنَهُ! قَالَ: فَذْ هَبُوا مَعَهُمْ حَتَّى
قَضُوا ذَلِكَ الدَّيْنَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا مِنْ إِنْطَاكِةَ حَتَّى أَتَوْا
مَوْضِعَ الرَّكِيَّةِ - وَلَا يَشْكُونَ إِنَّهَا ثُمَّ فَلَمْ تَكُنْ رَكِيَّةَ وَلَا شَيْءَ
! فَأَمْسُوا هُنَاكَ، فَإِذَا الرَّجُلُ قَدْ أَتَاهُمْ فِي مَنَابِهِمْ، فَقَالَ
لَهُمَا: جَزَاكَمَا اللَّهُ خَيْرًا، فَإِنَّ رَبِّي حَوَّلَنِي إِلَى مَوْضِعٍ كَذَا
وَكَذَا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ قُضِيَ عَنِّي دَيْنِي -

ایک آدمی کا قصہ جس پر قرض تھا اور وہ مر گیا۔

۴۹: شیبان بن حسن کہتے ہیں میرا باپ اور عبدالواحد بن زید جنگ میں شامل ہونا چاہتے تھے کہ سفر میں اچانک وہ ایک بہت بڑے گہرے پانی والے کنویں کے پاس آ گئے۔ انہوں نے ڈول کو رسیوں کیساتھ باندھ کر کنویں میں لٹکایا تو وہ کنویں میں گر گیا۔ پھر انہوں نے اپنی رسیوں کو ایک دوسرے کیساتھ باندھا اور دونوں میں سے ایک کنویں میں داخل ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑا سا ہی گیا تھا کہ اس میں باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔ وہ واپس باہر نکل آیا اور اپنے ساتھی سے پوچھا جو کچھ میں نے سنا ہے کیا تو نے بھی سنا؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر وہ اپنے ساتھ لوہے کا ڈنڈا لے کر کنویں میں دوبارہ داخل ہو گیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی لکڑی کے تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے پانی ہے اس نے پوچھا تو جن ہے یا انسان؟ اس نے کہا انسان ہوں، پوچھا: کون ہے تو؟ اس نے کہا میں انطاکیہ کا رہنے والا ہوں، اللہ نے میرے قرض کی وجہ سے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے۔ انطاکیہ میں میرے بیٹے ہیں جو نہ تو مجھے یاد کرتے ہیں اور نہ ہی میرے قرض کو ادا کرتے ہیں، یہ آدمی فوراً کنویں سے نکل کر آیا اور اپنے ساتھی کو کہا کہ یہ جنگ ایک اور جنگ کے بعد ہوگی۔ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ دو وہ چلے جائیں گے، پھر وہ انطاکیہ کی طرف مڑ گئے۔ وہاں انہوں نے اس آدمی اور اس کے بیٹوں کے بارے

میں پوچھا تو انہوں نے کہا ہاں وہ ہمارا باپ ہے اور ہم نے اپنا سامان بیچ دیا ہے، آؤ ہمارے ساتھ ہم اپنے باپ کا قرض ادا کرتے ہیں۔ یہ دونوں بھی ان کے ساتھ ہی تھے کہ انہوں نے اپنے باپ کا قرض ادا کر دیا۔

کہتے ہیں جب ہم انطاکیہ سے واپس اس کنویں کے پاس آئے تو نہ وہ آدمی تھا وہاں اور نہ ہی کوئی کنواں، انکو وہیں پہ شام ہو گئی۔ تو رات کو انکے خواب میں وہ آدمی آیا اور کہا: اللہ تم دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جب سے میرا قرض ادا کر دیا گیا ہے اللہ رب العزت نے مجھے یہاں سے جنت میں داخل کر دیا ہے

۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ نَا أَبُو بَكْرٍ الْخَنْفِيُّ عُمَرُ بْنُ سُلَيْمٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾ قَالَ: اخْتَارَ صَالِحِيهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ فَقَالُوا: أَيْنَ تَذْهَبُ بِنَا؟ قَالَ: أَذْهَبُ بِكُمْ إِلَى رَبِّي، وَعَدَنِي أَنْ يُنْزَلَ عَلَى التَّوْرَةِ- قَالُوا: فَلَا نُؤْمِنُ بِهَا حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِ! قَالَ: فَاخْذُ تَهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ، فَبَقِيَ مُوسَى قَائِمًا بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ لَيْسَ مَعَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ، قَالَ: ﴿رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلِ وَإِيَّائِي أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ مَاذَا أَقُولُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتُ وَلَيْسَ مَعِيَ رَجُلٌ

بِمَنْ خَرَجَ مَعِيَ؟ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ثُمَّ بَعَثْنَا كُم مِّن بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ فَقَالُوا: هَذَا إِلَيْكَ، قَالَ: فَهَذَا تَعَلَّقَتْ
الْيَهُودُ فَتَهَوَّدَتْ بِهَذِهِ الْكَلِمَةِ۔

ستر آدمیوں کا قصہ جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے منتخب کیا۔

۵۰: عمر بن سلیم کہتے ہیں میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿وَاخْتَارَ
مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا﴾ کے بارے میں محمد بن کعب قرظی سے سنا
ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام نے ستر صالح آدمیوں کو چنا اور انکو لیکر چل پڑے انہوں
نے پوچھا ہمیں کہاں لے جا رہے ہو؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہیں اپنے
رب کے پاس لے جا رہا ہوں اس نے مجھے سے وعدہ فرمایا ہے کہ مجھ پر تورات کو
نازل فرمائے گا۔ تو انہوں نے کہا: جب تک اپنے رب کو ہم اپنی آنکھوں کے
سامنے دیکھ نہ لیں ہم ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کو کڑک نے آلیا اور وہ دیکھتے
رہے اور موسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے کھڑے رہے ان میں سے کوئی بھی ان
کے ساتھ نہ رہا۔ انہوں نے عرض کیا ”اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان کو پہلے
ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی، کیا تو ہمیں ہلاک کرے گا بے وقوفوں کے کئے پر
جب میرے ساتھ آنے والوں میں سے کوئی بھی واپس نہیں جائے گا تو میں بنی
اسرائیل کو کیا جواب دوں گا؟ پھر محمد بن کعب نے یہ آیت تلاوت کی ”پھر ہم نے“

تمہیں زندہ کیا تمہارے مرنے کے بعد تاکہ تم شکر گزاری کرو، انہوں نے کہا (اے موسیٰ) ہمیں آپ کی طرف ہدایت کی گئی۔ راوی نے کہا کہ اس بات نے یہودیوں کو لٹکار رکھا ہے اور وہ اس کلمہ کی وجہ سے یہودی ہو گئے ہیں۔

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا جَرِيرٌ

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ قَالَ: كَانَ أَنَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا وَقَعَ فِيهِمْ الْوَجَعُ ذَهَبَ أَغْنِيَاؤُهُمْ وَأَشْرَافُهُمْ وَأَقَامَ فَقَرَاؤُهُمْ وَسَفَلَتْهُمْ، فَاسْتَحَرَّ الْمَوْتَ عَلَى هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقَامُوا وَلَمْ يُصِبِ الْآخِرِينَ شَيْءٌ، فَلَمَّا كَانَ عَامٌ مِنْ تِلْكَ الْأَعْوَامِ قَالُوا: إِنْ أَقَمْنَا كَمَا أَقَامُوا هَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا۔ وَقَالَ هَؤُلَاءِ: لَوْ ظَعْنَا كَمَا ظَعَنَ هَؤُلَاءِ نَجَوْنَا كَمَا نَجَوْا۔ فَأَجْمَعُوا فِي عَامٍ عَلَى أَنْ يَفِرُّوا، فَفَعَلُوا، حَتَّى بَلَغُوا حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَبْلُغُوا، فَأَرْسَلَ اللَّهُ الْمَوْتَ عَلَيْهِمْ حَتَّى صَارُوا عِظَامًا تَبْرُقُ، فَكَنَسَهَا أَهْلُ الدِّيَارِ وَأَهْلُ الطَّرِيقِ فَجَعَلُوهَا فِي مَكَانٍ وَاحِدٍ، فَمَرَّ نَبِيُّ لَهُمْ عَلَيْهِمْ - قَالَ حُصَيْنٌ: حَسَبْتُ أَنَّهُ قَالَ: حُزْقِيلُ - قَالَ: يَا رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَحْيَيْتَ هَؤُلَاءِ فَيَعْبُدُوكَ وَيُعَمِّرُوا بِلَادَكَ

وَيَلِدُوا عِبَادَكَ اَقَالَ: فَأَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَفْعَلَ؟ قَالَ: نَعَمْ - قَالَ: قِيلَ لَهُ: قُلْ كَذًا وَكَذَا - فَتَكَلَّمَ بِأَمْرِ أَمِيرٍ بِهِ، فَنَظَرَ إِلَى الْعِظَامِ تُكْسِي لَحْمًا وَعَصَبًا، ثُمَّ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ أَمِيرٍ بِهِ فَإِذَا هُمْ صُورٌ يُكَبِّرُونَ وَيُسَبِّحُونَ وَيُهَلِّلُونَ، فَعَاشُوا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَعِيشُوا -

الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ

۵۱: ہلال بن یساف، اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ﴾ کے بارے میں بیان فرماتے ہیں، بنی اسرائیل میں کچھ لوگ تھے ان میں جب طوعون پھیلا تھا تو ان کے مالدار اور وڈیرے نکل گئے تھے اور غریب اور نادار لوگ وہیں ٹھہرے رہے۔ جو ٹھہرے رہے تھے ان میں کئی موت کے منہ چلے گئے لیکن جو بھاگ گئے تھے انہیں کچھ نہیں ہوا۔ پھر ایک سال انہوں نے کہا: اگر ہم بھی ان کی طرح وہیں ٹھہر جاتے تو ان کی طرح ہلاک ہو جاتے اور دوسروں نے کہا: اگر ہم ایسے کرتے جیسے دوسرے لوگوں نے کہا تھا تو ہم بھی نجات پالیتے۔ اس سال ان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ ہم بھی یہ جگہ چھوڑ جائیں گے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، اور جہاں اللہ نے ان کو پہنچایا وہ پہنچ گئے۔ تو اللہ نے ان پر موت طاری کر دی اور وہ ہڈیاں

ہو گئے۔ قریبی دیہات والے آئے اور انہیں اکٹھا کر کے ایک جگہ ڈال دیا۔ پھر ان کے پاس سے ان کے نبی گزرے تو انہوں نے عرض کی ابے میرے رب اگر تو چاہے تو انکو زندہ کر دے پس یہ تیرے شہروں کو آباد کریں گے اور تیری عبادت کریں گے۔ ارشاد ہوا ایسا ایسا پڑھو پس اس نبی نے پڑھا، پھر ہڈیوں کو دیکھا کہ وہ جڑ رہی ہیں پھر کلام پڑھا تو ہڈیوں پر گوشت چڑھنے لگا۔ پھر کلام پڑھا تو وہ بیٹھ کر تسبیح کہنے لگے، ان کو صورتیں واپس لوٹ آئیں، وہ تکبیریں پڑھنے لگے اور تسبیح و تہلیل کرنے لگے۔ اس کے بعد جب تک اللہ نے چاہا وہ زندہ رہے اور زندگی گزراتے رہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ وَغَيْرُهُ نَا حَزْمُ بْنُ أَبِي حَزْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ﴾ قَالَ: ذَكَرَ لِي أَنَّهُ أَمَاتَهُ ضَحْوَةً ثُمَّ بَعَثَهُ حِينَ سَقَطَتِ الشَّمْسُ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَغْرُبَ ﴿قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: إِنَّ حِمَارَهُ لَيُحْيِيهِ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ قَدْ مَنَعَ مِنْهُ الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ مِنْ طَعَامِهِ

وَشَرَابِهِ ﴿وَانْظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهُهَا لَحْمًا﴾
 ﴿قَالَ: لَقَدْ ذُكِّرْتُ أَنْ أَوَّلَ مَا خُلِقْتُ مِنْهُ عَيْنَاهُ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ
 إِلَى الْعِظَامِ عَظْمًا عَظْمًا كَيْفَ يَرْجِعُ إِلَى مَكَانِهِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ
 قَالَ: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ

۵۲: حزم بن ابو حزم کہتے ہیں، میں نے حسن کو اس آیت ﴿أَوْ كَالَّذِي
 مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ
 اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ﴾ یا اس شخص کو (نہیں دیکھا) جو
 ایک بستی پر سے گزرا جو اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس نے کہا یا اللہ تو اس
 کی موت کے بعد اسے کیسے زندہ فرمائے گا سو (اپنی قدرت کا مشاہدہ کرانے کے
 لیے) اللہ نے اسے سو برس تک مردہ رکھا ﴿﴾ کے بارے میں کہتے ہوئے سنا:

مجھے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عزیر علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے موت
 دی تو صبح کا وقت تھا اور جب زندہ کیا تو سورج غروب ہونے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ
 نے پوچھا ”کتنی دیر تک سوئے رہے؟“ کہا ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، فرمایا:
 آپ سو سال تک سوئے رہے، اب دیکھو اپنے کھانے اور پینے کو کہ وہ بوسیدہ نہیں
 ہوا اور دیکھو اپنا گدھے کو اور ہم آپ کو لوگوں کے واسطے نشانی بنائیں گے۔“

حسن کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کے گدھے کو زندہ کیا اور ان کے کھانے اور پینے کی اشیاء سے پرندوں اور درندوں کو روک دیا گیا۔ ”اب دیکھو (گدھے کی) ہڈیوں کی طرف، ہم کیسے ان کو جوڑتے ہیں اور ان پر گوشت چڑھاتے ہیں“ حسن کہتے ہیں مجھے بیان کیا گیا کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیر کی آنکھوں کو صحیح کیا، تو وہ دیکھنے لگے کہ کیسے ہڈیاں اپنے اپنے مقام پر لوٹتی ہیں۔ جب ان کے لئے (مردوں کو زندہ کرنے کا) معاملہ صاف ہو گیا تو کہا: ”میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔“

۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ ﴿وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: جَاءَ شَابًا وَأَوْلَادُهُ شُيُوخٌ۔

۵۳: ﴿وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ کے متعلق حضرت اعمش سے مروی ہے کہ حضرت عزیز علیہ السلام، جب واپس آئے تو خود جوان تھے اور آپکی اولاد بوڑھی ہو چکی تھی۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو خَيْثَمَةَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ كُثُومٍ ذَكَرَ أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ مَدِينَتَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ إِحْدَاهُمَا حَصِينَةٌ وَلَهَا أَبْوَابٌ وَالْأُخْرَى خَرْبَةٌ، فَكَانَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْحَصِينَةِ إِذَا

أُمْسُوا أَغْلِقُوا أَبْوَابَهَا وَإِذَا أَصْبَحُوا قَامُوا عَلَى سُورِ الْمَدِينَةِ
يَنْظُرُونَ : هَلْ حَدَثَ فِيمَا حَوْلَهُ حَدَثٌ ، فَأَصْبَحُوا يَوْمًا فَإِذَا
شَيْخٌ قَتِيلٌ مَطْرُوحٌ بِأَصْلِ مَدِينَتِهِمْ ، فَأَقْبَلَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
الْخَرَبَةَ فَقَالُوا : أَقْتَلْتُمْ صَاحِبَنَا ؟ وَابْنُ أَخٍ لَهُ شَابٌّ يَبْكِي عِنْدَهُ
وَيَقُولُ : قَتَلْتُمْ عَمِّي ! قَالُوا : وَاللَّهِ مَا فَتَحْنَا مَدِينَتَنَا مِنْذُ أَغْلَقْنَا
هَآ وَمَا نَدِينَا مِنْ دَمٍ صَاحِبِكُمْ هَذَا بِشَيْءٍ ، فَأَتَوْا مُوسَى عليه السلام
فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مُوسَى عليه السلام / ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ
تَذَبَحُوا بَقْرَةَ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُؤًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ
الْجَاهِلِينَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿فَذَ
بَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾ قَالَ : وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ غُلَامٌ
شَابٌّ يَبِيعُ فِي حَانُوتٍ لَهُ ، وَكَانَ لَهُ أَبٌ شَيْخٌ كَبِيرٌ ، فَأَقْبَلَ
رَجُلٌ مِنْ بَلَدٍ آخَرَ يَطْلُبُ سَلْعَةً لَهُ عِنْدَهُ فَأَعْطَاهُ فِيهَا ثَمَنًا
فَانْطَلَقَ مَعَهُ لِيُفْتِحَ حَانُوتَهُ فَيُعْطِيَهُ الَّذِي طَلَبَ وَالْمِفْتَاحُ مَعَ
أَبِيهِ فَإِذَا أَبُوهُ نَائِمٌ فِي ظِلِّ الْحَانُوتِ ، فَقَالَ : أُيْقِظُهُ - فَقَالَ :
وَاللَّهِ إِنَّ أَبِي لَنَائِمٌ كَمَا تَرَى وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَرْوِعَهُ مِنْ نَوْمِهِ
فَانْصَرَفَ ، فَأَعْطَاهُ ضَعْفَ مَا أَعْطَاهُ فَعَطَفَ عَلَى أَبِيهِ فَإِذَا هُوَ
أَشَدُّ مَا كَانَ نَوْمًا ، فَقَالَ : أُيْقِظُهُ - قَالَ : لَا وَاللَّهِ لَا أُوقِظُهُ أَبَدًا وَلَا

أُرْوَعُهُ مِنْ نَوْمَتِهِ - قَالَ: فَلَمَّا انْصَرَفَ وَذَهَبَ طَالِبُ السِّلْعَةِ اسْتَيْقَظَ الشَّيْخُ فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ: يَا أَبَتَاهُ وَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَ هَاهُنَا رَجُلٌ يَطْلُبُ سِلْعَةً كَذَا وَكَذَا فَكْرِهْتُ أَنْ أُرْوِعَكَ مِنْ نَوْمِكَ - فَلَامَهُ الشَّيْخُ، فَعَوَّضَهُ اللَّهُ مِنْ بَرِّهِ لِوَالِدِهِ أَنْ نَتَجَتَّ بِقَرَّةٍ مِنْ بَقَرِهِ تِلْكَ الْبَقَرَةُ الَّتِي يَطْلُبُهَا بَنُو إِسْرَائِيلَ، فَأَتَوْهُ فَقَالُوا: بِعْنَا هَا - فَقَالَ: لَا أَبِيعُكُمْوهَا - قَالُوا: إِذَنْ نَأْخُذْهَا مِنْكَ - قَالَ: إِنْ غَضِبْتُمُونِي فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ - فَأَتَوْا مُوسَى فَقَالَ: اذْهَبُوا فَارْضَوْهُ مِنْ سِلْعَتِهِ - فَقَالَ: حُكْمُكَ؟ قَالَ: حُكْمِي أَنْ تَضَعُوا الْبَقَرَةَ فِي كَفِّهِ الْمِيزَانِ وَتَضَعُوا ذَهَبًا صَامِتًا فِي الْكَفِّ الْأُخْرَى، فَإِذَا مَالَ الذَّهَبُ أَخَذْتَهُ - فَفَعَلُوا وَأَقْبَلُوا بِالْبَقَرَةِ حَتَّى أَتَوَابَهَا إِلَى قَبْرِ الشَّيْخِ وَهُوَ بَيْنَ الْمَدِينَتَيْنِ، وَاجْتَمَعَ أَهْلُ الْمَدِينَتَيْنِ وَابْنُ أَخِيهِ عِنْدَ قَبْرِهِ يَبْكِي، فَذَبَحُوهَا، فَضَرَبَ بِبُضْعَةٍ مِنْ لَحْمِهَا الْقَبْرَ، فَقَامَ الشَّيْخُ يَنْفِضُ رَأْسَهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي ابْنُ أَخِي!!! طَالَ عَلَيْهِ عُمُرِي وَأَرَادَ أَخْذَ مَالِي!! وَمَاتَ -

گائے ذبح کرنے کا واقعہ

۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بنی اسرائیل کے دو شہر تھے ایک

حصینہ تھا اور اسکے چند دروازے تھے۔ اور دوسرے کا نام خربہ تھا۔ حصینہ والے شام کو اپنے شہر کے دروازے بند کر دیتے جب صبح اٹھتے تو شہر کی دیواروں پر کھڑے ہو کر دیکھتے کہ کیا کوئی شہر میں حادثہ تو نہیں ہوا؟ ایک دن صبح انہوں نے دیکھا کہ شہر کی دیوار کے ساتھ ایک آدمی قتل ہوا پڑا ہوا ہے۔ خربہ شہر والے ان کے پاس آئے اور کہا کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے۔ اور اس کا جوان بھتیجا اس پہ رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا: تم نے میرے چچا کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا اللہ کی قسم شام کے وقت سے جب ہم نے دروازہ بند کیا تھا اس وقت سے ہم نے دروازہ نہیں کھولا ہے تمہارے اس ساتھی کے خون کا ہمارے پاس کوئی ذمہ دار نہیں۔ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی ”﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقْرَةً قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ﴾“ ﴿فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ﴾“ تک پڑھا۔

راوی کہتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک نو جوان تھا جو اپنی دوکان چلاتا تھا اور اس کا باپ بوڑھا تھا ایک دفعہ ایک دوسرے شہر سے ایک شخص اس سے سامان لینے کیلئے آیا اور اسے سامان کی قیمت ادا کر دی وہ جوان اسکو ساتھ لیکر چلاتا کہ دوکان کھول کر اسکو سامان دے لیکن دوکان کی چابی اس کے باپ کے پاس تھی جو دوکان کے سایہ میں سویا ہوا تھا۔ اس شخص نے جوان کو کہا باپ کو بیدار کرو، بیٹے

نے کہا والد محترم سوئے ہوئے ہیں میں انکو نیند سے بیدار کرنا پسند نہیں کرتا۔ وہ دونوں واپس پلٹے پھر اس شخص نے جوان کے پہلے سے دگنی قیمت دی اس شرط پر کہ وہ والد صاحب کو جگادے لیکن بیٹے نے انکار کر دیا۔ سامان لینے والا واپس چلا گیا۔ بوڑھا باپ بیدار ہوا تو بیٹے نے اسے بتایا کہ اللہ کی قسم ایک شخص اتنا اتنا سامان خریدنے آیا تھا اس نے مجھے اتنی اتنی قیمت دی تھی لیکن میں نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا۔ باپ نے بیٹے کو ملامت کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے والد کی فرمانبرداری اور حسن و سلوک کی بدولت اس لڑکے کو وہ بچھڑی (گائے) عطا فرمائی جو بنو اسرائیل کو مطلوب تھی۔ بنی اسرائیل اس کے پاس آئے کہ یہ بچھڑی ہمیں بیچ دے اس نے کہا نہیں میں نہیں بیچتا۔ لوگوں نے کہا ہم تجھ سے چھین لیں گے۔ اس نے کہا: اگر تم مجھ سے چھینو گے تو یہ معاملہ تم بہتر جانتے ہو۔ وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آ گئے۔ تو آپ نے فرمایا: جاؤ اور اسے مال کے بدلے میں گائے دینے پر راضی کرو۔ لوگوں نے اس کے پاس جا کر پوچھا اسکے متعلق کیا حکم ہے (یعنی کتنے میں یہ گائے بیچو گے؟) نو جوان نے کہا: میرا حکم یہ ہے کہ تم اس گائے کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے میں سونا رکھو جب سونا زیادہ ہو جائے گا تو میں وہ لے لوں گا اور گائے تمہارے حوالے کر دوں گا۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ گائے لیکر اس مقتول شیخ کی قبر کے پاس آئے، دونوں شہروں کے لوگ جمع ہوئے اور اس گائے کو ذبح کیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ قبر

پر مارا تو وہ شخص سر جھاڑتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور بتایا کہ مجھے میرے بھتیجے نے قتل کیا ہے۔ اس پر میری زندگی کا عرصہ طویل ہو گیا تھا اور وہ میرا مال لینا چاہتا تھا۔ یہ کہنے کے بعد وہ شخص پھر مر گیا۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو بَكْرٍ الْمُدَيْنِيُّ نَا ابْنُ عُفَيْرٍ

ذَكَرَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْحُوَيْرِثِ بْنِ الرَّثَابِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا بِالْأَثَاةِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا إِنْسَانٌ مِنْ قَبْرِ يَلْتَهِبُ وَجْهُهُ وَرَأْسُهُ نَارًا وَهُوَ فِي جَابِعَةٍ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ: اسْقِنِي، اسْقِنِي مِنَ الْإِذَاوَةِ، وَخَرَجَ إِنْسَانٌ فِي أَثَرِهِ فَقَالَ: لَا تَسْقِ الْكَافِرَ۔ لَا تَسْقِ الْكَافِرَ فَأَذَرَ كُهُ فَأَخَذَ بِطَرْفِ السِّلْسِلَةِ فَجَبَذَهُ فَكَبَّهُ ثُمَّ جَرَّهُ حَتَّى دَخَلَ الْقَبْرَ جَمِيعًا قَالَ الْحُوَيْرِثُ: فَضَرَبْتُ بِي النَّاقَةَ لَا أَقْدِرُ مِنْهَا عَلَى شَيْءٍ حَتَّى التُّوتَ بِعَرْقِ الظُّبِيَةِ فَبَرَكَتُ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ رَكِبْتُ حَتَّى أَصْبَحْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: يَا حُوَيْرِثُ وَاللَّهِ لَا أَتَّهِمُكَ وَلَقَدْ أَخْبَرْتَنِي خَبْرًا شَدِيدًا ثُمَّ أُرْسِلَ عُمَرُ إِلَى مَشِيخَةٍ مِنْ كُنَفَى الصُّفَرَاءِ قَدْ أَذَرَ كُؤَا الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ دَعَا الْحُوَيْرِثَ فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَخْبَرَنِي حَدِيثًا وَلَسْتُ أَتَّهِمُهُ،

حَدَّثْتُهُمْ يَا حُوَيْرِثُ مَا حَدَّثْتَنِي - فَحَدَّثْتُهُمْ، فَقَالُوا: قَدْ عَرَفْنَا
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هَذَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ مَاتَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ، فَحَمِدَ اللَّهُ عُمَرُ وَسَرَّ بِذَلِكَ حِينَ أُخْبِرُوا أَنَّهُ مَاتَ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَسَلَّاهُمْ عُمَرُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
كَانَ رَجُلًا مِنْ رِجَالِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَمْ يَكُنْ يَرَى لِلضَّيْفِ حَقًّا۔

ایک شخص کا قصہ جسے قبر میں عذاب ہو رہا تھا

۵۵: حوریت بن رباب کہتے ہیں ایک دن میں کسی گنجان جگہ سے گزر رہا تھا
کہ ایک ایسا آدمی قبر سے نکلا جس کے سر اور چہرے سے آگ کے شعلے نکل رہے
تھے۔ لوہے کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ کہہ رہا تھا مجھے پانی پلاؤ مجھے پانی پلاؤ، اور ایک
آدمی اس کے پاس سے ہی نکلا اور وہ کہہ رہا تھا کافر کو پانی نہ پلانا، کافر کو پانی نہ پلانا۔
اس نے اسکی زنجیر کی ایک جانب کو پکڑتے ہوئے کھینچا اور اس کو مارتا ہوا قبر میں لیکر چلا
گیا۔ مالک کہتے ہیں میری اونٹنی بھاگنے لگی اور میں ان پر قادر نہ ہو۔ کا حتی کہ عرق ظبیہ
کے مقام پر جا کر کچھ آہستہ ہوئی اور رک گئی۔ میں وہاں اتر اور مغرب اور عشاء کی نماز
ادا کی پھر سوار ہو کر چل پڑا حتی کہ مدینہ شریف پہنچ گیا۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے
حوریت! میں تجھ پہ تہمت نہیں لگاتا البتہ تو نے بڑی عجیب بات سنائی ہے۔ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ نے اس علاقے کے بڑی عمر کے لوگوں کو بلوایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا پھر حوریت کو بلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: اس نے یہ بات ہمیں سنائی ہے اور میں اس پر تہمت نہیں لگاتا (لیکن بات بڑی عجیب ہے۔) پھر حوریت سے فرمایا: ان کو سارا واقعہ بتاؤ۔ حوریت نے سارا واقعہ بیان کیا تو انہوں نے کہا ہم نے اسکو پہچان لیا ہے وہ آدمی بنی غفار قبیلہ کا تھا اور زمانہ جاہلیت میں ہی مر گیا تھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ جب انہوں نے بتایا کہ وہ زمانہ جاہلیت میں ہی مرا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس پر خوش ہوئے اور اس کے بارے میں مزید پوچھا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! زمانہ جاہلیت میں یہ ایسا آدمی تھا جو کہ مہمان نوازی نہیں کرتا تھا۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو حَفْصٍ الصَّفَّارُ نَا جَعْفَرُ بْنُ

سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْبَكْرِيِّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أُولَمْ تُؤْمِنُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي﴾ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: خُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ۔ أَيْ فَعَلِمَهُنَّ حَتَّى تُجْبِنَكَ ثُمَّ أَمَرَ بِذُبْحِهَا حِينَ أُجْبِنَهُ۔ قَالَ: فَذَبَحَهُنَّ ثُمَّ نَتَفَهُنَّ وَقَطَعَهُنَّ، قَالَ: فَخَلَطَ دِمَاءَهُنَّ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ، وَرَيْشَهُنَّ وَلُحُومَهُنَّ خَلَطَهُ كُلَّهُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لَهُ: اجْعَلْ عَلَى أَرْبَعَةٍ أُجْبِلٍ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءًا، ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِيَنَّكَ سَعْيًا، قَالَ: فَفَعَلَ ثُمَّ

دَعَاهُنَّ، قَالَ: فَجَعَلَ الدَّمَ يَذْهَبُ إِلَى الدِّمِ، وَالرَّيْشَةَ إِلَى الرَّيْشَةِ، وَاللَّحْمَ إِلَى اللَّحْمِ، وَكُلَّ شَيْءٍ إِلَى مَكَانِهِ حَتَّى أَجَبْنَهُ فَقَالَ: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

ابراہیم کا پرندوں کو زندہ کرنے کا واقعہ

۵۶: ابوالجوزاء اس آیت ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أُولَئِمُ تُؤْمِنُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي﴾ اور یاد کرو جب عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے اے میرے پروردگار دکھا مجھے کہ تو کیسے زندہ کرتا ہے مردوں کو، فرمایا (اے ابراہیم) کیا تم اس پر یقین نہیں رکھتے عرض کی ایمان تو ہے لیکن (یہ سوال اس لیے کیا ہے) تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے۔ ﴿﴾ کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے ارشاد فرمایا:

چار پرندے پکڑ لے، ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لے، یعنی انکو سکھا۔ پھر حکم فرمایا کہ ان کو ذبح کرو آپ نے انکو ذبح کر کے انکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ پھر فرمایا ان کے خون، گوشت اور پروں کو آپس میں خلط ملط کر دو۔ اور انکو چار پہاڑوں پر رکھ دو اور ہر پہاڑ پر ایک ایک ٹکڑا رکھنا پھر انکو بلانا تو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا پھر انکو بلایا

تو آپ نے دیکھا کہ گوشت کیساتھ گوشت مل رہا ہے۔ خون، خون کیطرف دوڑ رہا ہے۔ پر گوشت سے مل رہے ہیں اور اسی طرح ہر عضو اپنی جگہ پر جا کر مل گیا۔

حضرت ابراہیم ڈر گئے اور عرض کیا: ﴿أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ میں جان گیا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَإِنَّهُ كَانَتْ فِيهِمُ الْأَعَاجِيبُ - ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ قَالَ: خَرَجْتُ رِفْقَةً مَرَّةً يَسِيرُونَ فِي الْأَرْضِ، فَمَرُّوا بِمَقْبَرَةٍ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَوْ صَلَّيْنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَوْنَا اللَّهَ لَعَلَّهُ يُخْرِجُ لَنَا بَعْضَ أَهْلِ هَذِهِ الْمَقْبَرَةِ فَيُخْبِرُنَا عَنِ الْمَوْتِ قَالَ: فَصَلُّوا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ دَعُوا فَإِذَا هُمْ بِرَجُلٍ خَلَّاسِيٍّ قَدْ خَرَجَ مِنْ قَبْرِ يَنْفِضُ رَأْسَهُ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ أَثَرُ السُّجُودِ، فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ! مَا أَرَدْتُمْ إِلَيَّ هَذَا لَقَدِمْتُ مِنْذُ مِائَةِ سَنَةٍ فَمَا سَكَنْتُ عَنِّي حَرَارَةُ الْمَوْتِ إِلَى سَاعَتِي هَذِهِ فَادْعُوا اللَّهَ/ أَنْ يُعِيدَنِي كَمَا كُنْتُ ا۔

بنی اسرائیل کا عجیب واقعہ (حدیث پاک)

۵۷: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا تم بنی اسرائیل کی نئی بات سنو۔ بنی اسرائیل میں بڑے عجیب و غریب واقعات رونما ہوا کرتے تھے۔ فرمایا: کچھ لوگوں کی جماعت سفر کر رہی تھی کہ وہ ایک قبرستان کے پاس سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہا: اگر ہم دور کعتیں نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے دعا کریں تو شاید اللہ اس قبرستان سے کسی کو دوبارہ زندہ کر دے اور وہ ہمیں موت کے حالات بتائے۔ دور کعتیں پڑھنے کے بعد انہوں نے دعا کی تو ایک آدمی دو رنگ والا باہر نکلا اپنے سر کو جھاڑتے ہوئے اور اسکی آنکھوں کے درمیان سجدے کے نشانات بھی موجود تھے۔ اس نے کہا اے لوگو! جو کچھ تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ مجھے مرے ہوئے سو سال گزر گئے ہیں اور میں نے اب تک موت کی سختی سے سکون نہیں پایا۔ اب تم دعا کرو کہ اللہ مجھے پہلی حالت میں لوٹا دے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ نَا عَوْنُ بْنُ مُوسَى سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ قَالَ: سَأَلْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ قَالُوا: يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَنَّ سَامَ بْنَ نُوحٍ دُفِنَ هَا هُنَا قَرِيبًا۔ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُبْعَثَهُ قَالَ: فَهَتَفَ نَبِيُّ اللَّهِ بِهِ فَلَمْ يَرِ

شَيْئًا وَهَتَفَ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالُوا دُفِنَ هَاهُنَا قَرِيبًا فَهَتَفَ نَبِيُّ
اللَّهِ فَخَرَجَ أَشْمَطُ ، قَالُوا: يَا رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ، نُبَيِّنَا أَنَّهُ مَاتَ
وَهُوَ شَابٌ ، فَمَا هَذَا الْبَيَاضُ ؟! فَقَالَ لَهُ عِيسَى : مَا هَذَا
الْبَيَاضُ ؟ قَالَ : ظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنَ الصَّيْحَةِ فَفَزَعْتُ !

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سام بن نوح کو زندہ کرنے کا واقعہ

۵۸: معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل نے عیسیٰ علیہ السلام
سے کہا اے روح اللہ اے کلمۃ اللہ! سام بن نوح یہاں قریب ہی دفن ہے۔
آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ اس کو زندہ کرے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دو
مرتبہ اس کو آواز دی لیکن کچھ بھی ظاہر نہ ہوا۔ پھر کہتے ہیں اے اللہ کے نبی! یہاں
قریب ہی وہ دفن ہے، اللہ کے نبی نے پھر آواز دی تو ایک نوجوان نکلا جس کے سر
کے بال سفید تھے۔ بنی اسرائیل کہتے ہیں اے روح اللہ! اے کلمۃ اللہ! ہمیں
جو بات پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ وہ مرا تھا تو جوان تھا تو یہ سفیدی کیسی
ہے؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ سفیدی کس وجہ سے ہے؟ اس نے کہا
میرا خیال ہے کہ یہ (موت کی وجہ سے) چیخنے سے آئی ہے۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَحْمَدُ بْنُ عَدِي الطَّائِيُّ أَنَّهُ
سَمِعَ شَيْخًا بِالْكُوفَةِ فِي بَنِي كُرْزٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ شَهِدَ جَنَازَةَ

امْرَأَةٍ، فَلَمَّا انْتَهَى بِهَا إِلَى الْقَبْرِ تَحَرَّكَتْ، قَالَ: فَرَدَّتْ
فَعَاشَتْ بَعْدَ ذَلِكَ ذَهْرًا، وَوَلَدَتْ!

ایک عورت کا واقعہ جو مرنے کے بعد زندہ ہوئی

اور اس سے اولاد بھی ہوئی

۵۹: احمد بن عدی الطائی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ کوفہ کے ایک

شیخ سے سنا ہے وہ بیان کر رہا ہے: میں ایک عورت کے جنازہ میں شریک تھا جب
اسکی میت قبر کے قریب پہنچ گئی تو اس نے حرکت کرنا شروع کر دی۔ فرماتے ہیں،
پھر اس کو واپس لے آئی اور وہ اس کے بعد ایک عرصے تک زندہ رہی اور اس سے
اولاد بھی پیدا ہوئی تھی۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ نَا أَبُو كَرِيبٍ نَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ نَا
خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ كَانَتْ حَسَنَةَ التَّبَعْلِ لِرِزْوَجِهَا فَتَرَدَّى ابْنَانِ لَهَا فِي
بِئْرِ فَمَاتَا، فَأَمَرَتْ بِهِمَا فَأَخْرَجَا وَطَهَّرَا وَنُظِفَا وَوُضِعَا عَلَى
فِرَاشٍ وَسُجِّيَ عَلَيْهِمَا بِثَوْبٍ، ثُمَّ تَقَدَّسَتْ إِلَى خَدَيْمِهَا وَأَهْلِ
دَارِهَا أَنْ لَا يُعْلِمُوا أَبَاهُمَا بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِمَا حَتَّى أَكُونَ أَنَا
أَحَدُهُ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُوهُمَا وَضِعَ الطَّعَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: أَيْنَ

اِبْنَايَ؟ قَالَتْ: قَدْ رَقَدَا وَاسْتَرَا حَا۔ قَالَ: لَا لَعَمَرَ اللّٰهُ، يَا فُلَانُ وَفُلَانُ، فَأَجَابَا! وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا أَرْوَاحَهُمَا شُكْرًا لِمَا صَنَعْتَ!

دو بچوں کا واقعہ جنہیں اللہ نے ان کی ماں کے حسن سلوک کی وجہ سے زندہ کر دیا۔

۶۰: ثابت بنانی کہتے ہیں: بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے خاوند کیساتھ خوشحال زندگی بسر کر رہی تھی کہ اس کے دو بیٹے کنویں میں گر کر مر گئے انکو نکالا گیا پاک صاف کر کے انکو رکھ کر کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر وہ اپنے خادموں اور گھر والوں کے پاس آئی اور کہا ان کے بارے میں انکے باپ کو کچھ نہ بتانا، میں خود بتاؤں گی۔ جب باپ واپس گھر آیا اور اس کے سامنے کھانا رکھ دیا گیا تو اس نے کہا میرے بیٹے کہاں ہیں؟ بیوی نے کہا وہ سو گئے ہیں اور اس وقت راحت میں ہیں۔ باپ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم، پھر ان کے نام لے کر ان کو آواز دی تو دونوں نے اپنے باپ کی آواز کا جواب دیا۔ اور اللہ رب العزت نے اس عورت کے اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے ان دونوں کی روحوں کو لٹا دیا۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ نَا سَعِيدُ

الْعَمِّي قَالَ: خَرَجَ قَوْمٌ غُرَاةً فِي الْبَحْرِ فَجَاءَ شَابٌ كَانَ بِهِ رَهَقٌ

لِيَرْكَبَ مَعَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهِ، ثُمَّ إِنَّهُمْ حَمَلُوهُ مَعَهُمْ، فَلَقُوا
الْعَدُوَّ، فَكَانَ الشَّابُّ مِنْ أَحْسَنِهِمْ بَلَاءً، ثُمَّ إِنَّهُ قُتِلَ، فَقَامَ
رَأْسُهُ فَاسْتَقْبَلَ أَهْلَ الْمَرْكَبِ وَهُوَ يَتْلُو: ﴿تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ
نَجْعُلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ غُلُوفًا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ
لِلْمُتَّقِينَ﴾ ثُمَّ انْغَمَسَ فَذَهَبَ۔

ایک شہید کا واقعہ جس کے سر نے قرآن کی تلاوت کی۔

۶۱: سعید العمی کہتے ہیں کہ ایک گروہ سمندری جنگ پہ جا رہا تھا کہ ایک
نوجوان ان کے ساتھ شریک ہونے کیلئے آیا۔ تو ان لوگوں نے اس کو ساتھ لے
جانے سے انکار کر دیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد اس کو ساتھ لیکر چل پڑے جب دشمن
سے لڑائی ہوئی تو وہ نوجوان ان سب سے اچھا لڑ رہا تھا، پھر اس کو قتل کر دیا گیا تو
اس کا سر سوار یوں کی طرف منہ کر کے اس آیت کی تلاوت کرنے لگا ﴿تِلْكَ الدَّارُ
الْآخِرَةُ نَجْعُلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ غُلُوفًا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ﴾ پھر ایک ہچکی لی اور چلا گیا۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِيُّ

ذَكَرَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْهَدَادِيُّ نَا أَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ
خُلَيْدِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الْعَصْرِيِّ قَالَ خَالِدٌ: فَلَقِيتُ خَلِيدًا فَحَدَّثَنِي

: إِنَّ امْرَأَةً حَدَّثَتْهُ فِي طَاعُونَ الْفَتَيَاتِ قَالَتْ: مَاتَ زَوْجِي لِي وَهُوَ مَعِي فِي الْبَيْتِ لَمْ أُدْفَنْهُ، فَلَمَّا جَنَّنَا اللَّيْلُ سَمِعْنَا صَوْتًا أَذْعَرَنَا وَمَعِيَ ابْنٌ لِي فِيهِ رَهَقٌ، فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ امْعِي فِي إِزَارِي وَجَعَلَ الصَّوْتُ يَدْنُو حَتَّى تَسُورُ عَلَيْنَا رَأْسَ مَقْطُوعٍ وَهُوَ يُنَادِي: يَا فُلَانُ! أَبْشِرْ بِالنَّارِ! قَتَلْتَ نَفْسًا مُؤْمِنَةً بِغَيْرِ حَقٍّ! حَتَّى دَخَلَ مِنْ تَحْتِ رِجْلِيهِ وَهُوَ يُنَادِي: يَا فُلَانُ! أَبْشِرْ بِالنَّارِ!! ثُمَّ صَعَدَ الْحَائِطُ وَهُوَ يُنَادِي حَتَّى انْقَطَعَ عَنَّا صَوْتُهُ!

ایک سر کا واقعہ جو میت کو دوزخ کی بشارت دے رہا تھا۔

۶۲: سلیمان العصری کہتے ہیں میں خلید سے ملا تو اس نے مجھے ایک واقعہ سنایا جو ایک عورت بیان کیا کرتی تھی کہ جب شام، بصرہ اور ان کے درمیان والے علاقوں میں طاعون پھیلا تو میرا شوہر بھی طاعون سے مر گیا ہم نے اس کو دفن نہ کیا اور گھر میں ہی رکھے رکھا۔ جب رات کی تاریکی چھا گئی تو ہم ایک آواز سن کر ڈر گئے، میرا بیٹا بھی گھر میں تھا۔ وہ (ڈر کی وجہ سے) آکر میری چادر میں داخل ہو گیا۔ آواز قریب ہوتی گئی پھر یوں ہوا کہ ایک سر کی شکل ہمارے سامنے آگئی اور پکار رہی تھی اے فلاں! آگ تیرا مقدر ہے! تو نے ایک مومن جان کو ناحق قتل کیا

ہے۔ وہ اس کے پاؤں کے نیچے سے گزرا اور یہی آواز دیے جا رہا تھا۔ اے فلاں! آگ مقدر ہے! اس کے بعد وہ دیوار پر چڑھ گیا اور یہی آواز دیتا رہا یہاں تک کہ آواز ختم ہو گئی۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى نَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ ذَكَرَ أَبِي نَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ ذَكَرَ شَيْخٌ فِي مَسْجِدِ الْأَشْيَاخِ كَانَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ حَوْلَ مَرِيضٍ لَنَا إِذْ هَذَا وَسَكَنَ حَتَّى مَا يَتَجَرَّكُ مِنْهُ عِرْقٌ، فَسَجَّيْنَاهُ وَأَغْمَضْنَاهُ وَأَرْسَلْنَا إِلَى ثِيَابِهِ وَسِدْرِهِ وَسَرِيرِهِ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَحْمِلَهُ لِنُغَيِّبَهُ تَحَرَّكَ، فَقُلْنَا: سُبْحَانَ اللَّهِ! سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا كُنَّا نَرَاكَ إِلَّا قَدُمْتُ! قَالَ: كَأَنِّي قَدُمْتُ وَذَهَبَ بِي إِلَى قَبْرِى فَإِذَا إِنْسَانٌ حُسْنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرَّيْحِ قَدْ وَضَعَنِي فِي لَحْدِي، ثُمَّ طَوَّاهُ بِالْقَرَّاطِيسِ، إِذْ جَاءَتْ إِنْسَانَةٌ سَوْدَاءَ مُنْتَنَةِ الرَّيْحِ، فَقَالَتْ: هَذَا صَاحِبُ كَذَا وَهَذَا صَاحِبُ كَذَا أَشْيَاءَ وَاللَّهِ أَسْتَحْيِي مِنْهَا كَأَنَّمَا أَقْلَعْتُ مِنْهَا سَاعَتِيذُ۔ قَالَ قُلْتُ: أُنْشِدُكَ اللَّهَ أَنْ تَدْعِنِي وَهَذِهِ۔ قَالَتْ: نَخَاصِمُكَ۔ فَانْطَلَقْتُ إِلَى دَارٍ فَيَحَاءُ وَاسِعَةٍ فِيهَا مَضْطَبَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ فِضَّةٍ وَفِي نَاحِيَةٍ مِنْهَا مَسْجِدٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَقَرَأَ سُورَةَ النَّحْلِ

فَتَرَدَّدَ فِي مَكَانٍ مِنْهَا فَفَتَحَتْ عَلَيْهِ، فَاَنْفَتَلَ فَقَالَ: السُّورَةُ
 مَعَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ - قَالَ: أَمَا إِنَّهَا سُورَةُ النَّعَمِ، قَالَ: وَرَفَعَ
 وَسَادَةً قَرِيبَةً مِنْهُ فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فَنَظَرَ فِيهَا فَبَدَرَتْهُ السُّودَاءُ
 فَقَالَتْ: فَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا - قَالَ: وَجَعَلَ الْحُسْنُ الْوَجْهَ
 يَقُولُ وَفَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا - يُذَكِّرُ مَحَاسِنِي
 فَقَالَ الرَّجُلُ: عَبْدٌ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْهُ لَمْ
 يَجِبْ أَجَلٌ هَذَا بَعْدُ، أَجَلُ هَذَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ - قَالَ: فَقَالَ لَهُمْ:
 انْظُرُوا، فَإِنْ مُتُّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَأَرْجُوا إِلَيَّ مَا رَأَيْتُمْ وَإِنْ لَمْ
 أَمُتْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ فَإِنَّمَا هُوَ هَذِيانُ الْوَجْع - قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ
 الْاِثْنَيْنِ صَحَّ حَتَّى بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَاهُ أَجَلُهُ فَمَاتَ - وَفِي
 الْحَدِيثِ: فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ الرَّجُلِ قُلْتُ لِلرَّجُلِ
 الْحُسْنُ الْوَجْهَ الطَّيِّبُ الرِّيحُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا عَمَلُكَ
 الصَّالِحُ أَقُلْتُ: فَمَا الْإِنْسَانَةُ السُّودَاءُ الْمُنتَنَةُ الرِّيحُ؟ قَالَ:
 ذَاكَ عَمَلُكَ الْخَبِيثُ - أَوْ كَلَامٌ شَبَّهَ هَذَا -

ایک آدمی کا واقعہ جس کے اچھے اور برے اعمال آدمی

کی شکل میں اس کے پاس آئے۔

۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مریض کے ارد گرد بیٹھے ہوئے تھے نہ تو اسکی آواز آرہی تھی اور نہ ہی کسی قسم کی حرکت کر رہا تھا یہاں تک کہ اسکی کوئی بھی ہڈی حرکت نہیں کر رہی تھی۔ ہم نے اسکو کپڑے سے ڈھک دیا اور اسکی آنکھوں کو بھی بند کر دیا اور ہم نے اس کیلئے کفن دفن کی تیاری شروع کر دی۔ جب ہم نے غسل دینے کیلئے اس کو اٹھایا تو وہ حرکت کرنے لگا۔ ہم نے (تعجب سے) کہا سبحان اللہ! سبحان اللہ۔ ہم تو سمجھے تھے کہ تو مر گیا ہے اس نے کہا میں مر ہی گیا تھا اور مجھے میری قبر میں لے جایا گیا۔ وہاں ایک خوبصورت چہرے والا انسان تھا جس نے بہت اچھی خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے مجھے قبر میں رکھا اور خوبصورت چادروں میں لپیٹ دیا پھر ایک سیاہ صورت میرے پاس آئی جس سے بدبو آرہی تھی اور کہا: یہی ہے وہ آدمی جس نے اس اس طرح کیا ہے۔ یہ ہی ہے وہ صاحب جس نے فلاں فلاں برے کام کیے ہیں۔ اللہ کی قسم مجھے اس سے حیا آرہی تھی گویا کہ میں نے اس سے ایک گھڑی کیلئے کچھ کھینچ لیا ہو۔ پھر میں نے اسکو کہا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے چھوڑ دے اور بکواس نہ کر۔ وہ کہنے لگی ہم تجھ سے لڑائی کریں گے، پھر ہم ایک وسیع وعریض مکان میں داخل ہو گئے جس میں چاندی کا چبوترہ تھا اور مکان کی ایک جانب مسجد تھی۔ وہاں ایک آدمی نماز میں کھڑا سورۃ النمل کی تلاوت کر رہا تھا جب میں اس آدمی کے پاس پہنچ گیا تو وہ نماز سے فارغ ہو کر مجھے کہنے لگا: کیا تیرے پاس کوئی سورۃ ہے؟ میں نے کہا ہاں!

سورۃ النعم ہے۔ اس قریب پڑا ہوا ایک تکیہ اٹھایا اور اس کے اندر سے ایک صحیفہ نکالا پھر اس کو غور سے دیکھنے لگا۔ پھر وہ کالی صورت اس کے سامنے ظاہر ہوئی اور کہا: اس نے یہ یہ کام کیے، اس نے یہ یہ کام کیے۔ اس آدمی نے جواب دیا: بندہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ درگزر فرماتا ہے۔ اس آدمی کی موت کا وقت ابھی نہیں آیا، اس کی موت پیر کے روز ہوگی۔

اس آدمی نے لوگوں سے کہا: اگر میں پیر کے دن فوت ہو گیا تو جہاں لے جاتے ہو لے جانا اور اگر میں تندرست رہا تو یہ سب فضول واقعہ ہوگا۔

پھر جب پیر کا دن آیا تو وہ بالکل صحیح رہا حتیٰ کہ عصر کے بعد اس کا وقت آ پہنچا اور وہ فوت ہو گیا۔ اور ایک روایت میں ہے: جب ہم (کالی صورت اور میں) اس (خوش شکل) آدمی کے پاس سے نکلنے لگے تو میں نے اس خوبصورت اور اچھی خوشبو والے سے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تیرے اچھے اعمال ہوں اللہ نے مجھے آج صورت دے دی ہے اور وہ بد صورت جو تو نے دیکھی وہ تیرے برے اعمال تھے۔

۶۴۔ وَأَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ

مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَابْنُ جَرِيرٍ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَأَبُو الشَّيْخِ

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا حَضَرَ أَجَلَ هَارُونَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مُوسَى أَنْ يُنْطَلِقَ أَنْتَ

وَهَارُونَ وَابْنُ هَارُونَ إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ ، فَأَنَا قَابِضٌ رُوحَهُ ،
فَانْطَلَقَ مُوسَى وَهَارُونَ وَابْنُ هَارُونَ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْغَارِ
دَخَلُوا ، فَإِذَا سَرِيرٌ ، فَاضْطَجَعَ عَلَيْهِ مُوسَى ثُمَّ قَامَ عَنْهُ ، فَقَالَ :
مَا أَحْسَنَ هَذَا الْمَكَانَ يَا هَارُونَ ! فَاضْطَجَعَ هَارُونَ فَقَبِضَ
رُوحَهُ ، فَرَجَعَ مُوسَى وَابْنُ هَارُونَ إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَرِيشِينَ
فَقَالُوا لَهُ أَيْنَ هَارُونَ ؟ قَالَ : مَاتَ ! قَالُوا : بَلَى قَتَلْتَهُ ، كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنَّا نَحِبُّهُ - فَقَالَ لَهُمْ مُوسَى : وَيْلَكُمْ ! أَقْتُلُ أَخِي وَقَدْ
سَأَلْتُهُ اللَّهَ وَزِيرًا ؟ ! وَلَوْ أَنِّي أَرَدْتُ قَتْلَهُ أَكَانَ ابْنُهُ يَدْعُنِي ؟ !
قَالُوا لَهُ : بَلَى قَتَلْتَهُ - حَسَدْتَنَاهُ - قَالَ : فَاخْتَارُوا سَبْعِينَ رَجُلًا
، فَانْطَلَقَ بِهِمْ ، فَمَرَضَ رَجُلَانِ فِي الطَّرِيقِ فَخَطَّ عَلَيْهِمَا
خَطًّا ، فَانْطَلَقَ مُوسَى وَابْنُ هَارُونَ وَبَنُو إِسْرَائِيلَ حَتَّى انْتَهَوْا
إِلَى هَارُونَ ، فَقَالَ : يَا هَارُونَ ! مَنْ قَتَلَكَ ؟ قَالَ : لَمْ يَقْتُلْنِي أَحَدٌ ،
وَلَكِنِّي مِتُّ - قَالُوا : مَا تَقْضِي يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْنَا
أَنْبِيَاءَ ، قَالَ : فَأَخَذْتُهُمُ الرَّجْفَةَ فَصَعَقُوا وَصَعَقَ الرَّجُلَانِ
الَّذَانِ خَلَفُوا ، وَقَامَ مُوسَى يَدْعُو رَبَّهُ : ﴿لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ
مِنْ قَبْلِ وَائِيَّ أَتَهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ [الا
عراف: ۱۵۵] فَأَحْيَاهُمُ اللَّهُ فَرَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ أَنْبِيَاءَ -

حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا واقعہ (۱)

۶۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جاتا ہے کہ جب حضرت ہارون علیہ السلام کے وصال کا وقت آ پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تم ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو ساتھ لے کر فلاں پہاڑ کی غار میں چلے جاؤ۔ کیونکہ میں ہارون علیہ السلام کی روح قبض کرنے والا ہوں پس حضرت موسیٰ علیہ السلام، ہارون علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو لے کر چل پڑے جب وہ غار کے پاس پہنچ گئے، تو دیکھا وہاں ایک چار پائی پڑی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پر لیٹ گئے اور پھر اس سے اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے ہارون! یہ جگہ کتنی حسین اور اچھی ہے چنانچہ حضرت ہارون علیہ السلام اس پر لیٹ گئے تو ان کو روح قبض کر لی گئی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کے صاحبزادے دونوں غمزدہ حالت میں بنی اسرائیل کی طرف لوٹ آئے۔

بنی اسرائیل پوچھنے لگے، ہارون علیہ السلام کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا

(۱) روایت نمبر ۶۴ اور ۶۵ کو امام جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور (۱۲۸/۳) اور (۲۳۶/۴) پر ”من عاش بعد الموت“ کے حوالے سے نقل فرمایا ہے۔ لیکن اس نسخے میں یہ روایات موجود نہ تھیں جس سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

ان کا وصال ہو گیا ہے تو انہوں نے کہا نہیں بلکہ تم نے انکو قتل کیا ہے کیونکہ تم یہ جانتے تھے کہ ہم ان سے محبت کرتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم ہلاک و برباد ہو جاؤ، کیا میں اپنے بھائی کو قتل کر سکتا ہوں جسے میں نے بطور وزیر اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ اور اگر میں ان کے قتل کا ارادہ کرتا تو کیا ان کا بیٹا مجھے چھوڑ دیتا؟ اس پر بنی اسرائیل نے کہا: نہیں تم نے ہی انہیں قتل کیا ہے کیونکہ تم ہماری وجہ سے ان کے ساتھ حسد کرتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا تم ستر افراد چن لو پس آپ انہیں ساتھ لیکر چلے اور راستے میں دو آدمی بیمار ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان دونوں کے ارد گرد خط کھینچ کر حصار بنا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کے صاحبزادے اور بنی اسرائیل چلتے رہے یہاں تک کہ وہ حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں جا کر آپ نے فرمایا اے ہارون! تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا مجھے کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ میں فوت ہوا ہوں۔ وہ کہنے لگے اے موسیٰ علیہ السلام آپ کا کیا فیصلہ ہے، ہمارے لیے اپنے رب سے یہ دعا کریں کہ وہ ہمیں انبیاء بنادے۔ تو اس پر زلزلے نے انکو پکڑ لیا، وہ گر پڑے اور وہ دو آدمی بھی گر پڑے جنہیں وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے دعا کرنے لگے ﴿لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلِ وَآيَايَ أَتَهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ اگر تو چاہتا تو ہلاک کر دیتا انہیں اس پہلے اور مجھے بھی۔ کیا تو ہلاک کرتا ہے ہمیں بوجہ

اس (غلطی) کے جوکی (چند) احمقوں نے ہم میں سے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ فرمادیا اور وہ سب اپنی قوم کی طرف انبیاء

بن لوٹے۔

۶۵۔ وَأَخْرَجَ ابْنُ إِسْحَاقَ وَالْفَرِيَّابِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي

كِتَابِ مَنْ عَاشَ بَعْدَ الْمَوْتِ وَابْنُ الْمُنْذَرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ مِنْ

طُرُقٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ذِي

الْقُرْنَيْنِ، فَقَالَ:

كَانَ عَبْدًا أَحَبَّ اللَّهُ فَأَحْبَبَهُ، وَنَاصَحَ اللَّهُ فَنَاصَحَهُ،

فَبَعَثَهُ إِلَى قَوْمٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الْإِسْلَامِ، فَضَرَبُوهُ عَلَى

قَرْنِهِ الْأَيْمَنِ فَمَاتَ، فَأَمْسَكَهُ اللَّهُ مَا شَاءَ ثُمَّ بَعَثَهُ، فَأَرْسَلَهُ إِلَى

أُمَّةٍ أُخْرَى يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الْإِسْلَامِ فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنِهِ

الْأَيْسَرِ فَمَاتَ۔ فَأَمْسَكَهُ اللَّهُ مَا شَاءَ ثُمَّ بَعَثَهُ فَسَخَّرَ لَهُ

السُّحَابَ، وَخَيْرَهُ فِيهِ، فَاخْتَارَ صَعْبَهُ عَلَى ذُلُولِهِ وَصَعْبَهُ

الَّذِي لَا يَمْطُرُ۔ وَبَسَّطَ لَهُ النُّورَ، وَمَدَّ لَهُ الْأَسْبَابَ، وَجَعَلَ

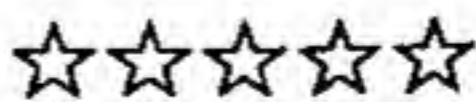
اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلَيْهِ سَوَاءً، فَبِذَلِكَ بَلَغَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ

وَمَغَارِبَهَا۔

حضرت ذوالقرنین کا واقعہ

۶۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے

فرمایا وہ ایک ایسا بندہ تھا جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اخلاص پیش کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص کی قدردانی فرماتا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے ایک قوم کی طرف بھیجا انہوں نے انہیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلایا اور اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے انہیں سر کی دائیں جانب چوٹ لگائی جس سے ان کا وصال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا عرصہ چاہا انہیں روکے رکھا پھر انہیں زندہ کیا اور ایک دوسری امت کی طرف بھیجا انہوں نے انہیں بھی اللہ تعالیٰ اور اسلام کی طرف بلایا انہوں نے انہیں سر کی بائیں جانب چوٹ لگائی جس سے انکا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا عرصہ چاہا انہیں روکے رکھا پھر انہیں زندہ کیا پھر ان کیلئے بادل کو مسخر کر دیا اور انہیں اس میں افشار دیا انہوں نے اس کے صعب کو اس کے مطیع ہونے پر ترجیح دی بادل کا صعب یہ ہے کہ وہ بارش نہیں برساتا اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کیلئے نور کو پھیلا یا اس کیلئے احباب کو لمبا کیا اس کیلئے دن اور رات کو برابر رکھا اسی وجہ سے وہ زمین کے مشرق و مغرب تک پہنچے۔



پروردگار کا شان

اسی پر پابندیاں آخر

کیوں؟

مکتبہ دارین العربیہ

زبانِ کائنات

پروفیسر

مکتبہ اربعہ عالمیہ

خواتین کے مسائل و مسائل (جلد اول)

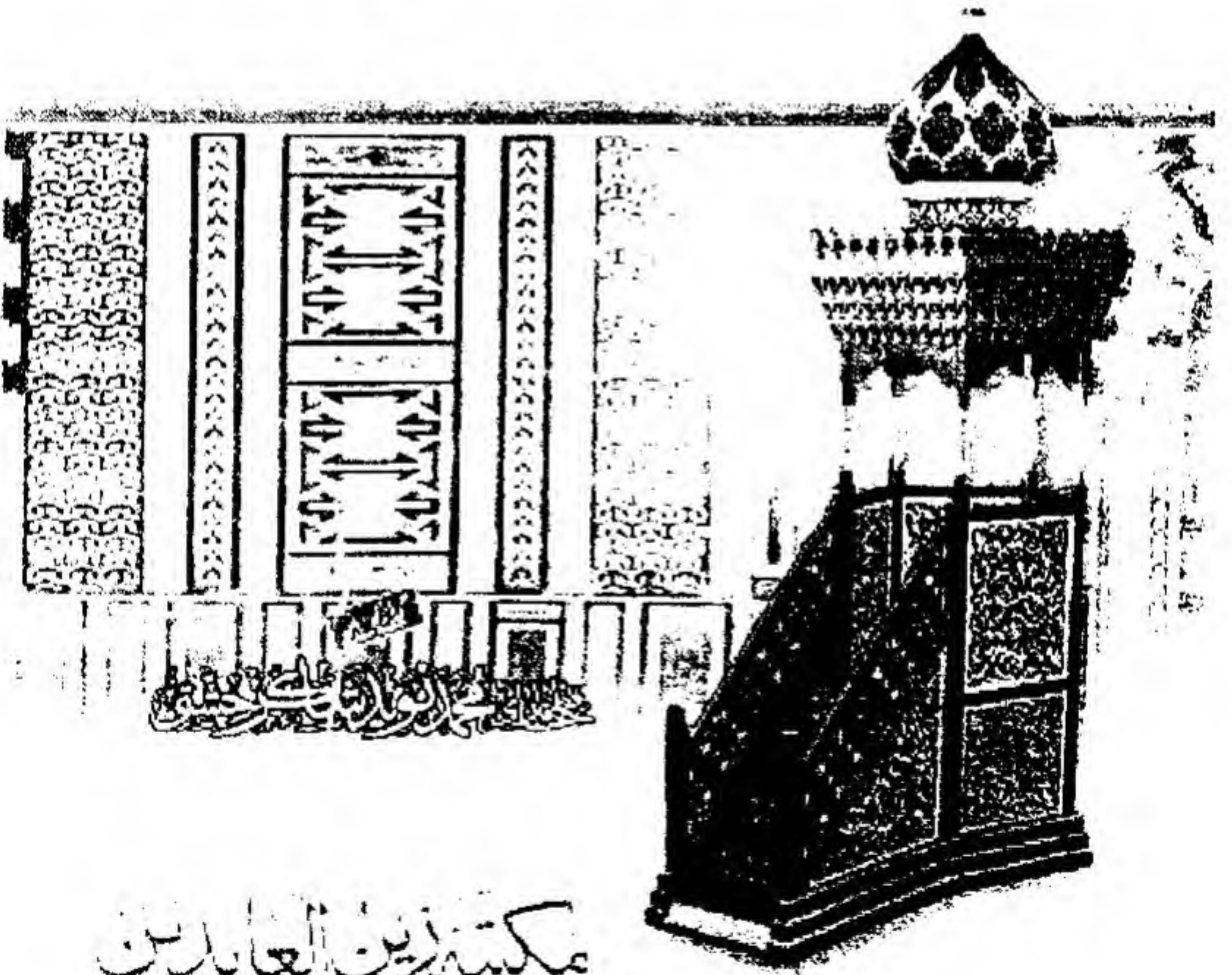
مکرر غیر شرعی طور پر لفظوں سے اجتناب ضروری ہے

عابدہ نوید حبیبی

مکتبہ دارین العابدین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

پنجابی تقریریں



مکتبہ ذی القادریین

مناقب علی و الحسنین و ائمہ فاطمہ الزہراء

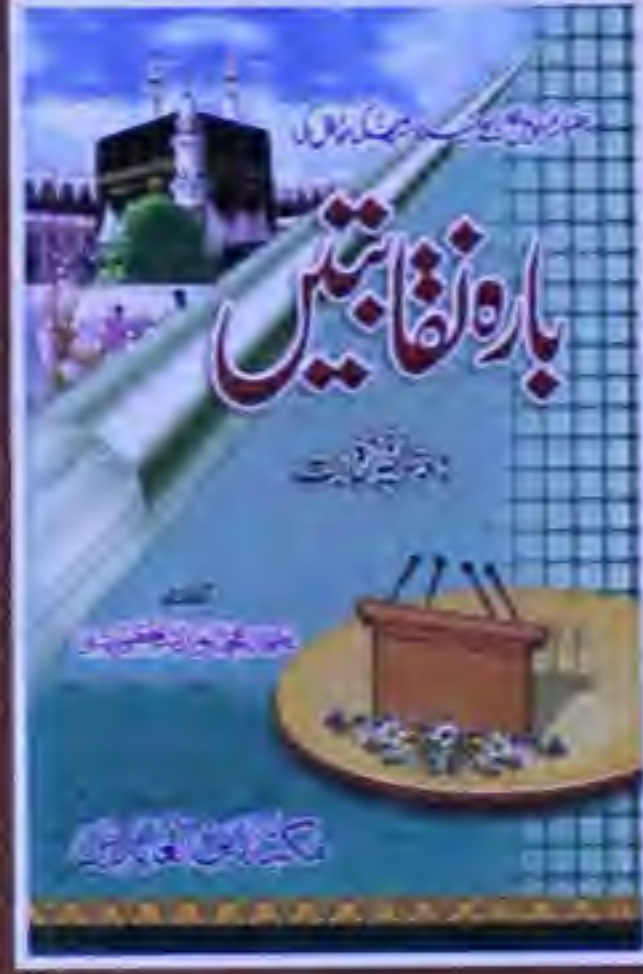
کتابت فی اس مہینہ کرم
زہراء علی بن حسین بن علی

چمنستان کرم

تصیف
الدکتور عبد المعطی امین قنوجی

مکتبہ

مکتبہ زین العابدین



نزد شالیمار گارڈن
باغبانپورہ لاہور
0332-4300213
0315-4300213

مکتبہ ذریعہ العابدین